



تَجَلِّیَّات

# ترجمہ شاعر عالم

منظومہ

تعارف: از شاہ معین الدین احمد ندوی، شبلی منزل، اعظم گڑھ  
تقریظ: از سید شاہ شاہد فاخری، دائرہ شاہ اجمل، الہ آباد  
تبصرہ: از مولانا ابوالحسن علی ندوی، لکھنؤ  
مصنف: مولانا حکیم سید محمد مصلح الدین ثاقب

مناسبت: ایس۔ اے کاظمی، ریٹائرڈ آفیسر۔ ریویژ  
پتہ: ڈاکٹر سید رضوان اللہ کاظمی، ۲۲۲ پیسٹ پور اعظم گڑھ ۲۷۶۰۰۱







جلد حقوق محفوظ

تجلیت

رحمت عالم

منظوم

تعارف مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ  
تقریظ: مولانا شاہ سید شاہد فاخری سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل۔ الہ آباد  
تبصرہ:۔ رہبر ملت مولانا ابوالحسن علی ندوی ناظم ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ  
:- (لن کر) :-

اعلیٰ حضرت قبلہ مولانا حکیم سید محمد مصباح الدین ثاقب  
فارغ دیوبند، یونیورسٹیز لکھنؤ، الہ آباد، علی گڑھ  
مصنف درود اعلیٰ غیر منقوط، مترجم طبی کشکول وغیرہ  
کیلی گرافر ریسرچ یونٹ اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ  
:- مترجم و ناشر :-

سید محمد عطاء الدین۔ کاظمی۔ ریٹائرڈ ریلوے آفیسر سنی  
222 پہاڑ پور۔ قصاب ٹولہ۔ اعظم گڑھ 276001

سن طباعت ۱۹۹۳ء ہدیہ علاوہ محصول ڈاک



نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۸۱	مخصوص پیالے	۱۰۸	۱۰۳	حضرت عمرؓ پر	۱۲۲
۸۲	پھل نوش فرما کا طریقہ	۱۰۹	۱۰۴	حیوانات پر رحم و کرم	۱۲۶
۸۳	میٹھے کا طریقہ	۱۱۰	۱۰۵	ضبط و تحمل	۱۲۷
۸۴	لیٹے کا طریقہ	۱۱۱	۱۰۶	انصاف عام	۱۵۰
۸۵	ہنسنے کا طریقہ	۱۱۱	۱۰۷	سناوت	۱۵۲
۸۶	بولنے کا طریقہ	۱۱۲	۱۰۸	ہمان نوازی	۱۵۳
۸۷	چلنے کا طریقہ	۱۱۳	۱۰۹	ایشیاد و قربانی	۱۵۶
۸۸	قوت جسمانی	۱۱۳	۱۱۰	ایفائے عہدہ و عہدہ کا پابندی	۱۵۸
۸۹	شجاعت و بہادری	۱۱۶	۱۱۱	امانت داری	۱۶۰
۹۰	شہسوار	۱۱۸	۱۱۲	گداگری اور دست سوال سے تنفر	۱۶۱
۹۱	آلات حرب - جنگی ہتھیار	۱۱۹	۱۱۳	صدقات سے پرہیز	۱۶۲
۹۲	خوف الہی	۱۲۱	۱۱۴	ہدیہ قبول فرمانا	۱۶۳
۹۳	اخلاق علیاں	۱۲۳	۱۱۵	شرم و حیا	۱۶۴
۹۴	تواضع	۱۲۶	۱۱۶	نفاست پسندی	۱۶۴
۹۵	راست گوئی	۱۲۸	۱۱۷	خوش لباسی	۱۶۶
۹۶	مساوات - برابری	۱۳۰	۱۱۸	پسندیدہ رنگ	۱۶۶
۹۷	کفار و مشرکین سے سلوک	۱۳۲	۱۱۹	معمولات نبوی صبح تا شام	۱۶۷
۹۸	غرباؤں سے محبت	۱۳۴	۱۲۰	خانہ اطہر میں تشریف آوری	۱۶۸
۹۹	عفو و درگزر	۱۳۶	۱۲۱	خانہ اطہر سے باہر آمد	۱۶۹
۱۰۰	بچوں پر شفقت	۱۳۹	۱۲۲	دستور مجلس نبوی	۱۶۹
۱۰۱	غلاموں پر مہربانی	۱۴۱	۱۲۳	نفل نمازیں اور روزے	۱۷۰
۱۰۲	مستورات سے انصاف	۱۴۳	۱۲۴	قرآن خوانی	۱۷۱
۱۰۳	حضرت اسماعیلؑ کی برتری	۱۴۴	۱۲۵	گذراوقات	۱۷۲



نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۲۶	خوشبو لگانا	۱۴۳	۱۳۸	حضور امام الانبیاء ہیں	۱۹۵
۱۲۷	سر مہ لگانا	۱۴۴	۱۴۹	اہل قریش میں حیرت کا طوفان	۱۹۶
۱۲۸	سینگی لگوانا	۱۴۵	۱۵۰	اظہارِ معجزہ - قبلہ اول کا	۱۹۶
۱۲۹	سفید بالوں کا ذکر	۱۴۵		منکشف ہونا	
۱۳۰	خضاب لگانا	۱۴۵	۱۵۱	ذکرِ معراج پر مصنف کی ہدایات	۱۹۷
۱۳۱	کنگھی کرنا	۱۴۶	۱۵۲	حصہ چہارم - ذکرِ ہجرت	۱۹۷
۱۳۲	{ حضور شاعر نہیں تھے مگر اچھے } { اشعار پسند تھے }	۱۴۷	۱۵۳	دجواتِ ہجرت باعثِ نصرت	۱۹۸
۱۳۳	قصہ گوئی کی روایت	۱۴۷	۱۵۴	حضرت علی کا حُبِ رسولؐ	۲۰۰
۱۳۴	خوش طبعی اور مزاج کا ذکر	۱۴۸	۱۵۵	اظہارِ معجزہ	۲۰۱
۱۳۵	زاہر نام کے صحابی سے مذاق	۱۴۸	۱۵۶	حضرت ابوبکر کی رفاقت	۲۰۲
۱۳۶	ایک ضعیفہ سے مذاق	۱۴۸	۱۵۷	معجزہ دیگر	۲۰۳
۱۳۷	ایک اور صحابی سے مذاق	۱۴۹	۱۵۸	بریدہ کا ایمان لانا	۲۰۴
۱۳۸	متعلقاتِ نبوی	۱۸۰	۱۵۹	ہاجرین و انصار میں مواخات	۲۰۸
۱۳۹	ازواجِ مطہرات	۱۸۰	۱۶۰	حضرت علی کا مرتبہ علیاں	۲۰۹
۱۴۰	خدامِ پاک	۱۸۱	۱۶۱	حصہ پنجم پر مدوہ نبوت	۲۱۰
۱۴۱	دایہ شریفہ	۱۸۱	۱۶۲	وصالِ نبوی	
۱۴۲	متروکہ زمین و باغات	۱۸۱	۱۶۳	ابتداءئے علالت	۲۱۱
۱۴۳	اثارِ متبرکہ	۱۸۲	۱۶۴	نمازِ جماعت کی اہمیت	۲۱۲
۱۴۴	عمر شریف	۱۸۳	۱۶۵	آخری وصیتیں	۲۱۳
۱۴۵	حصہ سوم معراجِ شریف	۱۸۳	۱۶۶	آخری سرگوشی	۲۱۶
۱۴۶	معراج و کوالف	۱۸۳	۱۶۷	آخری سخاوت	۲۱۸
۱۴۷	انعاماتِ معراجِ شریف	۱۹۲	۱۶۸	آخری لطف طبع	۲۱۸
			۱۶۹	آخری تبسم	۲۲۰



صفحہ	عنوانات	نمبر شمار	صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۲۲۷	حضرت ابوبکر کا پہلے نفی میں جواب	۱۷۹	۲۲۱	آخری دیدار صحابہ کو	۱۷۰
۲۲۷	اوس بن خوبی کی غسل میں شرکت	۱۸۰	۲۲۱	حضرت فاطمہ کی بے قراری	۱۷۱
۲۲۷	غسل جنازہ کی کیفیت	۱۸۱	۲۲۲	آخری مسواک فرمانا	۱۷۲
۲۲۸	تکفین و تدفین جسد اطہر	۱۸۲	۲۲۳	نماز اور غلاموں کی اہمیت	۱۷۳
۲۲۹	قبر شریف کس نے اور کیسی بنائی	۱۸۳	۲۲۴	وصال نبوی صلعم	۱۷۴
۲۳۰	نماز جنازہ کا منظر	۱۸۴	۲۲۵	حضرت عمر کی حیرت	۱۷۵
۲۳۰	{نفس اطہر قبر شریف میں}	۱۸۵	۲۲۵	حضرت ابوبکر کی نہالیش	۱۷۶
	{کن لوگوں نے اتاری}		۲۲۶	{غسل کن لوگوں نے دیا اور}	۱۷۷
۲۳۱	وصال نبوی کا دن مہینہ اور سنہ	۱۸۶		{انصار کی گدازش}	
۲۳۲	منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۱۸۷	۲۲۶	غسل کہاں دیا گیا	۱۷۸

تہمات



# مَآخِذُ

قرآن عظیم • بخاری شریف • مسلم شریف  
مشکوٰۃ شریف • ترمذی شریف • زاد المعاد  
سیرۃ النبی • یکم یا ہفتم، از مولانا شبلی نعمانی و حضرت  
مولانا سید لیان ندوی قدس سرہ • و مدارج النبوة •  
از حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ -

وغیرہ - وغیرہ

.....><.....



۸  
یہ کتاب

فخر الدین علی احمد مسمویریل کھٹی  
حکومت اترپردیش

کے

مالی تعاون

سے

شائع ہوئی۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرض ناشر

پیش نظر صحیفہ متبرکہ تجلیاتِ رحمت (منظوم) کے مفید عام اور مستند ہونے کا یہی کافی ثبوت ہے کہ دارالمصنفین شبلی اکاڈمی۔ اعظم گڑھ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قبلہ شاہ معین الدین احمد ندوی نے خود اس کا تعارف تحریر فرمایا ہے۔ اور سجادہ نشین دارۃ الجملہ آباد کے جناب قبلہ سید محمد شاہد فاخری صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ اور مزید برآں ملت اسلامیہ کے موجودہ سربراہ قبلہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ناظم اعلیٰ ندوۃ العلماء لکھنؤ نے تبصرہ تحریر فرمایا ہے۔

صحیفہ متبرکہ کی چند خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تمام واقعات قرآن عظیم و احادیث و دیگر مستند کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔

۲۔ اس کی زبان منظوم رکھی گئی ہے۔

۳۔ حصہ اول میں حمد باری تعالیٰ ہے جس میں پورے اسمائے حسنة

بالترتیب آگئے ہیں جس کے پڑھنے سے قاری جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔



۴۔ حصہ دوم میں حضور سرور کائنات باعث موجودات۔ شاہنشاہِ دو عالم سیدنا و مولانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت کے پس منظر سے لے کر ولادت باسعادت۔ سراپائے صورتِ زیبا بالترتیب الاعضاء۔ ملبوسات اطہر۔ رفتار و گفتار۔ ماکولات مشروبات۔ عادات و اطوار۔ خصائل و شمائل۔ عبادات و اسوۂ رسول کے بیشتر..... عنوانات پیش کئے گئے ہیں۔

۵۔ حصہ سوم میں واقعات معراج شریف اور اس کے کوائف و مناظر دکھائے گئے ہیں۔

۶۔ حصہ چہارم میں وجوہات و واقعات ہجرت پیش کئے گئے ہیں۔  
۷۔ حصہ پنجم میں ذکر غروب آفتاب نبوت اور اسکے مناظر پیش کئے گئے ہیں اور آخر میں حضور خاتم النبیین کے رفیق الاول والاخر امیر المومنین سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی شان اقدس میں ایک منقبت پیش کی گئی ہے۔

۸۔ تمام واقعات و مناظر کچھ اس طرح پیش کئے گئے ہیں گویا قاری صحابہ کرام میں شامل ہے اور خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرما رہا ہے۔  
۹۔ عالمانہ اور مشکل الفاظ کے عام فہم معنی انھیں الفاظ کے نیچے درج کر دیئے گئے ہیں۔

۱۰۔ متنازعہ فیہ روایات سے گریز کیا گیا ہے۔ تاکہ عالم اسلام کے تمام مسالک اس سے استفادہ فرمائیں اور آپسی یکجہتی قائم رہے۔  
آپ صاحبان ایمان و عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مودبانہ گزارش ہے کہ اس صحیفہ متبرکہ کی تبلیغ و ترویج میں حصہ دار بنیں



اپنے گھروں میں۔ مجالس میں۔ عید میلاد النبی کے مواقع پر اور مکاتیبِ اسلامیہ کے اونچے درجات میں جگہ دیں۔ تاکہ نونہالانِ ملت ابراہیمیہ کے دلوں اور دماغوں میں رسول اور اسوۂ رسول کا ایک نقشِ دوام منقش ہو جائے اور وہ حیاتِ طیبہ کی عام معلومات سے واقف ہو جائیں اور حتیٰ الوسع پیروی کی کوشش کریں۔

یہ صحیفہ انھیں جذبات کے تحت مرتب کیا گیا تھا۔  
 اس صحیفہ کی آمدنی بنام مؤلف مرحوم و دیگر بزرگانِ دین و معادین اور دیگر کار خیر کے لئے وقف ہے۔

ناشر  
 سید محمد علاء الدین  
 ریٹائرڈ گورنمنٹ آفیسر

ملنے کا پتہ۔ ڈاکٹر سید محمد رضوان اللہ کاظمی  
 (۲۲۲ بہار پور۔ قصاب ٹولہ۔ اعظم گڑھ)  
 پن۔ ۲۷۶۰۰۱



# تعارف

ہمارے شہر (اعظم گڑھ) کے نامور طبیب مولانا حکیم سید مصلح الدین صاحب کاظمی شعر و سخن کا فطری ذوق رکھتے ہیں اور ان کا کلام محض شاعری نہیں بلکہ ان کے فن کی نسبت سے حکیمانہ ہوتا ہے۔ وہ متعدد نظموں کے مصنف ہیں، اب انھوں نے حمید لغت کا ایک گلدستہ عقیدت اور دنیا کے انسانیت کے طبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا جمال آراستہ کیا ہے۔ اس میدان میں اور شعراء نے بھی اپنی شاعری کے جوہر دکھائے ہیں لیکن ان میں حقیقت کم اور شاعری زیادہ ہے حکیم صاحب عالم کھی ہیں اور شامل نبوی کی روایات پر ان کی پوری نظر ہے اس لئے انھوں نے حقیقت نگاری کا زیادہ لحاظ رکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہ شامل کی صحیح روایات کی روشنی میں لکھا ہے، اور یہ روایتیں حواشی میں مع ترجمہ کے نقل کر دی ہیں، یہ اس سراپا کی سب سے بڑی خصوصیت ہے جو اردو کی اس قبیل کی نظموں میں مشکل سے مل سکتی ہے۔ ایسی واقعاتی نظموں میں جنہیں حقیقت نگاری کا اتنا اہتمام ادبی پہلو کا سنبھالنا بہت مشکل ہوتا ہے، پھر جب اس کا لکھنے والا عالم دین اور اس کے مخاطب خواص ہوں، اس لئے ان نظموں کی زبان قدرتا عالمانہ ہے پھر بھی حکیم صاحب نے ایک ماہر طبیب کی طرح اس دائرے شفاء کو ازلی چاشنی سے مفرح اور خوشگوار بنانے کی پوری کوشش کی ہے اور یہ نظم اپنے روحانی فوائد کے لحاظ سے اکثر کی حیثیت رکھتی ہے اس کے لئے کسی طویل تعارف کی ضرورت نہیں ناظرین کو خود ان نظموں کی خوبی کا اندازہ ہو جائے

مشک آن است کہ خود بہوید نہ کہ عطا گوید۔

معین الدین احمد ندوی  
۱۰ ستمبر ۱۹۶۱ء دارالمصنفین اعظم گڑھ



# تقریب

## تحلیات رحمت عالم (منظوم)

حضرت مولانا شاہ محمد شاہد فاخری مدظلہم سجادہ نشین ادارہ شاہ اجل الہ آباد  
کی نظر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا خیال ہے کہ کبھی کبھی ولولہ عقیدت اور جوش حجت سے ایسی چیزیں منصفہ شہود  
پر جلوہ گر ہو جاتی ہیں جن کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی یا مشکل سے ملتی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی والہانہ کیفیت بعض ماہرین علوم کو اس میدان  
میں لا کر کھڑا کر دیتی ہے۔ صحابہ کرام کی زبان مبارک سے مدح سرکار و د عالم میں قصیدہ  
مدحیہ نکلنا اور اس کا اولیا کرام کے اوراد و وظائف کا جزیر بن جانا مشہور ہے۔ اردو میں  
محسن کا کوروی کانٹے انداز میں سراپائے حضور کہنا آنکھوں کے سامنے ہے۔

حضرت مولانا حکیم سید مصلح الدین ثاقب کاظمی صاحب کا وجود علمائے حق کیلئے  
سراپا افتخار ہے کہ حکیم صاحب موصوف نے اس سے پہلے ایک نادر و درود شریف  
غیر منقوط (مترجم) مرتب فرمایا تھا اور اب گلدستہ حمد و نعت مع سراپا پاک و سیرت  
پاک کی تصنیف واقعی حیرت انگیز کمال کی منظر ہے۔

مدح، مداح رسول کی اس خدمت کے لئے میرا قلم کانپ رہا ہے اور کچھ زیادہ لکھنے  
سے عاجز ہوں۔ بس دعا ہے کہ رب العزت حکیم مولانا سید مصلح الدین صاحب کو آغوش مصطفوی  
کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ اے اللہ! بھیج اس کا اجر عطا فرما، اے سید رسول اسکو قبول  
فرمائے، اے غوث پاک اور خواجہ جمیریؒ، روحانیت سید مصلح الدین کو دربار رسول میں  
پیش کر کے انکو صلہ محبت کا حقدار بنادے، سید پھلے پھولے اور پروان چڑھے۔ آمین

شاہد فاخری

سجادہ نشین ادارہ شاہ اجل، الہ آباد، ۱۹ جنوری ۱۹۶۸ء



# تبصرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد

حکیم سید محمد مصلح الدین صاحب ثاقب کاظمی مرحوم ان باتوفیق شاعروں اور عالموں میں تھے جنہوں نے اپنی علمی قابلیت اور شعری صلاحیت کے اظہار کے لئے نعت اور صلوٰۃ و سلام کے میدان کا انتخاب کیا اور اپنی ذات اور محنت کو اس پر صرف کر کے اپنے لئے وسیلہ نجات اور ترقی درجات کا سامان کیا، ایسے لوگ تو بہت تھے اور، میں جن کو اصناف شاعری اور ردیف و قوافی پر نیز صنائع و بدائع اور اشتعارات و تشبیہات پر غیر معمولی دسترس حاصل تھی، وہ اگر غیر منقوط اشعار لکھنا چاہتے تو غیر منقوط لکھ سکتے تھے، اور اگر غیر منقوط سے بالکلیہ اجتراز کرنا چاہتے تو اس میں بھی کامیاب ہو جاتے لیکن انھوں نے اپنے اس کمال کو فانی شخصیتوں اور حقیر مقاصد کے لئے وقف کر دیا، لیکن حکیم صاحب نے اپنے اندرونی جذبہ اور ذات نبوی سے شفیقتگی کی بنا پر حضرت محسن کا کوروی کے نقش قدم پر چل کر اس کو ایسی ذات کے لئے وقف کر دیا جس کی بہار کو خزاں اور جس کے کمال کو زوال نہیں، اس میں کامیابی و ناکامی کا سوال نہیں، اس راہ کا ہر چلنے والا خواہ رفتاں و خیزاں چلے کامیاب و بامراد ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجے بلند فرمائے اور ان کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔

ابو الحسن علی ندوی

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

۲۴ اپریل ۱۹۷۵ء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## واردات قلبی

منجانب رب العزت دل میں شوق پیدا ہوا کہ اپنے نام کی مناسبت سے اپنی حیات مستعار میں ایک ایسی چھوٹی مگر نہایت مستند کتاب مرتب کی جائے جو تمام بنی نوع انسان کو اخلاق حسنہ کی تعلیم و ترغیب دیکر انسانِ کامل بنانے میں رہبری کر سکے اور چونکہ اشعار عموماً شوق و ذوق سے پڑھے جاتے ہیں اسلئے اس کتاب کی زبان اگر منظوم ہو تو زیادہ بہتر اس مقصد کے حصول کے لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا جیتا جاگتا چلتا پھرتا کھاتا پیتا اٹھتا بیٹھتا سوتا جاگتا نمونہ قدرت آنکھوں کے سامنے رکھا جائے کہ تمام لوگ آسانی سے اس کی پیروی کر سکیں اور اس کام کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت زیبا آپ کے عادات و اطوار اور آپ کے شمائل و خصائل اور آپ کی پوری حیات طیبہ سے بڑھ کر اور کوئی شاہکار قدرت نظر نہیں آتا جو آج بھی بفضلہ تعالیٰ پوری طرح محفوظ موجود ہے چنانچہ اپنی علمی بے بضاعتی کے باوجود انھیں میں سے اکثر عنوانات جو احادیث سے بھی ثابت ہیں اور عالم اسلام کے تمام مسالک سے بھی متفق ہیں اخذ کر کے منظوم کر دیئے گئے ہیں صورت زیبا کے عنوانات میں ہر عضوئے پاک کے لئے احادیث میں



جن الفاظ میں تعریف فرمائی گئی ہے، ان عربی الفاظ کا قائم رکھنا اس لئے مناسب معلوم ہوا تاکہ اہل علم حضرات کے لئے حوالہ کا کام دے سکیں اور عوام کے لئے انھیں الفاظ کے نیچے معنی بھی دیدیئے گئے ہیں، اور آگے کے بندوں میں مترادف اردو الفاظ میں عام فہم بنا دیا گیا ہے۔

مضامین کی مناسبت سے اس کتاب کا نام ”تجلیاتِ رحمتِ عالم منظوم“ رکھنا مناسب معلوم ہوا،

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات بابرکات سے کامل یقین ہے کہ قارئین گرامی و فدایان رسولؐ شوق سے خود بھی پڑھیں گے اور اپنے مدارس و اسکولوں کی آٹھویں جماعت کے نصاب میں نظم کی جگہ پر شامل فرمائیں گے۔ تاکہ نونہالان ملت اسلامیہ آج کے کفر و الحاد کے زمانہ میں اپنے آقا و مولا نبی کریمؐ کی صورت زیبا۔ عادات و اطوار۔ شمائل و فضائل سے بخوبی واقف ہو کر اس کو اپنانے کی کوشش کر سکیں اور ساتھ ساتھ اپنے ادبی لیاقت میں بھی اضافہ کر سکیں۔ اہل علم حضرات گرامی سے گزارش ہے کہ میری کوتاہیوں اور غلطیوں کو نظر انداز فرما کر اپنی قیمتی آراء سے سرفراز فرمائیں۔

اس صحیفہ کی تیاری میں میرے برادرِ خورد جناب سید محمد علاء الدین صاحب سلمہ نے میری بڑی مدد فرمائی ہے، آپ ریلوے کے محکمہ میں کسی اونچی جگہ پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اجر عظیم سے نوازیں۔ آمین

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ



۱۷  
کوشش کو اپنے حبیب لبیب کے صدقہ میں قبول فرمائیں، اور  
تمام قارئین و معاونین کی خطاؤں کو معاف فرما کر مغفرت فرمائیں۔  
ثم آمین

جَزَاكَ اللَّهُ فِي الدَّارِ الْخَيْرِ

کمترین حافظ مولوی حکیم سید محمد مصلح الدین ثاقب  
فارغ دیوبند اور یونیورسٹیز لکھنؤ۔ الہ آباد۔ علی گڑھ  
کیلی گرافر۔ اجمل خان طبیہ کالج ریسرچ سکشن مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

متوطن - ۲۲۲ - پہاڑ پور - قصاب ٹولہ - شہر اعظم گڑھ

276001

مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۷۳ء۔



## انتسابات

حصہ حمد اپنے والد بزرگوار مرحوم کے نام

حصہ نعت اپنی والدہ مرحومہ کے نام معنون کرتا ہوں،

اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے۔ آمین

حکیم مولوی محمد مصلح الدین کاظمی غفرلہ سنی



# کچھ مصنف کے بارے میں

از قلم سید محمد علاء الدین کاظمی۔ برادر خور و مصنف مرحوم۔

ولادت	۱۹۱۳ء یا ۱۹۱۴ء میں ایک زمیندار سید گھرانے میں ہوئی۔ بڑی خوشیاں منائی گئیں، صدقے خیرات بانٹی گئیں، سید محمد مصلح الدین۔ بعد میں تخلص ثاقب ہوا۔
نام و نسب	خاندانی شجرہ میں سلسلہ نسب امام عالی مقام حضرت موسیٰ کاظمؑ سے ملتا ہے۔
وطن و تعلیم	موضع کوٹھیا معافی (عطیہ شاہان اودھ) تحصیل گھوسی۔ نزد فتح پور تال رتوے۔ تھانہ مدھوبن۔ ضلع اعظم گڑھ اردو۔ فارسی۔ حفظ قرآن گھر پر۔ عربی مقامی اسلامی مدارس میں۔ فراغت دیوبند سے بحیات اساتذہ محترم حضرت مولانا سید محمد طیبؒ و مولانا سید حسین احمد مدنیؒ و دیگر حضرات وقت۔
مطب	منشی، مولوی، عالم، فاضل انگریزی کی سند ات یونیورسٹی لکھنؤ الہ آباد۔ علی گڑھ سے حاصل فرمائیں۔ طب لکھنؤ سے۔ رجسٹریشن کلاس اے لکھنؤ میڈیسن بورڈ یوپی سے۔ ہاوس جاب گورکھپور میں حکیم وجیہ اللہ صاحب مرحوم کے مطب میں محلہ گھاسی کڑہ تقریباً دو سال۔



مسلمک  
حلیہ مبارک

لباس

ذاتی حالات  
خصائل

مشغلہ

تصانیف

اہل سنت والجماعت۔

میانہ قد۔ نورانی چہرہ۔ گوار رنگ۔ گرد وال داڑھی۔ تراشیدہ

مونچیں۔ اعضا متناسب۔ آواز بلند۔ کشتی نما ٹوپی۔ جیب

کرتا۔ پاجامہ۔ شلوار۔ شروانی۔ تہبند۔ کشتی نما ٹوپی۔ جیب

میں گھڑی۔ ایک چھوٹی کنگھی۔ پاؤں میں موزہ۔ پیر میں

لکھنوی یا سلیم شاہی جوتے۔

مذاجاً بردبار۔ راست گو۔ خوش پوش۔ خوش خور۔

مہمان نواز۔ سخی۔ خداترس۔ غریب نواز۔ ایتار و قربانی کا

مجسمہ۔ حوائج ضروریہ کے علاوہ ہمہ وقت با وضو رہتے

مسواک کے عادی۔ فرائض و نوافل میں کثرت اسوۂ رسول اکرم

کے پابند۔

آپ کی اہلیہ اور ایک لڑکی آپ کی زندگی میں ہی اللہ کو پیاری

ہو چکی تھیں، اور کوئی اولاد نہیں تھی۔

مطب کرنا۔ علمی۔ ادبی۔ سیاسی۔ قومی۔ سماجی مجالس میں

مشاعروں میں شرکت فرماتے۔

دارالمصنفین شبلی اکاڈمی سے خاص عقیدت تھی۔ اور ہر جمعہ

پابندی سے مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی اور مولانا

صباح الدین عبدالرحمن ندوی و مولانا قبلہ ضیاء الدین

اصلاحی کی ملاقات کرنا ضروری تھا۔

کئی طبی کتابیں شائع کیں۔ درود اعلیٰ غیر منقوط مترجم

کر کے شائع کیں۔ پھر مسودہ تجلیات رحمت عالم منظوم



فرمایا، جو ان کی حیات میں طبع نہ ہو سکی اور اب چھپی ہے۔  
 ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اجمل خان  
 طبیہ کالج کے شعبہ ریسرچ میں کیلی گرافر کے فرائض بحسن و خوبی  
 انجام دیتے رہے تھے۔

ملازمت

اپنے آخری ایام میں مجھے وصیت فرمائی کہ میرے مسودہ تجلیات  
 رحمت عالم منظوم کو شائع کر کے عوام الناس تک پہنچانے کی  
 کوشش کرنا۔ اور میں نے وعدہ بھی کر دیا تھا کہ انشاء اللہ پوری  
 کوشش کی جائے گی۔

وصیت

مارچ ۱۹۷۳ء میں مرض الموت میں مبتلا ہو کر ۷ جون ۱۹۷۳ء  
 بعمر تقریباً ساٹھ سال بوقت صبح صادق کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے  
 اس عاشق رسول کی روح پاک جسد خاکی سے اس طرح پرواز  
 کر گئی گویا نیند آگئی ہو۔ طبیہ کالج میں بے حد غم منایا گیا  
 اور کنڈولنس میٹنگ کی گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سفر  
آخرت

بڑی شکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و پر پیدا

سید محمد علاء الدین۔ برادر خورد مولانا مرحوم  
 ۲۲۲ پہاڑ پور۔ قصاب ٹولہ۔ شہر اعظم گڑھ

پن۔ ۲۷۰۰۱

مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۲ء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

## حصہ اول

حمد شریف مع اسمائے حسنة

کروں جُراتِ حمد اس منہ سے کیونکر  
مجھے ہمتِ حمد باری ہو کیونکر  
جو منہ بن چکا ہے معاصی کا مصدر  
کہ ہوں غرق بہر گنہ میں سراسر  
میں اک عبد عاصی وہ اللہ اکبر

وہ اللہ رَحْمَن رَحِيم اور طاهر  
لہُ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ اَوَّلُ وَاٰخِرُ

زباں اپنی بے باک و گستاخ و لاغی  
کہاں میں کہاں اُس کی ذاتِ معلیٰ  
دل اپنا گنہ گار و بدکار و خود سر  
کہاں میں کہاں صاحبِ عرش اکبر  
ملک اور سلام اور قدوس مومن

مُتَكَبِّرٌ وَخَالِقٌ وَبَارِئٌ وَبَرُّ  
لہُ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ اَوَّلُ وَاٰخِرُ

لہُ اَسْمَاءُ لِلَّهِ تَعَالٰی الْحُسْنٰی الَّتِیْ اَمَرْنَا بِالْاِسْدِ عَاءٍ بِهَا تِسْعَةُ وَتِسْعُونَ اِسْمًا  
مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ وَغَيْرُهُمَا  
ترجمہ :- نام باری تعالیٰ کے اچھے جن کے ساتھ حکم ہوا ہم کو دعامانگنے کا۔ ننانوے نام ہیں۔  
جو یاد کرے گا ان کو داخل ہوگا بہشت میں۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم اور دوسرے محدثین نے۔



۲۲  
ہر اک عضو اپنا گناہوں میں شاطر  
کہاں وہ خدا اور کہاں مجھ سا بندہ  
خباثت کا مرکز شرارت کا محور  
کہاں رب خالق کہاں خلق کمتر  
مصور و غفار و قہار مطلق  
وہ وہاب رزاق فتاح یکر

علیم اور قابض و باسط و خافض

لہ الحمد والمجد اول و آخر

کہاں میری پستی کہاں وہ بلندی  
کہاں ایک چوٹی کہاں باز شہ پر  
جہاں ہوں ملائک کی ارواح لرزاں  
جہاں عقل پیغمبری متحیر  
وہ الرافع المعز المذل  
سمیع بصیر حکم اور عدل

لطیف خیر حلیم مدبر

لہ الحمد والمجد اول و آخر

کہاں ایک رانی کہاں ایک پرست  
کہاں میری خردی کہاں وہ بزرگی  
کہاں ایک ذرہ کہاں وسعت بر  
کہاں ایک قطرہ کہاں اک سمندر  
عظیم غفور شکور العلی  
کبیر حفیظ مقیت حسیب

جلیل کریم رقیب اور ناظر

لہ الحمد والمجد اول و آخر



کہاں کر مکِ شب کہاں بدر انور      کہاں اک دیا اور کہاں شمس خاور  
میں نادان ظالم فقیر اور عاجز      وہ دانا وہ عاقل غنی اور قادر  
مُجِیب اور وَاِیْسَعُ حَکِیْمٌ      وِدُّودٌ  
ہجید اور باعثِ شہید اور اَلْحَقُّ

وکیل و قویُّ مَتِیْنٌ اور قَاہِرُ

لہ الحمد والمجد اوّل و آخر

مضامین لاؤں تو لاؤں کہاں سے      خیالات ہیں پست ذات اسکی بڑے  
جو عنوانِ سوچوں تو کس طرح سوچوں      دماغ اپنا مختلف ہے وہ ذاتِ اظہر  
وَلِی اور حمید اور مُحْصِی خَلَقَتْ      وہ مُبْدِی معید اور مُحْیِی مَمِیّتٌ

مَمِیّتٌ اور اَلْحِیُّ قَیُّوْمٌ و قَادِرُ

لہ الحمد والمجد اوّل و آخر

وہ باقی میں فانی وہ قائم میں آنی      میں ممکن وہ واجب غرض میں وہ جوہر  
میں عابد وہ معبود و خلاقِ اعلم      میں محتاجِ روزی وہ رزاقِ اکبر  
وہ واجد وہ ماجد وہ واحد و یکتا      احد اور صمد مقتدر اور قادر

مُقَدِّمٌ مُؤَخَّرٌ وہ اوّل و آخر

لہ الحمد والمجد اوّل و آخر



شب روز ہر دمہ و آب و آتش      زمین و پہاڑ و سماء و سمندر  
غرض دونوں عالم کے سارے عناصر      نمونے ہیں جس کی خدائی کے یکسر  
وہ ظاہر و باطن وہ والی وہ آمر      وہ ہے متعالی وہ توّاب و بَرّ

وہ ہے مُنتَقِمُ عَفْوَ فِرَاقِ اَغْفِرَ

لہ الحمد والمجد اوّل و آخر

طلسم جہاں جس کی اک کُن سے پیدا      یہ کونین ہیں جس کی صنعت کے منظر  
عدم کو وجود اس کی قدرت نے بخشا      اسی کے ہیں انعام لعل اور گوہر  
دعوت اور ہے مالک الملک بیشک      وہ ہے ذوالجلال اور اکرام و مقسط  
وہ جامع غنی اور مُغْنی الفخر

لہ الحمد والمجد اوّل و آخر

۱۔ سورہ تبارک الذی ، سورہ یونس ، سورہ النعام ، سورہ ق ، سورہ الاعراف ،  
سورہ الرعد وغیرہ میں پوری تفصیلات بیان فرمائی گئی ہیں۔

۲۔ اذ اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ۔ (القرآن)

ترجمہ :- جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ ہو جائیس وہ ہو جاتی ہے۔



وہ تخلیق عالم کا پہلا نمونہ  
وہی نور جو خلق میں اولین تر  
یہاں بے سہاروں کا ہے جو سہارا  
وہاں ہوگا جو شافع روز محشر  
وہ ظہ و لیس لقب پانے والا  
وہی صاحب قاب قوسین سرور  
نبی مکرم رسول مفتح

فصل علیہ وبارک وسلم

مقام بلند اور محمود والا  
وہ مخلوق میں دونوں عالم کا افسر  
غریبوں کا ملجا یتیموں کا مولیٰ  
ضعیفوں کا ماویٰ مساکین کا یاور  
جسے حق نے محبوب اپنا بنایا  
دو عالم میں جو ذات ہے منتخب تر

مرفع معلیٰ مقدس مطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ کما جاء فی الروایۃ الصحیحہ : اول ما خلق اللہ فوری  
ترجمہ :- صحیح حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے  
میرا نور پیدا فرمایا۔

۲۔ کما قال اللہ تعالیٰ الحسنى : ان یبعثک ربک مقاما محمودا  
غنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود سے نوازے گا۔ (قرآن عظیم)



رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ شَانِ جِسِّ كِي

کہا جس کو قرآن نے "خُلِقَ اعْظَمُ"

جو ہے اصل میں وجہ تخلیق خلقت

۲۶  
وہی رسالت ہے قرآن جس پر

تمنا میں تھے جس کی موسیٰ پیمبر

جہاں فخر فرمائیں جسٹریل اتر کر

وہی مہبط وحی و پیغام اظہر

فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وہی فخر گیتی امام الامم

یہاں بھوک میں جس نے بخشی تھی سیری

مسلم ہے جو رحمت ہر دو عالم

رَدُّنْ مَجْسَمِ حَسِيمِ مُنْفَخَر

فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

لَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ

(اے پیغمبر آپ اخلاق کے بلند ترین درجہ پر فائز ہیں) (قرآن عظیم)

لَهُ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاقَ

اگر آپ نہ ہوتے یہ سارے عالم پیدا نہ کئے جاتے۔ (قرآن عظیم)



وہ لاہوت کا ارمغان گرامی  
 جو ناسوت میں نور عرش منور  
 عالم بالا کی اوصاف کا غیر ممکن  
 جو اللہ کے بعد ہو سب سے بہتر  
 اسی کے سہارے اسی کے بھروسے  
 یہ دُرہائے منظوم لایا پروردگار

مُصَنِّیْ مُذَکِّیْ مُقَدِّسِ مُطَهَّرِ

فصل علیہ وبارک وسلم

مجھے خود مجالِ گداز نہیں ہے  
 وسیلہ کے صدقے میں ہو فضل مجھ پر  
 تری مغفرت ہے محیطِ دو عالم  
 تری شانِ رحمت ہے غالبِ غضب پر  
 میں ننگِ خلایق ہی میرے مولیٰ  
 مگر ہے وسیلہ مرا سب سے بڑھ کر

مُبَارَکْ مُعْجَبْ مُجَسِّسْ مُعْبَقَرْ

فصل علیہ وبارک وسلم

خطا کارِ ثاقبِ زبان صاف کر لے  
 ذرا جلد پڑھ لے درودِ مُطَهَّرِ  
 کہ بہر بیان سراپائے اقدس  
 طور اس سے بڑھ کر نہیں کوئی اظہر  
 یہ وہ نور ہے جس کا ہر ایک ذرہ  
 ہے صدرِ شک النوار مہر منور

مُبَارَکْ مُکَرَّمْ مُعَظَّمْ مُطَهَّرْ

فَصِّلْ عَلَیْہِ وَبَارَکْ وَسَلِّمْ



وسیلہ اور اسمائے حسنہ کے صدقے      خطائیں مری اسے خدا اور گذر کر  
مجھے اور مری قوم کو بخش دینا      ہر اک عبد مومن پہ اپنا کرم کر  
میں جس درجہ چھوٹا حقیر اور احقر      وسیلہ ہے اتنا ہی اعلیٰ و اکبر

عَزِيزٌ وَحَرِيصٌ وَشَفِيعٌ وَمَذْكِرٌ  
فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

چلو اب تمہیں ان کا حلیہ بتا دوں      جنہیں لا رہا ہوں وسیلہ بنا کر  
سراپا جیب خدا کا دکھا دوں      وہ ہے جس کا رتبہ فرشتوں سے بڑھ کر  
ہے یہ نعمت دین و ایمان جس کی      ہے شیدا و قربان یہ جان جس پر

وہ محبوب عالم وہ محبوب داور

فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سنو اب سراپائے حضرت کی خوبی      ڈرا دیکھ لو ان کی حلیہ کا منظر  
یہ تصویر حق کی بنائی ہوئی ہے      جو ہے رشک بہرہ و مانی و آند  
نظیر اس کی دنیا کے دوں میں نہ ڈھونڈھو      ملا ہے اسے عرش سے خطِ از ہر  
کھلا ہوا

عجیب و غریب و مقدس مطہر

فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ



یہ الفاظ گو تیرے قابل نہیں ہیں مگر اس سے آگے کہاں میرا محضر  
و عا ہے الہی کہ مقبول فرما جو کچھ حمد کے پھول لایا ہوں چن کر  
بجاہ حبیب کہ نامش محمد بہ قرآن صلوٰۃ و سلامش محسّر

بانبجیل احمد بہ تورات مبشّر  
فصلّ علیہ وبارک و سلم



فَصَلُّوا عَلَيْهِ بِقَلْبٍ صَمِيمٍ  
 بِاخْلَاصٍ رُوحٍ وَعَقْلٍ سَلِيمٍ  
 پس اے مسلمانو! آپ کی ذات پاک پر دل و جان کے خلوص و ہوش کی درستگی کیساتھ درود پڑھتے رہو

فَإِنَّ إِلَٰهَهُ وَمَلَائِئِلَهُ  
 يَصَلُّونَ أَبَدًا عَلَى حُسْنِ مِیمٍ  
 کیونکہ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ کے نام نامی کے حسن ہمیشہ رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔

عَلَى مَنْ هُوَ أَشْتُقُ اسْمُهُ مِنْ اسْمِهِ مُحَمَّدٌ بِتَشْدِيدٍ وَتَثْنِیْثٍ مِیمٍ  
 یعنی اس ذات گرامی پر کہ جس کا نام اللہ کے نام سے مشتق ہو کر تشدید و تثنیث میم کے ساتھ محمد ہے

فَقُولُوا لَهُ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ  
 فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ  
 پس اے مومنو! تم بھی ہمیشہ کہتے رہو کہ اے اللہ آپ بھی ان پر رحمت و برکت و سلام بھیجتے رہیے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 • آمین •



# حصہ دوم تجلیاتِ رحمتِ عالم

## وجودِ مبارک

وجودِ آپ کا وجہ تخلیق خلقت بہ باطن مقدم بہ ظاہر مؤخر

وہ تقریرِ موسیٰ، وہ تبشیرِ عیسیٰ  
مُواعِدُ مُشَاهِدِ مُبَارَكِ مُبَشِّرِ  
موعود مشہود بشارت والا

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ انموزجِ خلقِ حُسنِ حقیقی وہ تخلیقِ لاہوت کا فردِ جوہر

وہ لولاکِ باعثِ و شہکارِ فطرت  
مُحَمَّدُ مُمَدِّحُ مُقَدَّسِ مُطَهَّرِ  
نمونہ حمد شدہ ممدوح بزرگ پاک

فصل علیہ بارک وسلم

ازل اور ابد آپ دونوں کے جامع مکان لا مکان سب میں افضل و برتر  
ابتدا انتہا دنیا آخرت

جمال اور جلال آپ دونوں کے منظر  
مُوصَفٌ مُنْعَتٌ مُشَخَّصٌ مُبَشِّرٌ  
وصف شدہ - نعت شدہ - ممتاز - بشارت والا

فصل علیہ وبارک وسلم

کرم ہی کرم اور رحمت ہی رحمت تبرک ہیں جو دونوں عالم کے اندر

وہ احسان اللہ کا مومنوں پر و مبعوث برحق سرِ سُولِ مُطَهَّرِ

فصل علیہ وبارک وسلم

اے لولاکِ لما خلقت الافلاك  
اے پیغمبرِ ہم نے آپ کو دونوں جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے  
وما ارسلناک الا رحمةً للعالمین (قرآن)



## نعت میلاد النبیؐ

تعالیٰ اللہ محبوب الہ العالمین آئے  
مبارک طرہ تاج سر عرش بریں آئے  
مبارک فخر آدم رشک موسیٰ نازش عیسیٰ  
مقام فضل و محمود کے موعود پیغمبر  
وہ تکیں دلی دل اند وہ گیس آئے  
وہی جو صاحب درس مساوات و اخوت ہیں  
فلک پر سلطنت جنگی مسلم ہے زمانہ میں  
وہی زینت دہ ہر دو جہان عبقری آئے  
وہی روم و حبش جنگی نگاہوں میں برابر ہیں  
وہی فیضان قدرت سے جو ہیں می لقب الے  
وہی جنگا پسینہ رشک بوئے مشک و عنبر ہے  
وہی مقبول جنگے نام سے ہو تو بہ عاصی  
الہی اپنے قلب زار کی بس یہ تمنا ہے  
درود ان پر جو بن کر رحمت للعالمین آئے

محمد اللہ فخر اولیں آخریں آئے  
مبارک سید الکونین ختم المرسلین آئے  
متاع دو جہاں سرمایہ دنیا و دیں آئے  
مکان گنبد خضرا کے اعلیٰ تر مکین آئے  
وہی مشردہ وہ قلب رنجور و خیریں آئے  
وہی خیر البشر پیغمبر ہادی دیں آئے  
وہ سلطان زماں آئے شہنشاہ زمین آئے  
نہام خاتم ختم نبوت کے نگین آئے  
وہی فخر دو عالم رشک شام دردم چیں آئے  
وہ علام حقائق اور شیخ العارفین آئے  
وہی ہے زلف جنگی رشک زلف عنبریں آئے  
گنگار و مبارک وہ شفیع المذنبین آئے  
کہ یہ شائبہ بھی اس بالین قدس کے قریں آئے  
سلام ان پر جو بن کر رحمت دنیا و دیں آئے

سید محمد مصلح الدین شائق غفرلہ والدنیہ

اعظم گڑھ ۱۰/۵۹



إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

تَعَالَوْا نُصَلِّ نَحْيِي دُوسَلَامُ  
دوستو! آؤہم سب مل کر حضور کی ذات اقدس پر درود سلام بھیجیں جب تک کہ ہم میں گفتگو اور کلام کی طاقت موجود ہے

عَلَى أَفْضَلِ الْخَلْقِ خَيْرِ الْبَرَاءِ  
کَمَا أَنَّ رَبِّي عَلَيْهِ سَلَامٌ  
اس پاک ذات پر جو تمام مخلوقات سے افضل اور بہتر ہے ٹھیک اسی طرح جیسے کہ ہمارا پروردگار ان پر رحمت سلام بھیجتا ہے

فَادْعُوا رَبَّ بِلَاغِ سَلَامِي  
فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ  
پس لے اللہ ہم آپ سے مودبانہ دعا کرتے ہیں کہ آپ اس ذات گرامی پر میرا سلام پہنچا دیجئے اور خود بھی رحمت و برکت

اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ بَعْدَ

جميع معلوم لك ۵



## حدیث بشریت و صفات قدسیہ

سیفتگان جمال بنوی کو یہ خلش رہتی ہے کہ وہ روایات جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کی گئی ہیں ان پر لفظ حدیث کا اطلاق صحیح ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ حضرات محدثین رحمہم اللہ نے یہ خلش پہلے ہی دور فرمادی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

۱۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ وہ احادیث جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان ہوئی ہیں، وہ بالاتفاق محدثین حدیث کی قسم مرفوعہ میں داخل ہیں۔ باوجود اس کے کہ نہ وہ روایات ہیں نہ حضور کے اقوال ہیں نہ افعال نہ تقاریر (زرقانی)

۲۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو خوب روادور خوش گلو مبعوث فرمایا تھا۔ مگر ہمارے بنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام حضرات سے زیادہ خوش روادور خوش گلو تھے اور حضور کی ظاہری خوبیوں کا ادراک بھی نہیں کیا جاسکتا۔

۳۔ علماء نے تصریح کر دی ہے کہ کمال ایمانی کے لئے یہ اعتقاد ضروری ہے کہ کسی آدمی کے جسم میں وہ ظاہری خوبیاں جو حضور کے جسم مبارک میں موجود تھیں جمع نہیں ہوئیں،

۴۔ نیز قرطبی نے نقل فرمایا ہے کہ قدرت کی طرف سے حضور کا پورا حسن ظاہر نہیں کیا گیا ورنہ کوئی انسانی آنکھ اس کو دیکھنے کی قوت نہیں رکھتی،

۵۔ حضور کی صفات بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ کے پہلے اور آپ کے بعد کسی کو بھی آپ کے مثل نہیں دیکھا، بہت سارے لوگ صرف آپ کی ظاہری شکل ہی دیکھ کر ایمان لائے اگر آپ قرآنی آیات کی تلاوت نہ بھی فرماتے تب بھی آپ کا ظاہری حسن اور منظر آپ کی نبوت پر دلیل ہوتا تھا، (بہجتہ المحامد ابو زکریا عماد الدین)

### بشریت کاملہ

۱۔ حدیث۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔ گویا آپ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہو۔ جب آپ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی، سبحان اللہ (مدارج النبوة از کتاب الشفاء)



۲۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

واحسن منك لم ترقط عيني  
واجمل منك لم تلد النساء  
خلقت مبرا من كل عيب  
كانك قد خلقت كما تشاء

ترجمہ

میری آنکھوں نے کبھی آپ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا،  
عورتوں نے آپ سے زیادہ کوئی صاحب جمال نہیں جانا،  
آپ کو ہر عیب سے پاک کیا گیا ہے، جیسے آپ اپنی  
مرضی کے مطابق پسند کئے گئے ہوں،

### صفات قدسیہ

حضور پر نور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سارے اخلاق و صفات عالیہ قرآن عظیم

میں مذکور ہیں،

ترجمہ۔ اے نبی ہم نے آپ کو بیشک حق پر گواہ بنا کر بھیجا فرمانبرداروں کو بشارت دینے والا  
اور گمراہوں کو عذاب سے بچانے والا۔

سَمِّتَكَ الْمُتَوَكِّلُ - ترجمہ۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھ دیا ہے، کیونکہ آپ ہر معاملہ میں مجھ پر  
توکل کرتے ہیں۔

أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي - ترجمہ۔ آپ میرے خاص بندے اور رسول ہیں،

لَيْسَ بَغِظٍ وَلَا غِلِظٍ - ترجمہ۔ نہ آپ درشت خو ہیں اور نہ سخت دل،

وَلَا سَخَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ - ترجمہ۔ نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہیں،

وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالْسَّيِّئَةِ - ترجمہ۔ برائی کا بدلہ برائی سے کبھی نہیں دیتے بلکہ معاف فرماتے

اور درگزر کرتے ہیں،



۴۱  
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا  
وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ۔ اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغامبر  
بنا کر بھیجا ہے (ایمان لانے والوں پر) انکو ہماری  
رضا کی خوشخبری سنانے والا اور (ایمان نہ لانے  
والوں پر) ہمارے عذاب سے ڈرانے والے  
لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

اور اسی طرح قرآن میں اور بہت ساری جگہوں پر صفات قدسیہ کا ذکر آیا ہے، اسکے  
علاوہ احادیث میں آیا ہے کہ حضور اکرمؐ کی صفات علیہ اور جمال زیبا کا بیان کرنا انسانی طاقت  
سے باہر ہے، اور اس کا اندازہ صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کو ہے (سبحان اللہ)

معاون مرتب



ولادت با سعادت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کا مقصد

ولادت جناب حبیب خدا کی ہے لاریب فضل خدا دو جہاں پر

ہے قرآن میں خود یہ ارشاد باری کہ ہے مومنوں پر یہ احسانِ داور

فضل علیہ وبارک وسلم

کہ اسنے انھیں میں سے اکذات چنکے ہدایت کو ان کی بنایا پمپیر

جو پڑھ کر سناتا ہے آیات اسکی بنانا ہے ان کو مزکی مطہر

فضل علیہ وبارک وسلم

جو دیتا ہے تعلیم قرآن اقدس سکھاتا ہے آداب حکمت برابر

ہے بے شبہ یہ فضل و احسان خدا کا وگرنہ وہ تھے پہلے گمراہ کیسر

فضل علیہ وبارک وسلم

۱۔ لَقَدْ مِّنَ اللّٰهِ ..... مَبِیْن ۵۰ آل عمران رکوع سات

ترجمہ۔ بیشک بڑا احسان کیا اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر جو بھیج دیا پمپیر انھیں میں سے جو ان پر پڑھتا ہے اللہ کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقل کی باتیں۔ اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔



یہ سچ ہے اگر ذاتِ نبوی نہ ہوتی نہ ملتا پھر انسان کو ایسا رہبر!

جو مبعوث ہوتے نہ شاہِ دو عالم تو انسانیت رہتی گمراہ یکسر

فصل علیہ وبارک وسلم

نہ اسلام ہوتا نہ ایمان ہوتا نہ نظارہٴ حسنِ دینِ مطہر

نہ انوارِ ایمان سے دل جگمگاتے نہ آتا نظرِ منظرِ کیفِ پرور

فصل علیہ وبارک وسلم

نہ خالق کو انسان پہچان پاتا نہ معبود کی شان ہوتی اجاگر

بغاوت کا اک دور چلتا مسلسل عبادتِ خدا کی نہ آتی عیسیٰ

فصل علیہ وبارک وسلم

نہ قرآن اترتا نہ جبریل آتے نہ احکامِ اسلام ہوتے مقرر

نہ ارشادِ نبوی کے اعجاز ہوتے نہ تعلیمِ حکمت نہ حکمت کے جوہر

فصل علیہ وبارک وسلم

نہ ہوتیں نمازیں نہ ہوتے یہ روزے زکاتیں نہ حج اور نہ احکامِ دیگر

نہ معیارِ حق نہ عبادِ الہی جنہیں کہتے معمارِ دینِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم



نہ ہوتے خلیفہ نہ بنتی خلافت      نہ حسن خلافت یکے بعد دیگرے

نہ ہوتیں ضیا پاش وہ چار شمعیں      بہ صدیق و فاروق و عثمان و حمید

خلیفہ اول      خلیفہ دوم      خلیفہ سوم      خلیفہ چہارم

فصل علیہ وبارک وسلم

غرض اک عجب دور تاریک ہوتا      کہ جس کا گماں بھی ہے طاق سے باہر

جہالت بغاوت کو دیتی سہارا      نہ کہتا کوئی آج اللہ اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ ہے صرف برکت وجود نبی کی      کہ اسلام کا بول بالا ہے سب سے

سمجھتا ہے ہر صاحب عقل اتنا      کہ ہے دین اسلام ہی سب سے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

نہ سمجھو کہ تعداد مسلم تو کم ہے      تو پھر دین اسلام غالب ہے کیونکر

کہ ہوگی یہ عقل و تدبیر کی خامی      ہے تعداد اعداد اک شئی دیگر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ ہے معتبر صرف باطن کی خوبی      بظاہر وہ شے ہو اقل یا کہ اکثر

زیادہ      بہت کم

اصول نبوت میں کچھ ایسے پارے      کہ ہے فوقیت انکو حاصل سبھی پر

فصل علیہ وبارک وسلم



عدد میں تو بالو کے تو دسے میں زیادہ بہت کم ہیں دنیا میں مشک اور عنبر

مگر کیا کوئی عقل والا کہے گا..... کہ وقعت میں بالو ہے ان سے سوا تر

فصل علیہ وبارک وسلم

نبوت نے ہم کو عطا کر دیئے ہیں معیشت کے کچھ ایسے نایاب جوہر

کہ ہوتی ہے انسانیت جن سے کال چمک اٹھتی ہے خاک بھی نور بن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

نہ تھے آپ جب تک تو تھی کیسی دنیا ذرا دیکھ لیں آپ تاریخ اٹھا کر

کریں غور جب تک نہ تھی ذات نبوی تو دنیا کے حالات تھے کتنے ابتر

فصل علیہ وبارک وسلم

اندھیرا گھٹا ٹوپ چھایا ہوا تھا نہ تھے علم و حکمت نہ تھے انکے جوہر

بھروسہ کسی پر نہ رکھتا تھا کوئی بغاوت سے تھی ساری دنیا مگر

فصل علیہ وبارک وسلم

نہ خالق کو مخلوق پہچانتی تھی بناتے تھے معبود لالاکے پتھر

نہ ماں باپ کا کوئی حق جانتا تھا نہ تھی زلیست کی مستحق کوئی دختر

فصل علیہ وبارک وسلم



پڑا تھا حرام ان کی گھٹی میں گویا  
حلال ان کے نزدیک خونِ برادر

زنا قتل و غارت گری اور چوری  
تسلط تھا سارے رزائل کا ان پر

فصل علیہ وبارک وسلم

غرض انکی خواہش تھی معبودانکی  
خدا کو سمجھتے تھے خاک اور پتھر

وہ جو چاہتے کرتے تھے بے محابا  
نہ تھا کوئی معیار ان کا مقرر

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی اک اندھیرا ہمدتوں تک  
ربا یونہی چلتا جہالت کا چکر

یکایک ہوا فضلِ باری تعالیٰ  
اچانک ہوا حکمِ خلاقِ اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ اب انقلاب ایک عالم سرائے  
بدل جائے یہ بزمِ ہستی سراسر

سجاؤ نئے سرے سے پھر یہ گلستان  
شگوفے نئے برگِ نورستہ لیکر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ برگِ خزاں خوردہ چھڑ جائیں پہلے  
شجرہائے ابلیس کٹ جائیں یکسر

کچھ اس شان سے آئے فضلِ بہاراں  
کہ ہو جائیں کونین جس سے معطر

فصل علیہ وبارک وسلم



خدا اور بندے کا ہوشہرہ قائم جھکے گرجیں تو مرے آستان پر

منظم ہو دستور بزم جہاں کا حدود عبد و معبود کے ہوں مقرر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ باطل مرے سامنے سرنگوں ہوں مناة و صہیل لات و عزی کے پھر

(عرب کے مشہور بتوں کے نام)

بنائیں مرا گھر مصفیٰ مذکّٰی وہ ہو جائے پھر مثل سابق مطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

براہیم کی سنتیں پھر ہوں زندہ نظر آئے خلت کا پھر حسن منظر

محبت - دوستی

طواف اعتکاف و رکوع اور سجدے کریں جوق در جوق ادا لوگ مل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

مرے نام سے گونج اٹھے سارا عالم نظر آئیں معبود باطل نگوں سر

میرا دین اسلام ہے نام حبس کا ادا ہو سکیں اسکے ارکان کھل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب سے خانہ کعبہ تعمیر فرمائی تھی تب سے ہزاروں سال تک اس خانہ کعبہ میں ایک خدائے واحد کی عبادت ہوتی رہی تھی، مگر پھر بعد میں لوگوں نے بت پرستی شروع کر دی تھی۔ یہاں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(معاون مولف)



وہی جن کا ہے منتظر اک زمانہ وہ آجائیں اب رونقِ بزم بن کر

ہو تکمیلِ تعمیرِ قصرِ نبوت بنیں مغرورِ دو جہاں اب ہمیشہ

فصلِ علیہ وبارک وسلم

کئے مژدہ پاک کے خیر مقدم ملائک نے یارتِ لبیک کہہ کر

ہوا منتقل پھر وہ نور الہی ہوئی جس سے سیمائے مادرِ منور  
ماں کی پیشانی

فصلِ علیہ وبارک وسلم

ہوئی ابتداءِ سعادت یہیں سے نسیم بہاراں چلی خوب کھل کر

اتر نے لگس برکتیں پھر فلک سے ہوا نورِ ظاہرِ خداداد میں پڑ

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی جن سے ہے رونقِ بزمِ عالم وہی دو جہاں میں جو ہیں سب برتر

نبیِّ معظمِ رسولِ مکرم مبارک مقدس بے بشرِ مطہر  
برکت والے، پاکیزہ، بشارت والے، پاک

فصلِ علیہ وبارک وسلم

۱۔ نور محمدی حضرت آدمؑ سے منتقل ہوتے ہوئے حضرت عیساؑ تک آیا اور  
وہاں سے حضرت بی بی آمنہ کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوا۔

(معاون مرتب)



وہی نام نامی ہے جن کا محمدؐ وہی ہے لقب جنکا محبوب اکبر

خدا نے وجود ان کا عالم کو بخشا ہوئے آپؐ پیدا عرب کی زمیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

زمیں وہ جو تھی پاک سار جہاں سے وہ گھر جو عرب بھر میں تھا منتخب تر

نسب سے وہ جو انساب میں سب سے اعلیٰ زمانہ جو برکت میں تھا سب سے بڑھ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

بہ حسب روایات راوی صادق بہ روئے بیانات مشہور و اشہر

ربیع نخست کی تاریخ بارہ بہ ہنگام آثار صبح منور سے

صبح صادق کے وقت

فصل علیہ وبارک وسلم

بہ فضل الہی بہ فیض خدائی بہ سال مبارک بہ ماہ موقر

ولادت ہوئی اشرف الانبیاء کی دوشنبہ کے دن آمنہ کے مکان پر

پیدائش

حضور کی والدہ

فصل علیہ وبارک وسلم

لے ملک عرب میں قریش خاندان سب سے اونچا تھا۔ آپ اسی خاندان میں پیدا ہوئے تھے،

لے آپ صبح صادق کے وقت یوم دوشنبہ تاریخ بارہ ربیع الاول مطابق ۱۲ اپریل ۵۷۰ھ

موسم بہار میں حضرت نبی بی آمنہ کی گود میں پیدا ہوئے تھے۔ ماں نے نام احمد اور دادا نے

(معاون مرتب)

نام محمد رکھا تھا۔ یہ نام اسم با مسمیٰ ثابت ہوا،



زمانے نے فطرت کا انعام پایا ازل سے جو تھا اسکے حق میں مقرر

تولد ہوئے رحمت ہر دو عالم خوشاں مرہبا، مومنوں کا مقدر  
پیدا فصل علیہ وبارک وسلم

ہوا جلوہ نور باری ہویدا ..... چمک اٹھے ذرے بھی خورشید بن کر  
سورج

فلک پر صدا گونج اٹھی مرہبا کی زمین پر ہوئے عام الطاف داد

آسمان  
فَادْعُوكَ يَا رَبِّ بَلِّغْ سَلَامِي  
فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اللهم صل وبارک علی النبی الامی بعدد جمیع معلوہ و تقبل منی و من

سائر المومنین الی یوم الدین

احقر خدام سید المرسلین  
محمد مصطفیٰ الدین الکامی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

بارگاہ الہی میں معذرت خواہ ہوں کہ اپنی مداحی و بے بضاعتی کے باوجود عام عاشقان نبوی کی معلومات اور جلائے ایمانی کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منظوم سراپائے جمال بالترتیب پیش کرنے کی جرات کر رہا ہوں ، ہر عضو، پاک کے لئے تین بند دیئے گئے ہیں ، پہلے اور دوسرے بند کے چوتھے مصرع میں عربی کے وہ الفاظ دیدئے گئے ہیں جو عضوئے پاک کی صفات بیان کرنے میں احادیث میں وارد ہوئے ہیں ، تاکہ کسی طرح کے مبالغہ کا شائبہ نہ رہ جائے ، تیسرے بند میں انھیں عربی الفاظ کو آسان اردو میں سمجھا دیا گیا ہے ، تاہم مشکل الفاظ کے معنی بھی جگہ جگہ درج ہیں ،

## — تمہیدی بند —

مبارک سراپائے محبوب داؤد

مبارک وہ تحسین حسن مصوّر

مبارک بیان رسول مبشر

مکرم محرم مشرف مطہر

بزرگ با حرمت بلند پاک



# سر مبارک

وہ راسِ مبلدک و سرکار کا سر جو سرد و جہاں کے سروں کا ہے سرور

وہ سر جس پہ قربان امت کا ہر سر  
معظم مکرم <sup>بڑا</sup> <sup>بزرگ</sup> <sup>شاندار</sup> <sup>قابل فخر</sup> <sup>مفخر</sup>  
فصل علیہ وبارک وسلم

وہ سر ناز گیتی وہ سر فخر عالم  
وہ سر سرد وری جس سے ہے خود مفتخر

سر شاندار و بزرگ و مطہر  
معظم مقلس <sup>غامہ والا</sup> <sup>ٹوپی والا</sup> <sup>قناع والا</sup> <sup>بڑا</sup> <sup>مکبر</sup>  
فصل علیہ وبارک وسلم

سر مفتخر جس کی عظمت کے آگے  
سلاطین عالم نے بھی خم کئے سر

وہ سر جو وجاہت میں تھا سب سے اعلیٰ  
جو سر حسن میں اپنے تھا معتدل تر  
فصل علیہ وبارک وسلم

لے زر قانی نے فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ  
آقائے نامدار جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اعتدال  
کے ساتھ بڑا تھا۔



# موئے مبارک

وہ موئے مبارک و گیسوئے مشکین سرِ پاک کے بال تھے کتنے بہتر

چمک دار کالے حسین اور نرالے

نہ اَجْعَدُ نہ اَسْبِطُ مُعْفًى مُقَصِّرُ

گھونگھریلے - سیدھے بڑھا ہونے چھٹا ہونے

فصل علیہ وبارک وسلم

کبھی کان کی نو سے اوپر معلق لٹکتے کبھی نیچے کانوں سے آکر

کبھی پاک مونڈھوں پہ لہراتے رہتے

مَطْوَلُ مُلَمَّمُ مُجَمَّمُ مَوْفَرُ

لانجے - ملتمہ وکام جہ وک و فرہ وک

فصل علیہ وبارک وسلم

جوشانہ کشی پر تو بن جاتے سیدھے مگر جب سنورتے تو پھلوں کا منظر

غرض ان کی خوبی ہے باہریاں سے

مُلَمَّعٌ مُمَسَّطٌ مُعَنْبَرٌ مُعَطَّرُ

چمکدار سنوار ہوا عنبر جیسے خوشبودار

فصل علیہ وبارک وسلم

اے بخاری شریف میں حضرت انسؓ نے اور دلائل النبوة میں حافظ ابو نعیم نے موئے مبارک کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضورؐ کے بال نہ زیادہ گھونگھریلے تھے نہ بالکل سیدھے، نہ اینٹھے ہوئے نہ بالکل سیدھے، جب آپؐ کنگھی فرماتے ریگستان کے راستہ کی طرح اور جب کنگھی سے اس کو سنوارتے تو حلقہ گیر ہو کر انگوٹھیوں کے چھلے کی طرح ہو جاتے یعنی گھونگھریلے ہو جاتے۔ جمہ، وفرہ، اور لمہ کی توضیح ہے - جمہ - وہ بال جو کندھوں تک آویں، وفرہ - وہ بال جو کانوں کی لو تک آویں، لمہ - وہ بال جو کندھوں تک آکر لہرائے،



# پیشانی مبارک

نجل دیکھ کر جس کو خود بدر انور

وہ مہتاب پارہ جبین مبارک

مُشَرَّفٌ مُوقَّدٌ مُزَهَّرٌ مُنَوَّرٌ

بلند - دکھتا ہوا - گلاب جیسا - روشن

وہ یا صبح کا جیسے روشن ستارہ

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ سرکار تھے صاحب لون ازہر

حسن ابن حضرت علی خود ہیں راوی

مَوْسَعٌ مُوَضَّعٌ مُسَرَّجٌ مُقَمَّرٌ

کثادہ - واضح - چمکدار - چاند ک طرح

جبین مبارک تھی صاف اور چوڑی

فصل علیہ وبارک وسلم

تو سیمائے سیمیں کا ہوتا یہ منظر

اگر آپ ہوتے مخاطب کسی سے

چمکدار پیشانی

کہیں لوگ جس کو سراج منور

... شجرہ

کہ جیسے چراغ ایک ہو جگمگاتا

فصل علیہ وبارک وسلم

اے زرقانی کی روایت کا ترجمہ ہے کہ حضور چوڑی اور صاف پیشانی والے تھے صحاح کہ

"الصلت" واضح پیشانی کو کہتے ہیں،

ابن ابی خيثمہ نے بیان کیا ہے کہ آپ بہت روشن پیشانی والے تھے۔

حضرت حسن ابن حضرت علی رضی اللہ عنہ ہے کہ حضور سرخ و سفید رنگت والے اور

چوڑی پیشانی والے تھے (شامل ترمذی)



# ابروئے مبارک

وہ ابرو شبیرِ لالِ دو روزہ کہ نقاشِ فطرت کا اک نقشِ عبقری  
عجب نرغون

بھویں قابِ قوسین کا اک نمونہ <sup>ترجہ</sup> <sup>بانگ</sup> <sup>علیحدہ</sup> <sup>پاک</sup> <sup>مؤدب</sup> <sup>معوّج</sup> <sup>مفروق</sup> <sup>مطہّر</sup>  
فصل علیہ وبارک وسلم

وہ قوسین باہم کماں دارِ عالم وہ حاجب کہ صدرِ شکِ خمائے خنجر  
پردہ

کماں دارِ بھرپور اور موہنی سی <sup>اَزَج</sup> <sup>اور</sup> <sup>اَسْبَح</sup> <sup>مفصل</sup> <sup>مطہّر</sup>  
کماندار بھرپور الگ پاک  
فصل علیہ وبارک وسلم

بوقتِ غضب درمیان جن کے گلے نظر آنے لگتی تھی اک رگ ابھر کر

وہ تھا جن کے مابین اک فاصلہ سا گھنے بال تھے جن کے اور معتدل تر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے ترمذی شریف میں ہند ابوہالۃؒ فرماتے ہیں کہ حضور کے ابروئے مبارک کماندار تھے،  
پورے اور ابھرے ہوئے تھے، دونوں کے درمیان فاصلہ تھا، ان دونوں کے بیچ میں ایک  
رگ تھی جسے غصہ ابھار دیتا تھا، یعنی وہ رگ نمایاں ہو جاتی تھی،



# مشرکانِ مبارک

وہ مشرکانِ محبوب کی دلستانی      قطاریں وہ پلکوں کی دل دار و دلبر

شعاعِ کرم جس سے آتی تھی چھنکے      کجیل و طویل "مہدبِ مطہر"  
سرگین      لابی      سیاہ پلک      پاک

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اشعارِ اُحد بے تعریف جن کی      جو تھیں باعثِ زینتِ چشمِ انور  
حسین      لابی پلکیں

وہ پلکیں جو تھیں مس میں اپنی یکتا      وہی خوبیاں جن کی اب بھی ہیں اشہر

فصل علیہ وبارک وسلم

حسین اور لابی نوکیلی رسیلی      جوڑہ جاتیں لوگوں کے دل میں اتر کر

عجب ان میں تھی قدرتی سرگینی      نہ دیکھی گئیں پھر پلک ان سے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ الانوار۔ صحیح روایتوں میں وارد ہے کہ آپ اوج العینیں احب الانوار تھے، اوج  
 اس شخص کو کہتے ہیں جس کی آنکھیں بہت سیاہ ہوں، اور احب اسکو جس کی پلکیں لمبی ہوں،  
 ورقہ کہتے ہیں کہ حضور اہل طویل الفرع اور کجیل النظر تھے، (الانوار)



# چشم مبارک

وہ سرچشمہ رشد چشم رسالت وہ آنکھیں قرارِ قلوب مکتہ

وہ عین مروت کہ محسوب آنکھیں مدّ عَجّ مَسْوَد مَبِيضُ فُحْمَرُ  
حسین سیاہی و آ، سیاہ - سفید - سرخی مائل  
فصل علیہ وبارک وسلم

جسے دیکھ کر دشمن دیں کا دل بھی بہ چشم زدن ہو ہی جاتا مسخرہ

وہ آنکھیں تھیں یار شک حوران عین تھیں مُشَفِّی مُشْکَلُ مُشْرِفٍ مُبَصَّرُ  
(بڑی آنکھوں والی حوریں) شفاف - سرخ و سفید - شہابی - بینا  
فصل علیہ وبارک وسلم

سفیدی میں شامل لطیف ایک سرخی پھران میں حسین لال ڈوروں کا منظر

وہ جس طرح کچھ پھلیاں سرخ باہم کلیلیں کریں صاف چشم کے اندر  
فصل علیہ وبارک وسلم

لے ترجمہ بابت چشم مبارک -

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور سرگین آنکھوں والے تھے، دوسری حدیث میں ہے کہ حضور کی آنکھوں میں قدرتی سفیدی و سیاہی شامل تھی اور حضور کی پلکیں لمبی تھیں، ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اشکل العینین تھے اور شکلہ یہی ہے کہ آنکھوں کی سفیدی میں حسین سرخی شامل ہو،

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور شرب العینین تھے، یعنی حضور کی سفیدی چشم میں سرخ ڈوروں کی طرح باریک رگیں تھیں، اسی کو شکلہ کہتے ہیں،  
(المنتقى في سيرة المصطفى)



# گوشِ مبارک

وَمِشْنَاعِ احْسَنِ وَگوشِ مبارک وہ تھے کان یا رشکِ صد کان گوہر

وہ گوشِ نبیؐ، سَامِعِ وَحِیِّ مُوحِیْ مَکْمَلٌ، مُتَمِّمٌ، مُسَمِّعٌ، مُوقِّرٌ  
کامل - پورے - باعث

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ کان اشنائے پیامِ الہی وہ مضربِ وحدت کے تاروں کے محور

خدا جن کو فرمائے اذُنَانِ اَحْیَرِ مَکْرَمٌ، مَعْظَمٌ، مَسْلَمٌ، مُطَهَّرٌ  
پاک - با عظمت - مکمل - پاک

فصل علیہ وبارک وسلم

وہی کان جو خلقۂ تھے مکمل یہ حسبِ روایاتِ ابنِ عساکر

وہی کان سُن لیتے جو ایسی باتیں سُنائی نہ دیتیں جو اوروں کو اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

ترجمہ :- بابت گوشِ مبارک -

ابن عساکر حضرت ابوہریرہؓ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کان کامل و مکمل تھے،

نیز اللہ تعالیٰ نے حضور کے گوشِ مبارک کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے

کہ رسول کے کان تمھاری بھلائی کے لئے ہیں، (قرآن مجید)



# بینی مبارک

وہ بینی پاکیزہ و نور افزا ،،،،، وہ الف میں شمع روشن سے نور  
خوبصورت ناک

وہی ناک ہے جس سے ناموس عالم وہ اقنی اشم و مشرق منور  
نرم اور بلند - معتدل بلند - اونچی . روشن

فصل علیہ وبارک وسلم

ہے ابن ابی ہالہ سے جس میں مرو کہ بینی پاکیزہ تھی معتدل تر

نہ جو دیکھتا غور سے الف بنوی سمجھتا اشم الف اظہر وہ اکثر  
معتدل ناک

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ بینی بلندی میں جو معتدل تھی طوالت جسامت میں تھی جو تھیں تر

وہی جس پہ اک نور تھا جلوہ فرما نگاہوں کا عشاق کی تھا جو محور ،،

فصل علیہ وبارک وسلم

لے ترجمہ بابت بینی مبارک -

ہند ابی ہالہ فرماتے ہیں کہ آپ کی ناک مبارک لمبی پتلی اور اعتدال کے ساتھ بلند  
تھی، اس پر ایک مخصوص نورانیت چھائی رہتی تھی، جو شخص غور سے دیکھتا وہ آپ کو اشم سمجھتا  
(ترمذی شریف)

اقنی القرنین - اس شخص کو کہتے ہیں جس کی ناک لمبی ہو، نرم حصہ باریک اور وسطی حصہ  
قد بے بلند ہو،

اشم اسکو کہتے ہیں جسکی ناک کا اوپری حصہ برابر ہو اور نرم حصہ پر کسی قدر بلندی پائی جائے،



# رخسار مبارک

وہ رخسارِ تاباں کہ شمشیرِ دفشاں وہ عارض کہ آئینہ مہرِ انور

وہ رخسار تھے مصحفِ حق کے پرتو، محسنِ مسہلِ مبرقِ منور  
حسین - کم گوشت والے - چمکدار - روشن

فصل علیہ وبارک وسلم

وہی حُسن ہے جن کا مشہور عالم جو تھے وجہِ صدرِ شکِ بدرِ منور  
چودہویں کا چاند

وہ رخسار ہموار اور ہلکے پھلکے عذارِ نبی جو سبک اور برابر  
رخسار

فصل علیہ وبارک وسلم

جو آئینہ تھے حقِ نمائی کے گویا، بے چشمِ اصحابِ محبوبِ اکبر

جو اللہ کے خود سنوارے ہوئے تھے بنایا تھا جن کو خدا نے حسین تر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے ترجمہ بابت حدیثِ رخسارِ مبارک

وصافِ پیغمبرِ حضرت ہند ابن ابی ہالہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار انور سبک، حسین، اور جمیل و روشن تھے، بہت زیادہ پر گوشت نہیں تھے بلکہ اعتدال کے ساتھ کم گوشت والے تھے (ترمذی شریف)



# لب مبارک

وہ لب ہائے شیریں کہ قندِ مکرر  
وہ شفتین صد رشک برگِ گل تر

دونوں لب

وہ لب رشک صد موجِ نسیم و کوثر  
مَلَطَفٌ - مُؤَدِّدٌ مُفَسِّرٌ مُفَسَّرٌ

لطیف - گلاب جیسے - تفسیر کنندہ - تفسیر شدہ

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ ہونٹ آپ کے حُسن و خوبی میں یکتا  
و لب جن کے دونوں کنارے حسین تر

وہی پاک لب جس سے پھیلے جہاں میں  
علومِ معارف کے چشمے اُبل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہی لب جو تھے انتخابِ زمانہ  
جو تھے دونوں عالم کے ہونٹوں سے بہتر

وہی مشغلہ جن کا ذکرِ خدا تھا  
وہی خوبیاں جن کی ہیں حد سے بڑھ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے ترجمہ بابت حوالہ لب مبارک -

زرقانی کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لب ہائے مبارک خدا کے تمام بندوں سے حسین تر واقع ہوئے تھے، اور آپ لبوں کے کناروں کے لحاظ سے بھی سب سے زیادہ صین معلوم ہوتے تھے، یعنی حضور اکرم کے لب مبارک انتہائی خوبصورت اور اسی طرح لب کے دونوں کنارے بھی حسن و لطافت کے سرچشمہ تھے، (زرقانی)



# دندان مبارک

سنایائے اسنانِ سر دارِ عالم وہ پر کار قدرت کے منظوم گوہر

وہ دندانِ فدا جن پہ لعل و جواہر  
مَنْصَدٌ مُشَبَّبٌ مُفْلِحٌ مُطَهَّرٌ  
بروئے ہوئے - انار دانہ جیسے - کشادہ - پاک

فصل علیہ وبارک وسلم

بوقت تکلم وہ نوریں شعائیں  
تبسم میں ان کا وہ گل ریز منظر

صحابہ کو حاصل تھا دیدارِ جن کا  
مُضَوٌّ مُبَرَّقٌ مُسَرَّجٌ مُنَوَّرٌ  
روشن چمکیے تابان نورانی

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ دُودانت جو اگلے اور اوپری تھے ،  
کہ تھا جن میں اک فاصلہ معتدل تر

وہ تھے آبدار ایسے اور لتے روشن  
کہ اک برق سی کوندتی رہتی جن پر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ ترجمہ احادیث بابت دندان مبارک — ۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "فلج الثنین" تھے ، یعنی حضور کے دونوں اگلے بالائی دانتوں کے درمیان کشادگی تھی

جب آپ گفتگو فرماتے تو دونوں دانتوں کے درمیان ایک نورانی شعاع دکھائی دیتی ،  
۲۔ بیہقی کی ایک روایت ہے کہ حضور کے دانت جب ہنستے وقت ظاہر ہوتے تو ان سے بجلی جیسی چمک

نظر آتی ،

۳۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور کے دانتوں میں فلج تھا اور فلج ثنابائے مبارک کے

ناہین فاصلہ کو کہا جاتا ہے ، اور یہ صفتِ ممدوحہ ہے (نسیم الرباض)

۴۔ زرقانی فرماتے ہیں کہ آپ کے دندان مبارک میں آب و تاب اور رونق تھی ،



# زبان مبارک

زبان مبارک کی معجز بیانی .... و تفسیر قرآن و حکمت کا مصدر

وہ فرمانِ ناطق لسانِ حمید  
مُبَیِّنٌ مُّصَدِّقٌ مُّفَصِّلٌ مُّقَدِّرٌ

واضح - تصدیق شدہ - با تفصیل - با انداز

فصل علیہ و بآرک وسلم

وَمَا يَنْطِقُ<sup>۱</sup> ہے صفت جس زبان کی جسے وَخَمِي كُنتَا ہے قرآن کھل کر

وہی جو زبان بولتی حکم رب سے جو خاموش رہتی تو منشائے حق پر

فصل علیہ و بآرک وسلم

ہر اک گفتگو جس کی صاف اور سیدھی ہر اک جملہ واضح مفصل ٹھہر کر

کچھ ایسی وضاحت تھی نطق نبی میں کہ محفوظ کر لیتے اصحاب سُن کر

فصل علیہ و بآرک وسلم

۱۔ ترجمہ بابت زبان مبارک - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور کی گفتگو تم لوگوں کی طرح لگتا اور جلد بازی کے ساتھ نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ اس کا ہر لفظ صاف - شستہ اور مضمون ایک دوسرے سے ممتاز و علیحدہ ہوتا تھا، آپ کے فریب بیٹھنے والے آپ کی گفتگو اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے تھے۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکثر اوقات خاموش رہتے تھے اور بلا ضرورت کلام نہ فرماتے الفاظ صاف صاف اور جملے جامع ہوتے، آپ فضول گو نہ تھے (شمائل ترمذی)

۲۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنْ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا دَمِيٌّ بِوَحْيٍ - حضور کی تمام گفتگو وحی ربانی ہوتی ہے



# دہن مبارک

وہ منہ تھا کہ احکام شاہی کا منظر

دہن آپ کا رشکِ فردوسِ غنی

مَحْسَنٌ مِّنْظَفٌ ضَلِيعٌ وَمُطَهَّرٌ  
حسین پاک فراخ طاہر

وہ قم جس کے دونوں کنارے ہیں تھے

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اشراق و سعت میں تھا معتدل تر

وہی منہ جو تھا حسن و خوبی میں یکتا

لَطِيفٌ وَ سَلِيعٌ وَ حَسِینٌ وَ عَجَبٌ تَر  
سب کشادہ خوبصورت نرے

وہ الطَّفُّهُمْ خَتْمٌ قَمِ کَا مَوْنَه

فصل علیہ وبارک وسلم

بتائے کوئی حسن ان کا تو کیونکر

دہن اور لبوں کی صفت کیا بیاں ہو

تو پھر کیوں نہ ہو سارے عالم سے بہتر

دہاں جب وہ ٹھہرا حبیب خدا کا

فصل علیہ وبارک وسلم

لے دارمی کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم "و سلیع الفم" تھے، یعنی حضور کے دہن مبارک کی جابی تنگ نہ تھی۔ اور آپ لبوں کے حسن میں یکتا اور اسکے کناروں کے اعتبار سے تمام سالوں میں حسین تر و لطیف تر واقع ہوئے تھے، (دارمی)



# لعاب دہن مبارک

لعاب دہن کی صفت کیا بیان ہو      گواہی میں جس کی ہوتا رنج خلیبر

شفا جس سے پا جائیں عینین حیدر      مَفْح مَرَّحٌ وَ مَجَّوَجٌ وَ اَطْهَرٌ  
فرحت بخش - روح افزا - کنوئیں میں ڈالا ہوا

وہ شیریں و شیریں کن شور آبی -      فصل علیہ و بارک وسلم  
جو محقاہر اسرار صا اکثر

وہ خوشبو کہ جس سے جل مشک خالص      مُفَاخٌ مُمَدِّحٌ مُطِيبٌ مُطَهَّرٌ  
فصل علیہ و بارک وسلم خوشبو پھیلانے والا - مدوح - پاک - طاہر

وہی جس کی کٹی میں یہ معجزہ تقا      کہ جب وہ پڑی شور کنوئیں کے اندر  
کھاری

تو شیریں ہوا مستقل اس کا پانی      لگی پھیلنے خوشبوئے مشک اذ فر  
فصل علیہ و بارک وسلم

لے فتح الباری کی روایت ہے کہ حضور کی خدمت میں ایک ڈول کھاری پانی کا لایا گیا، آپ نے اس پانی سے  
ایک گلی منہ میں لیکر اس ڈول میں ڈال دی، وہ پانی کھاری کنوئیں میں ڈال دیا گیا جس کے اثر سے  
کنوئیں کا پانی شیریں ہو گیا اور اس سے مشک جیسی خوشبو آنے لگی،

دوسری روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آشوب چشم کی شفا کا واقعہ درج ہے،  
تیسری روایت میں حضرت ابو بکرؓ کو جب غار حرا میں سانپ نے ڈسا تھا، تب آپ نے

اپنا لعاب دہن لگا دیا جس سے سانپ کا زہر جاتا رہا تھا۔ (فتح الباری)



# شارب مبارک پاک مونچھیں

وہ مونچھیں کہ جو ہر تھیں مراد انگی کا وہ مونچھیں کہ ہر بال تقا جن کا اطر

وہ شارب جو قصو الشوارب کی منظر  
معدّل منظف مسوّی مقصّر  
مونچھیں کتر داؤ  
معنّدل - پاک برابر - کتری ہوئی

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ مونچھیں جو مشروب میں تر نہ ہوں  
جو مونچھیں لب پاک سے رہیں اوپر  
پینے کی چیزیں

منڈاتے جنھیں یا کترواتے حضرت  
مزیّن مخلّق مقصّر مطہّر  
آراستہ - منڈی ہوئی - کتری ہوئی - پاک  
فصل علیہ وبارک وسلم

ٹپکتے نہ جن سے غرور و تکبر  
تواضع کا تھیں اک نمونہ جو یکسر

نہ تھی جن میں بوئے رعونت ذرا بھی  
ہوئی شان رحمت کی جن سے اجاگر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی طرف اشارہ ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ قصو الشوارب  
واعفوا للی - یعنی مونچھیں کتر داؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ -



# ریش مبارک (داڑھی اظہر)

وہ گلدستہ عرش ریش مبارک عرش پنا گاہ جبریل اشہر

وہی جس کا ہر بال تقا تار رحمت مکتٰ مُزینِ حُلّٰی مُصَدِّر

فصل علیہ وبارک وسلم

گھنی گول۔ آراستہ خوبصورت نظر جس سے آتا تھا پُر صدر اظہر  
سینہ پاک

وہ تھی اس طرح زینت صدر نبوی کہ جس طرح سینے پہ ہو کوئی زیور  
سینہ پاک

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ داڑھی جواک مشیت سے کم نہ ہوتی کبھی بڑھ کے کچھ اور ہوتی سوا تر

وہ تفسیر و اعفوا للہی پاک داڑھی پکے جن میں تھے سترہ بال گن کر  
داڑھی بڑھاؤ

فصل علیہ وبارک وسلم

اے صحیح روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک گھنی اور بھرپور تھی، جس سے  
سینہ اظہر بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا،

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور کی داڑھی میں صرف سترہ بال پکے ہوئے تھے



# روئے النورۃ چہرہ مبارک

وہ اس جان کو نین کا روئے زیبا فوبصورت چہرہ  
وہ چہرہ حسین تر نہ اطلول نہ ادور نہ لمبا نہ گول

وہ تھا وجہ انور کہ حسن مقطر چمکدار  
مُجَلِّی - مُجَلِّی - مُنَوَّر - مُبَدَّر آراستہ روشن بدر جیسا  
فصل علیہ وبارک وسلم

شفاء الصدور عباد الہی چمکدار  
وہ نور علی نور کا ٹھیک منظر

ومصباح مشکوۃ شہکار فطرت چمکدار  
مُشْرِق - مُضَوَّر - مُحَسَّن - مُقَمَّر روشن حسین چاند سا  
فصل علیہ وبارک وسلم

ہے شاہد حسن بن علیؑ کی روایت چمکدار  
کہ سرکار بارعب تھے اور حسین تر

چمکتا تھا روئے مبارک ہمیشہ چمکدار  
چمکتا ہے جس طرح بدر منور چود ہویں کا چاند  
فصل علیہ وبارک وسلم

ترجمہ بابت روئے النور -

اے حضرت ہند ابن ابی ہالہ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکرؓ نے الگ الگ حضور اکرمؐ کے چہرہ کی تعریف فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضور کا چہرہ مبارک حلقہ قمر کی طرح حسین اور روشن تھا،

۲۔ یعنی جس کے دیدار سے خدا کے نیک بندوں کے دلوں کو صحت و فرحت حاصل ہوتی تھی،  
۳۔ یعنی جو خدائے تعالیٰ کی بہترین صنائی پر بمنزلہ ایک روشن چراغ کے تھے،  
(معاون مرتب)



# گردن مبارک

وہ گردن تھی یا وجہ فخرِ دو عالم ہوئی شانِ اسلام جس سے منفرد

عشق وہ کہ تھا حسنِ جس کا مسلم <sup>تسلیم شدہ</sup> مَصَوِّغٌ وَ سَاطِعٌ مُرْفَعٌ مُنَوَّرٌ  
فصلِ علیہ وبارک و سلم <sup>ڈھلی ہوئی</sup> دراز بلند روشن

وہ رقبۂ بلند و حسین شاد والی جہاں سرنگوں سر فرازانِ اشہر <sup>گردن</sup>

وہ ہے جس کی تمثیل اَبْرَاقِ فِصْنَةٍ جو تھی حسن میں جَیْدٌ دُمِیدٌ سے بڑھ کر  
چاند کی صراحی فصلِ علیہ وبارک و سلم گڑیئے کی گردن

بلند اتنی اور ایسی رخشاں درخشاں صراحی ہو چاندی کی جیسے مُنَوَّرٌ

جو تھی حسن میں ایسی شفاف و روشن کہ ہو جیسے گڑیئے کی گردن حسین تر  
فصلِ علیہ وبارک و سلم

لے حوالہ بابت گردن شریف۔

مواہبِ محمدیہ نام کی کتاب جو شاملِ ترمذی کا ترجمہ اور شرح ہے، کے مصنف سلیمان جمل سے  
یوں روایت ہے کہ حضور کی گردن گویا کسی حسین گڑیئے کی گردن تھی، خوبصورت اور چاندی جیسی،  
ایک دوسری حدیث میں یوں ہے کہ آپ کی گردن مبارک چاندی کی صراحی جیسی حسین اور لمبی تھی،  
(المتقی)



# منکبین شریفینؑ

کنڈھے مبارک

وہ منکب جو تھے شاہزادوں کے مرکب

وہ مرواح حسنینؑ اکبر و اصغر

مُعَلّٰی، مُقَدَّسٌ، ضَخِیمٌ وُ مُشَعَّرٌ

سواری

وہ کانڈھے جو تھے حاملِ بارِ امت

فصلِ علیہ وبارک و سلمؑ - پاک - شاندار - بال والے

وہ مونڈھے ضماندارِ بارِ امانت

مُفَصَّلٌ، مُبَعَّدٌ، مُقَوّی، مُکَبَّرٌ

وہی درمیان جنکے اک فاصلہ تھا

فصلِ علیہ وبارک و سلمؑ - دور - قوی - بڑے

کَتِفٌ وہ جو اکثافِ عالم سے برتر

وہ مونڈھے جو تھے حسن و قوت میں یکتا

جوتھے آپؐ کے حسن و قوت کے منظر

جوتھے بال والے حسین اور نرالے

فصلِ علیہ وبارک و سلمؑ .

حوالہ بابۃ منکبین شریفین -

۱۔ حضرت براء ابن عازفؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتدل قد والے

تھے، اور آپؐ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان فاصلہ یعنی دوری تھی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ کے مونڈھے اور سینہ شریف کے اوپری حصے

بال دار تھے،

۲۔ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما حضور اقدس کے مونڈھے پر اکثر سواری فرماتے تھے،



# عضدین مبارک بازوئے مبارک

نہ پوچھو صفت بازوؤں کی نبی کے بھرے جن میں تھے حسنِ ملت کے جوہر

وہ بازو جنابِ حبیبِ خدا کے حَسِينٌ وَجَمِيلٌ وَقَوِيٌّ مُشْعَرٌ  
نوبھوتِ حییٰ قوی بال دالے

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ بازو کہ ہے جن کی قوت مسلم وہ بازو کہ ہے حسنِ جن کا مشہور

وہ بازو کہ ہے شانِ اسلام جن سے وہی فاتحِ مکہ و بدر و خیبر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ بازو صحابہ کو تھی جن سے قوت وہ بازو کہ ہے ناز امت کو جس پر

وہی جن کا لوہا سر کا نہ نے مانا پڑھا کلمہ جس دم انھیں آزماسا کہ

فصلِ علیہ وبارک وسلم

حوالہ بابت بازوئے مبارک۔

اے زرقانی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ لمبے جوڑے اور موٹے تھے،

سے دیکھو بیان قوت جسمانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم (صفحہ ۳۴۱)



# ابطین مبارک (بغلیں مبارک)

وہ حضرت کے ابطین براق و ابض وہ بغلیں نہال نور حق جنکے اندر

مصدق مشقی مبیض معطر <sup>جمکدار و سفید</sup> وہ زیر کتف نور کا اک د فینہ <sup>صاف</sup> فصل علیہ وبارک وسلم <sup>شفاف سفید خوشبودار</sup> <sup>مونڈھا</sup>

صحیحین میں صاف ہے یہ روایت جناب انسؓ کہتے ہیں جس میں کھلکر

کہ خود میں نے دیکھی سفیدی بغل کی دعا میں جب اٹھتے تھے دستانِ اطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ بغلیں جو تھیں بوئے خوش کا خرنیہ روایت ہے بزارؓ کی دال جس پر

کہ جب آپؐ مجھ سے معالقی ہوئے تھے رواں تھا بغل سے پسینہ معطر <sup>بغل گیر ہونا</sup> فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ کو دعائیں کرتے وقت دیکھا تو حضورؐ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی، بزارؓ بنی خرش کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے مجھ سے معالقی فرمایا تو حضورؐ کا پسینہ مجھ پر بہا جو مشک کی خوشبو سے بسا ہوا تھا، (بخاری مسلم)



# یدین شریفین (دست مبارکین)

وہ ایدی اکرم کہ حسن مجسم.. وہ تھے ہاتھ یا دستِ قدرت کے پیکر

وہ بخشندہ دولت ہر دو عالم بَسِیْطٌ وَمُطَوِّلٌ مُشْرِفٌ مُخْتَارٌ

فصل علیہ وبارک وسلم کشادہ لائے با عزت سخی

بیاں کیسے ہو ایسے ہاتھوں کی خوشبو کہ چھو جائیں جو ہاتھ بچوں کے سر پر

تو ہو جائیں سران کے پورے بلدیں مَعْرِفٌ مُمَيِّزٌ مُشَخَّصٌ مُطَهَّرٌ

شر فصل علیہ وبارک وسلم شہور - ممتاز - مستثنیٰ - پاک

وہی رمی تھی جس کی رمی الہی جو تھے آیتِ اذْذَرَمِیْتُ کے منظر

کنکری مارنا

بہت معتدل جس میں اک فرہی تھی جو ادو کریم و قوی و حسین تر...

فصل علیہ وبارک وسلم

اے زرقانی سے روایت ہے کہ حضور اکرم لمبے چوڑے - موٹے ہاتھوں والے تھے، ربیع بنت خضر

کہتی ہیں کہ جب میں نے ایک طباق کھجور اور نرم نرم روئیں دار لکڑیاں حضور کو تحفہ دینے گئی تو

بدلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے بھر کر زیور یا سونا دیا تھا جو سخاوت کی

کی دلیل ہے، (شامل ترمذی ص ۱۰۲) بعض بچوں پر حضور اپنا دست مبارک رکھ دیتے وہ

اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لیا جاتا تھا، (شامل ترمذی ص ۱۰۲)



# راختین مبارکین<sup>۱</sup>

(ہتھیلیاں اظہر)

کف دست حضرت کہ صدر شک دیا ہتھیلی کی خوشبو کہ شرماے عنبہ

وہ راحتہ جو تھی مخزنِ روح و راحت <sup>ریشم سے زیادہ نرم کپڑا</sup> حَرِّمٌ وَ نَعِیمٌ وَ سَلِیْعٌ ، مُعْطَرٌ

فصل علیہ وبارک وسلم سخی - نرم - کشادہ - خوشبودار

روایت میں ہے یہ صفت صاف مروی کف دست نبوی تھی ایسی معطر

کہ جس طرح عطار کی وہ ہتھیلی لگا ہو کوئی عطر عمدہ سا جس پر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہے یوں ہی روایت جناب انس رضی اللہ عنہ کی کہ تھی نرم ایسی کف دست اظہر

کہ میں نے کبھی زندگی میں نہ دیکھا کوئی نرم ریشم جو ہو اس سے بڑھکر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ بخاری شریف میں ابن بطلال فرماتے ہیں کہ حضور کی ہتھیلیاں پر گوشت تھیں نہایت نرم - تھیں  
۲۔ مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق حضور کی ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ ملائم اور نرم  
۳۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور کی ہتھیلیاں مشک کی طرح خوشبودار تھیں ، خواہ ان میں  
عطر لگا ہو یا نہ لگا ہو ،



# اصابع یدین (انگلیاں مبارک)

وہ پاک انگلیاں خاتم الانبیاء کی جو تھیں باعث زینت دستِ اطہر

اصابع کہ صد غیرت شاخ طوبیٰ مَطْوَلٌ - مُمَدَّدٌ - مُعَدَّلٌ مُعَبَّرٌ

فصلِ علیہ وبارک وسلم لابی دراز معذل خوشبودار

اصابع جولانی تھیں اور خوبصورت وہ قصبانِ فِضّہ حسین و سبک تر

شکن اور سلوٹ سے تھیں جو مُبرّا انگلیاں نقرّی شاخیں گماں ہوتا چاندی کی شاخوں کا جن پر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی جلد تھی جن کی صاف اور چمکی جو آتیں نظر مستقیم - و برابر

وہ انگشت دستِ نبی کیا بتاؤں کہ تھیں کس قدر خوشنما اور حسین تر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

اے بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کی صفات بیان ہوئی ہیں،



# صدرِ مبارک (د سینه مبارک)

وہ فخرِ رسالت کا صدرِ صدارت وہ آئینہ پر توئے حق کا منظر،،،،

وہ سینہ کہ گنجینہ علم و عرفاں مُشْرِحُ مُشَبِّحُ مُعَرِّضُ مُطَهِّرُ

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ ندِ یمن جن پر نہ تھے بال مطلق وہی سطح جس کی شکم کے برابر

وہ سینہ کشادہ، فراخ اور چوڑا جو انساں کے ہر ایک سینہ سے بہتر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی درمیان جن کے خط بال والا جو اترا تھا تا ناف سینہ سے چل کر

وہ خطِ حسین سینہ مصطفیٰ کا وہ حُسنِ بشر کا عجب ایک منظر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

حوالہ سینہ مبارک - ترمذی شریف کی ایک روایت ہے کہ حضور اکرم چوڑے سینہ والے تھے پیٹ اور سینہ کی سطح برابر تھی، سینہ کے بالائی حصہ سے ناف تک جسم شریف بالوں کی ایک خوبصورت لکیر کے ذریعہ ملا ہوا تھا، چھاتیاں بالوں سے خالی تھیں (ترمذی)؟

دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "طول الشَّربہ" تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ بالوں کا ایک باریک خط سینہ سے لیکر ناف تک مسلسل شاخ کی طرح ملا ہوا چلا آیا تھا، (المواہب اللحمیۃ)



# بطن مبارک (شکم مبارک)

وہ بطن نبی حاملِ رزقِ اطہر بہ نانِ شعیر و بہ رشکِ من عَفَر

وہی پیٹ ہے حسنِ مشہور جس کا جو کی روٹی زعفرانی پلاؤ

مفاض و مستوی معدل مطہر فصل علیہ وبارک وسلم برابر معتدل پاک

شکم جس کو مرزوقِ لاہوت کیئے ہو یطعمنی ربی کا تھا ایک مظهر

جو عالم بالاسے مخصوص روزی پائے مجھ کو میرا رب کھلاتا ہے فراخی و وسعت میں جو معتدل تھا جو تھا سطحِ سینہ کے بالکل برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہی نورِ حق سے جو معمور رہتا جو آسودہ ہوتا بہ رزقِ مطہر

شکم تھا جو صوم و صالی کا عادی پئے درسِ امت بندھے جن پہ پتھر

متواتر روزے فصل علیہ وبارک وسلم امت کو سبق دینے کیلئے

۱۔ ترمذی شریف کی ایک روایت ہے کہ حضور اکرم کے سینہ اور شکم مبارک کی سطح برابر تھی۔ (ترمذی شریف)

۲۔ دوسری روایت میں ترمذی اور دوسرے محدثین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک اعتدال کے ساتھ وسیع اور برابر تھا (ترمذی شریف وغیرہ)



# ظہر مبارک پشت مبارک پیٹھ مبارک

وہ ظہر مبارک وہ پشتِ پیٹھ  
وہی پیٹھ ہیں خوبیاں جسکی اشہر

وہ حضرت کی پشتِ حسین اللہ اللہ  
مُصَفِّی وَفَحَّتُوْمَ الطِّفِّ وَاطْهَرُ

صاف مہروالی زیادہ لطیف پاک  
فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ تھی پیٹھ یا کوئی چاندی کی سل تھی  
وہ چاندی نکھر جائے جو اور دھل کر

وہ شفاف پشتِ مبارک نبی کی...  
ڈھلی جیسے چاندی ہو سانچے کے اندر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی جس پہ تھی ثبوتِ مہرِ نبوت  
وہی پشتِ مذکور قرآن کے اندر

وہی و زُرْد جس کا خدا نے ہٹایا  
کہ ہے انْقَضَ ظَهْرُكَ دال جس پر

جس نے آپ کی پیٹھ توڑ دی تھی

فصلِ علیہ وبارک وسلم

بوجہ

حوالہ پشتِ مبارک - ترجمہ

۱۔ ایک صحابی کا بیان ہے کہ عمرہ جعرانہ میں حضور کی پشت مبارک میں نے دیکھی تو گویا

وہ سانچے میں ڈھلی ہوئی چاندی تھی (فتح الباری ج-۶)

۲۔ اشارہ الی قولہ تعالیٰ - وَضَعْنَا عَنْكَ زِجْرَكَ الَّذِي..... (القرآن)



# مہر نبوت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے

وہ مہر نبوت کہ طغرائے قدرت  
پر قدرتی مہر تھی

تلوں اور بالوں کا وہ ایک گچھا  
قدرتی مونو گرام

منعم مطیت مطہر معبر  
ثریا ستاروں کا ہار

فصل علیہ وبارک وسلم نرم خوشبو پاک عجیب تر

وہی جس کو سائب رضی کی آنکھوں نے دیکھا  
جو مابین مونڈھوں کے رہتا جاگر

کہ رشیم کے پھندے سی تھی شکل جس کی  
جو تھا نرم اور خوبصورت معطر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہی مہر جو حسب توضیح مسلم  
تلوں اور بالوں کی تھی ایک پیکر

وہ یا جیسے ہواک کبوتر کا انڈا  
کہ ہوں چند خال حسیں جسکے اوپر

فصل علیہ وبارک وسلم تل

ترجمہ حوالہ مہر نبوت :- امام بخاری و امام مسلم دونوں حضرات سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے بیان کیا ہے کہ میں ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا تھا تو میں نے خاتم نبوت کو حضور کے دونوں مونڈھوں کے درمیان دیکھا جو مسہری کے پھندے کی طرح معلوم ہوتی تھی، دوسری روایت مسلم کی ہے کہ حضور کے مونڈھے کے کنارے تلوں کا مجموعہ تھا جو دیکھنے میں مہاسے معلوم ہوتے تھے، امام بیہقی اور امام ترمذی وغیرہ نے بھی اس طرح کے دوسرے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ (معاون مرتب)



# ستر مبارک

اعضائے پوشیدہ

بہ زیر شکم تا سریں اور رُکبہ وہ اعضائے محرم وہ ستر پیمبر

بیٹ کو لھے گھٹنے وہ اعضائے محصور عفت کے ضامن

مَعْفٌ وَ مَنْظَفٌ مُکَمَّلٌ مُطَهَّرٌ

روکے ہوئے۔ پاکدامنی فصل علیہ وبارک وسلم پاک دامن سترے پورے پاک

کسے تاب دیدار ستر نبی کی..... کہ بتلائے کوئی صفت اس کی لکھ کر

وہ کیسے تھے اور کتنے تھے خوبصورت بس اللہ ہے اس کا اَکَلَمُ وَاخْبَرُ

زیادہ جاننے والا

فصل علیہ وبارک وسلم

سیر کی روایات ہیں صاف شاہد کہ خود عائشہ محرم رازِ سرور

یہ فرما رہی ہیں کہ ڈالی نہ میں نے کبھی اک نظر سوئے ستر پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

شمالی ترمذی ص ۱۳۹ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے غایت

شرم و حیا کی وجہ سے کبھی آپ کے ستر مبارک کی جانب نظر بھی نہ ڈالی،

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور شرم و حیا میں کنواری پردہ دار لڑکیوں

سے بھی زیادہ بڑھے ہوئے تھے، اسلئے بے پردگی کا گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

(معاون مرتب)



# ساقین شریفین (پنڈلیاں)

وہ ساقین براق و ابیص نبی کی وہ پنڈلی حسیں تر دکھاؤں تو کیونکر

پنڈلیاں چمکدار اور گوری  
حسیں پنڈلیاں انکی بس یوں سمجھ لو  
حَمِيشٌ وَمَدَقٌ مُلَطَّفٌ مُحَمَّدٌ

فصل علیہ و بارک وسلم بھرتی - دقیق موٹی - لطیف - براق

وہ پنڈلی جو تھی حسن و خوبی میں یکتا لطافت میں اپنی جو تھی سب سے بڑھکر

جو بھرتی میں تھی بس نظر آپ اپنی جو قوت میں ہر ساق سے تھی قوی تر

فصل علیہ و بارک وسلم

جو ساقین حسب حدیث سراقہ نظر آتیں اس درجہ خوشتر و انور

کہ ہوں جیسے گلابھے درخت تمر کے نہایت ہی شفاف و بید سبک تر

درخت کھجور کے تنے کی طرح فصل علیہ و بارک وسلم

اے حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ حضور کی پنڈلیوں میں ”حموشہ“ یعنی باریکی اور لطافت تھی جیسا کہ تمام اعضائے پاک معتدل تھے،

ابن اسحاق کے نزدیک سراقہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ انھوں نے فرمایا جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساق مبارک دیکھی تو مثل کھجور کے درخت کے گلابھے کی طرح چمکدار اور براق تھی (فتح الباری)



# قدین شریفین<sup>۱</sup>

وہ قدین حضرت کے اللہ اکبر کہ ہے جن پہ قربان امت کا ہر سر

جو ہر انس و جن کے قدم سے مقدس خَمِیصٌ وُھَمِیْسٌ مُحَسِّنٌ مُوقَرٌ

فصلِ علیہ وبارک وسلم <sup>گہرے تلوے والے - برابر توں والے حسین - باغرت</sup>

وہ تھے جن کے تلوے جوانی میں گہرے کھولت میں جو ہو گئے تھے برابر

وہی پشت پا جن کی صاف اور چکنی لَطِیْفٌ وُضَخِیْمٌ وُملِیْنٌ مُطَهَّرٌ

فصلِ علیہ وبارک وسلم <sup>ادھیر عمر - سبک - برگوشت - نرم - پاک</sup>

بتایا جنہیں ابن ہالہ نے خنصاں ، کہا ابو ہریرہ نے جس کو برابر

روایات دونوں ہی تھیں جن <sup>گہرے</sup> صادق <sup>ایک صحابی</sup> جوانی میں اول بڑھاپے میں دگیر

فصلِ علیہ وبارک وسلم <sup>پہلی روایت دوسری روایت</sup>

ترجمہ حوالہ قدین شریفین :-

۱۔ حضرت عبداللہ ابن بریدہ ابن حبیب اسلمی روایات ہے کہ آپ کے قدین تمام

انسانوں کے قدموں سے زیادہ حسین تھے ،

۲۔ ابن ہالہ نے کہا آپ کے تلوے میں گہرائی تھی ، انھوں نے حضور کو شروع سے دیکھا

تھا جو آپ کے پرورش کردہ تھے ۔ اور ابو ہریرہ جب غزوہ خیبر <sup>۳</sup> میں تشریف لائے تھے تب

آپ نے حضور اکرم کے تلووں کو دیکھا تو بھرے ہوئے تھے اسکی تطبیق یوں ہے کہ جوانی میں جسم اقدس

بھرے ہوئے نہیں تھے مگر بعد میں برگوشت ہو گئے تھے ، (زرقانی شرح مواہب)



# عقبین مبارکین<sup>۱</sup>

ایٹریاں مبارکین

سبک ایٹریاں ان کی سمجھاؤں کیسے جو تھیں عمر بھر حاملِ جسمِ اطہر

وہ ایٹری تھی یا کوئی چاندی کی گھڑی مَصَوِّغٌ وَمَنْحُوشٌ الطَّفُّ مَطَهَّرٌ

فصلِ علیہ وبارک وسلم  
ڈھلی ہوئی - کم گوشت والی - لطیف نازک - پاک

وہ ایٹریاں جن کی سبکی کے باعث مبارک قدم تیز پڑتے زمیں پر

وہ ایٹری جو تھی حسن میں اپنے لیتا جو قوت میں تھی آپ ہی اپنی ہمسر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی ایٹریاں رشکِ عقبینِ انسان صفت جن کی منہوش آئی ہے لکھکر

انسانوں کی ایٹریاں رشک کرتی تھیں

میرا سر ہو قربان ان ایٹریوں پر جو تھیں پاک و برتر حسیں و سبک

فصلِ علیہ وبارک وسلم

۱ ترجمہ بابت عقبین۔

کئی راویوں کے حوالہ سے شعبہ بن سماک بن حرب نے کہا کہ سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم تھے۔ اشکل العینین اور منہوش العقب تھے جس کے معنی ہیں آپ اعتدال کے ساتھ بڑے منہ والے بڑی آنکھوں والے اور سبک ایٹری والے تھے، (شمائل ترمذی)



# انگشتہا مبارک

پیر کی انگلیاں

وہ تصویر انگشت پائے پمیدر جسے ذکر فرماتیں میمونہ اکثر

وہ ”سبابہ“ اطول ترین اصابع

مُطَوَّلٌ مُعَدَّلٌ مُمَيَّزٌ مُطَهَّرٌ

کلمہ کی انگلی بقیہ انگلیوں سے زیادہ لمبی فصل علیہ وبارک وسلم لابی - معتدل - ممتاز - پاک

وہی جن کی انگشتہائے مبارک درازی میں اور انگلیوں سے تھیں بڑھکر

وہی جن کی ہیں میمونہ ایک راوی کہ بھولیں نہ دو انگلیاں زندگی بھر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہا جن کی بابت یہ ابن حجر نے کہ یہ بات بھی پائے اقدس کے اندر

مگر آپ کے ہاتھ کی انگلیوں کو ” بتاتے ہیں راوی کہ تھیں معتدل تر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے حوالہ انگشتہائے مبارک -

احمد و الطبرانی کی روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت کرم رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کے دونوں پائے مبارک کی ایک انگلی ”سبابہ“ دیگر انگلیوں سے لمبی تھیں،

حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ یہ بات صرف حضور کے پاؤں کی انگلیوں میں تھی ہاتھ میں

نہیں، (معاون مرتب)



# قد و قامت مبارک

وہ قد غیرت سر و شمشاد و بالا وہ قامت جو دنیا کی قامت سے برتر

خوبصورت درختوں کے نام

قد معتدل معنی فرد کامل حسین و موسیٰ معتدل مظہر

فصل علیہ و بارک وسلم خوبصورت - متوسط - معتدل - پاک

وہ قد جو نہ لانا تھا حد سے زیادہ نہ اس درجہ نانا کہیں جس کو اقصر

سب سے چھوٹا

حسین اس قدر جس پہ قربان ہر قد نہ اطلول نہ اقصر - موسیٰ مقدار

فصل علیہ و بارک وسلم لمبا - نانا - اوسط - باندار

جو چلنے میں تھا ہم خراموں سے اعلیٰ جو تھا بیٹھ کر ہم نشینوں سے برتر

جو صنائیٰ حق کا تھا اک نمونہ جسے دیکھ کر کہتے اللہ اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

لے حوالہ بابت قد و قامت مبارک :-

مؤطا امام مالک نے فرمایا ہے کہ حضور نہ بہت دراز قد تھے نہ پست قد بلکہ معتدل قد والے تھے،

ترمذی شریف میں بھی بتلایا گیا ہے کہ حضور کا قد نہایت معتدل تھا،

(معان مرتب)



# کرا دیں مبارک (ہڈیوں کے جوڑ)

عظامِ پیید کے جوڑوں کا نقشہ

کھنچے کیسے قرطاس ابیض کے اوپر

ضَخِیم و فَخِیم و مُعَظَّم و مُکَبَّر

کرا دیں اطمینان اور نرالی

فصلِ علیہ و بارک و سلم

”جلیل المشاش“ آئی ہے شان جن کی

”فَخِیمُ الْکَرادِیس“ صادق ہے جن پر

وہی تھے سرے جن کے حسبِ روائت

بہت معتدل، شاندار و حسین تر

فصلِ علیہ و بارک و سلم

عظم جن عظامِ مبارک کے ایسے

حسین، خوبصورت، لطیف و سبک تر

کہ خود جن کو صنّاعِ فطرت نے گویا

فصلِ علیہ و بارک و سلم

لے حوالہ بابت کرا دیں مبارک :-

حضور کی ہڈیوں کے جوڑ کے متعلق ایک لمبی حدیث میں ہے کہ آپ کی ہڈیوں کے جوڑ نہایت

اعتدال کے ساتھ بڑے تھے،

حضرت امام حسن ابن علیؑ نے فرمایا ہے کہ حضور کی ہڈیوں کے سرے ضَخِیم یعنی بڑے

اور شاندار تھے، (شامل ترمذی)



# جلد مبارک

بہن کے چہرے

وہ اس جلد ناظم کی اللہ رے نرمی

کہ شرمائے جس سے حریر مشجر

فقیہ دو عالم <sup>نرم جلد</sup> حسین و مورو

منعم <sup>عقدہ ریشم</sup> ملین مطیب معطر

بے مثال خوبصورت <sup>گلابی</sup> فصل علیہ وبارک وسلم

تو کھل جائیں اوصاف جلد مطہر

روایت جو ہو یاد ابن جبل کی

خود ابن جبل تھے ردیف ہمید

وہ جب اک سفر میں کبھی اتفاقاً

فصل علیہ وبارک وسلم

تو کہتے ہیں میں نے کوئی نرم شے بھی

نہ پائی کبھی جلد اطہر سے بڑھکر

وہ کیسی حسین جلد تھی یا الہی

مرے جان و دل دونوں اس پر بچاؤ

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حوالہ بابت جلد مبارک :-

معاذ ابن جبل سے مروی ہے کہ حضور نے کسی سفر میں انھیں سواری پر اپنے پیچھے

بٹھالیا تھا تو کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد مبارک سے زیادہ

نرم اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوئی۔ (ابتسار الازہار)



# لونِ نورانیؑ درنگت مبارک

وہ رنگ آپ کا نورِ شمعِ تجلی،، وہ صد غیرتِ حسن گلہائے عبہر

وہ مجموعہٴ حسنِ رنگِ دو عالم <sup>عالم رنگین کا جوہر</sup> مَبِیضُ - مُورَدُ - مُلَحُ <sup>حین پھول</sup> مُحَمَّدُ  
فصلِ علیہ وبارک وسلم <sup>سفید گلابی</sup> مِلَحُ <sup>مائل بہ سرخی</sup>

وہ تلخیصِ لونِ جہانِ مُلَوْنِ وہ تلمیحِ لمعاتِ کونینِ عبقر

جو تھا باعثِ نازشِ لعل و گوہر <sup>عالم رنگین کے رنگوں کا جوڑ</sup> مُصَفًی مُشَفًی - مُلَمَعُ <sup>دو عالم عجیب</sup> مُزَهَّرُ  
فصلِ علیہ وبارک وسلم <sup>چمکدار پھول جیسا</sup> شَفَا

وہ جس طرح حلِ شگرف و ماندہ ہوا، تناسب بھی جنکے رہیں معتدل تر

وہ رنگت تھی بس انتخابِ دو گیتی <sup>دونوں جہاں</sup> نَہ اَبِیضُ نَہ اُمُتَقُ نَہ اَدَمُ نَہ اَسْمَرُ  
فصلِ علیہ وبارک وسلم <sup>سفید - کالے</sup> سَانُوے گندی

حوالہ بابت لونِ مبارک۔

اے احادیث و سیر کی روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کا رنگ سپیدی و سرخی ملا ہوا تھا، اور آپ نہایت خوبصورت اور پر نور دیکھ پڑتے تھے،

(فداہِ روحی)



# پسینہ اطہر

وہ عطر مدینہ کہ ان کا پسینہ ۛ عرق دیکھ کر جس کو گوہر بھی ششدر

لا الیٰ خندان وہ درہائے غلطان <sup>پسینہ</sup> مُصَنَّفِ مَدَوِّنِ مَزْعَفَرِ مَعْنَبَرِ  
 ہنستے ہوئے موتی فصل علیہ وبارک وسلم گول زعفرانی عنبری

وہ افروزوں کن خوشبوئے مشک و عنبر وہ جس کا ہر اک قطرہ عطروں کا جوہر

لگاتے جسے دہنوں کو سجا کے مُصَنَّفِ مَرْوَحِ مُشَمَّمِ مَعْطَرِ  
 فصل علیہ وبارک وسلم ساشا - رادت بخش - خوشبودار - عطر جیسا

صحیحین میں ہے روایت انسؓ کی وہ خود جس میں فرما رہے ہیں یہ کھلکر

کہ میں نے نہ سونگھا کوئی مشک و عنبر جو خوشبو میں ہو جسم نبوی سے بڑھکر  
 فصل علیہ وبارک وسلم

لہ حوالہ بابت پسینہ اطہر۔

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور کا پسینہ اتنا  
 خوشبودار تھا کہ مشک و عنبر کی خوشبو اسکے سامنے ہیچ تھی،

عورتیں آپ کے پسینہ کو جمع کر کے عطر کی جگہ دہنوں کو لگاتی تھیں۔ وغیرہ  
 (فراح روحی و امی و ابی)



حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ملبوسا کا بیان

## عمامة مبارک

سرپاک کے وہ مبارک عمامے جو آتے نظر فرق اقدس پہ اکثر

وہ عمامے صدر شک تاج شہی تھے <sup>پیشانی</sup> مُسَدَّسٌ مُسَبَّعٌ مُسَوَّدٌ وَ اخْضَرُّ

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ عمامے تعداد میں تین عدد تھے نہ تھے جن کے طول و عرض بھی برابر

کوئی چٹہ کوئی ساٹ گز کوئی بارہ <sup>۱۲</sup> جو تھے اپنی رنگت میں بھی مختلف تھے

فصل علیہ وبارک وسلم

روایت یہ جابر کی بتلا رہی ہے کہ جب فتح مکہ میں آئے پمیر

تو اس وقت محازیب راس مبارک سیاہ رنگ کا ایک عمامہ خوشتر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب حضور داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک

پر سیاہ رنگ کا عمامہ بندھا ہوا تھا

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ آپ کے عمامہ کی لمبائی کبھی چھ ہاتھ اور کبھی سات اور کبھی بارہ ہاتھ کی ہوتی تھی

(معاون مرتب)



# کلاہ مبارک ٹوپی

وہ ٹوپی تھی یا فخر تاجِ سلاطین جہاں سرنگوں شان کسریٰ قیصر

کلبہ تھی وہ یا ظلِ فضل الہی <sup>شاہانِ عجم</sup> مُبَارَکْ، مُکَرَّمْ، مُدَوَّرْ، مُطَهَّرْ

فصلِ علیہ وبارک وسلم بکت والی - بزرگ - گول - پاک

پہنتے جسے آپ زیرِ غمامہ جو ہوتی بناوٹ میں اکثر مُدَوَّرْ

جو رہتی تھی اس مبارک سے ملحق نہ ہوتی بلندی میں جو حد سے باہر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

روایات میں حسبِ ارشادِ نبوی یہ ہے فرقِ مسلم و کافر کے اندر

کہ ہو زیرِ غمامہ مسلم کے ٹوپی بغیر اسکے رکھتی ہے جب قوم دیگر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

اے معتبر روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ٹوپی رکھتا اور کبھی بغیر ٹوپی کے بھی غمامہ باندھتے تھے،

(معاون مرتب)



د ٹوپی یا صافہ کو تیل سے بچانے والا کپڑہ ۷

## قناعِ مبارک

وہ زیرِ عمامہ قناعِ مبارک      ذراہِ نظافت پیمبر کے سر پر،

اسے دیکھتے آپ تو بول اٹھتے      مَزِیَّتٌ مَدَّھَنٌ مَعَطَّرٌ مَطْهَرٌ

زمینوں کے تیل والا      روغنی ۔ خوشبودار ۔ پاک  
فصلِ علیہ وبارک وسلم

جو زیرِ کلاہِ مبارک بھی رہتا      اثر جس پہ روغن کا ہوتا تھا اکثر

اسے آیت رکھتے اسی مصلحت سے      کہ آثارِ روغن نہ آئیں کلمہ پر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وصافے کلاہیں قناعِ مبارک      جو بنتے تھے ملبوس راسِ مطہر

وہ کپڑے بھی ہوتے تھے خوش بخت      جنہیں بخش دیتے شرف خود پیمبر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

اے شاملِ ترمذی میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے عمامہ کے نیچے اکثر یہ کپڑہ استعمال فرماتے تھے، جو تیل جذب کرتے کرتے روغن فروش  
کے کپڑہ جیسا معلوم ہوا کرتا تھا، (شاملِ ترمذی)

(معاون مرتب)



# قمیصِ کُرتہ مبارک

وہ پاکیزہ کرتے حبیبِ خدا کے جنہیں آپ محبوب رکھتے تھے اکثر

وہ اکثر سفید اور شفاف ہوتے مَبِیْضٌ مُصَفًّی مُقَدَّسٌ مُطَهَّرٌ

فصل علیہ وبارک وسلم سفید - صاف - پاک - طاہر

لطافت تھی اس درجہ محبوبِ خاطر کہ اُمت کو ارشادِ نبوی ہے کھلکر

کہ رکھو لباس و کفن اپنے اَبِیَضُ کہ یہ رنگ ہے سب سے اَطِیْبُ اطہر

فصل سفید علیہ وبارک وسلم پاک و طاہر

وہ تنگ آستینیں کلائی کی حد تک چھپے رہتے تھے جس میں دستانِ اطہر

وہ جباتِ رومی وہ حلے یمانی جنہیں زیبِ تن آپ فرماتے اکثر

روم کے بنے جیتے - بین کج بنے جلتے فصل علیہ وبارک وسلم

اے شاملِ ترمذی کے روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کمرے زیادہ پسند تھا، آپ کے کمرے کی آستین کلائیوں تک اور تنگ ہوتی تھی، اور آپ سفید رنگ پسند فرماتے تھے، (معاون مرتب)



# ازارِ مبارک (لنگی مبارک)

وہ زیرِ قمیص آپ کی پاک لنگی کمر سے وہ تاساق ثوبِ مونس

پنڈی تہ بند بنایا ہوا کپڑہ

مُصَفّی مُنَظَّف مُسْتَر مُسْتَر

وہ صدرِ شکِ عفتِ ازارِ مبارک

فصلِ علیہ وبارک وسلم - ستھرا - چھپانے والا - پوشیدہ

وہی جس کی حد آپ نے خود بتا دی کہ لنگی ہے تا عضلہ ساق بہتر

پنڈی کا سخت گوشت

مگر اس سے نیچے پہننا ہے منکر

نہ یہ ہو سکے گر تو کچھ اور اسفل

نیچے فصلِ علیہ وبارک وسلم

اس ارشاد سے ہو گیا ہے یہ ثابت کہ لنگی ہے مسنون ٹخنوں سے اوپر

پہنتے ہیں جو لوگ ٹخنوں سے نیچے وعید میں ہیں منقول حضرت سے ان پر

فصلِ علیہ وبارک وسلم سنا میں

اے شاملِ ترمذی کی روایتوں سے ثابت ہے کہ لنگی ٹخنوں سے اوپر اوپر باندھنا چاہیے اور ہم لوگوں کو اس کا ہمیشہ خیال رکھنا ضروری ہے،

(معاون مرتب)



# ردائے مبارک دینی چادر اطہر

وہ منزل پاک کی شانِ نزولت  
ردائے مبارک نبی کے جسد پر  
سورہ منزل شریف کی کبھی تھی یمن کی ،،،  
مبیتض فخط محمد جسم مطہر

فصل علیہ وبارک وسلم لکیر والی - سرخ - پاک

وہی حلقہ سرخ سفیان نے جس کو  
بتایا ہے تفسیر میں اپنی چادر  
وہی جس کے نیچے سے ساق مبارک  
نظر آ رہی تھی حسین و منور ،،،

پنڈلی فصل علیہ وبارک وسلم

براء ابن عاذب بھی راوی ہیں جس کے  
جہاں ان کا ارشاد ہے صاف کھل کر  
کہ میں نے نہ دیکھا حسین کوئی انسان  
کبھی سرخ حلقے میں حضرت سے بڑھ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے شامل ترمذی میں بیان کردہ روایات اشعار ہیں آگئے ہیں ، (معاذ مرصع)



# خفین مبارکین (موزے)

وہ خفین زیندرہ پائے اقدس وہ موزے جو تاج شہی سے بھی برتر

وہ دحیہ کا حدیہ نجاشی کا تحفہ وہ مذبوع مہدی مسود مظہر  
پاک منہ ہر یہ سیاہ ظاہر  
فصل علیہ وبارک وسلم

وہ دونوں سیاہ رنگ تھے اور سادے ملے تھے نجاشی سے جو تحفہ بن کر

وہ خفین ہوتے تھے جو زیب پا بھی وہی مسح فرماتے جس پر میمبہ  
فصل علیہ وبارک وسلم

علاوہ ازیں اور خفین بھی تھے جنہیں پیش فرمایا دحیہ نے لاکر

وہی جن کو حضرت نے پہنا یہاں تک کہ بوسیدہ معلوم ہوتے وہ پھٹکر  
فصل علیہ وبارک وسلم

اے ترجمہ احادیث بابت موزہ مبارکین۔

ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی بادشاہ حبش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو عدد سیاہ سادے موزے ہدیہ بھیجے تھے تو حضور نے انہیں پہنا، پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح فرمایا،

دحیہ نے دو موزے ہدیہ پیش کئے جس کو آپ نے پہنا، اس کے ساتھ ایک جبہ بھی تھا جس کو حضور نے یہاں تک پہنا کہ پرانے ہو کر پھٹ گئے تھے، (شامل ترمذی)



# نعلین مبارکین

نعالین اقدس کی شان اللہ اللہ، کہ تاج شہنشاہ بھی جن سے کم تر

قوالین والے شراکین والے <sup>مبارک جوتے</sup> مثنیٰ و محضوف. اجرد و اظہر  
دو تسمے والے دوہرے تسمے والے فصلِ علیہ وبارک وسلم <sup>دو تلمے والے</sup> <sup>پچھلے چڑے والے</sup> پاک

وہ جوتے جو مل جائیں۔ دوں انکو بوسے رکھوں دل میں آنکھوں سے اپنی لگا کر

تلمے جن کے محضوف و محراب والے تقاطع کی صورت میں دو تسمے اوپر  
دوہرے فصلِ علیہ وبارک وسلم <sup>صلیبی شکل</sup>

توسط سے جن کی ملی ہیں نجابتیں بدل جاتے ہیں جس سے ظالم کے تیور

یہ ادنیٰ آں پاک جوتوں کی برکت کہ ہوتی ہے ان سے زیارتِ مستتر  
فصلِ علیہ وبارک وسلم

شبہ نعلین



لے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور کے جوتوں میں دوہرے تسمے لگے تھے اسکے علاوہ  
شمال ترمذی وغیرہ میں بھی اسی طرح کی تفصیل آتی ہے



۵۸

**خاتم نبوی** (انگوٹھی مبارک)  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پاک جس سے مہر بھی لگائی جاتی تھی،

انگوٹھی وہ سردارِ کون و مکاں کی، خطوطِ مبارک جو کرتی مہمّز  
 نگینہ تھا منسوب اس کا حبش سے جو تھاتین سطروں کے اندر مُسَطَّر  
 فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ نقشِ محمد رسول اور اللہ وہ اسم و لقبِ نیچے اللہ اوپر

جو رہتی تھی دستِ یمنِ نبی میں جو تھی زینتِ دستِ خلفائے اکبر  
 فصلِ علیہ وبارک وسلم

مریج میں جو کہ کھوئی گئی تھی، کھلے جس کے کھوتے ہی فتنوں کے ہر در  
 جگہ کا نام

نبوت کے خاتم کی خاتم کا نقشہ مَفْضُ مَفْضُ مَنَقَشُ مَدَوَّرُ  
 چاندی والی نگینہ والی نقشہ دار گول  
 فصلِ علیہ وبارک وسلم

اے حضور کی انگوٹھی کے نگینہ میں تین سطروں میں اوپر اللہ، اس کے نیچے محمد اور اس کے نیچے

لقب رسول لکھا ہوا تھا، ایک بار یہ انگوٹھی گرم ہو گئی تھی تو کچھ لوگوں نے اسکو استعمال کر کے نئے فتنے پیدا کر دیئے تھے



# حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک کا بیان

وہ ان پاک ٹکڑوں کی شان اللہ اللہ جنہیں فخر حاصل تھا بننے کا بستر

کبھی ٹاٹ دوہرا کبھی کوئی چمڑا کھجوروں کے چھلکے تھے پر جنکے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

جسے حضرت حفصہ نے ایک شب میں بچھایا تھا کچھ چوتھا سا بنا کر

ہوا صبح کو جس پہ ارشادِ عالی کہ اس طرح کا اب بچھانا نہ بستر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہوئی اسکی نرمی کچھ اس طرح مانع نماز تہجد نہ آئی میسر

وہی بوہرا فخرِ قالین شاہی وہی تھا فرشِ جنابِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

ابو ترمدی شریف میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا اسکے اندر کھجوروں کے چھلکے بھرے ہوئے تھے،

حضرت حفصہؓ نے ایک رات حضورؐ کے بستر کو چار تہ کر کے بچھا دیا تھا تو حضورؐ نے آپؐ کو منع فرمایا کہ اب ایسا بستر نہ لگانا کیونکہ نماز تہجد قضا ہو گئی تھی،

اس سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ہم کو زیادہ آرام دہ بستر نہیں لگانا چاہئے،

(معاون مرتب)



# وسادِ مبارک (یعنی تکیہ مبارک)

وہ تکیہ جنابِ رسولِ خدا کا ،،، وہ حضرت کے سر کا وسادِ مظہر

غلاف اس کا چمڑے کا ہوتا عموماً تراش - درخت تمر جس کے اندر  
فصلِ علیہ وبارک وسلم کھجور کے درخت کے پھلکے

اسی پر سرِ پاک رکھتے تھے حضرت اسی پر لگاتے تھے ٹیک آپ اکثر

وہ تکیہ بھی تھا کتنی عظمت کا حامل جو رہتا ملا بس بہ آغوشِ اطمینان  
بڑائی فصلِ علیہ وبارک وسلم ملا ہوا - گود پاک سے

وہی جس کی جا بڑھنے کی ہے روایت کہ تھا تکیہ حضرت کا بر شق ایسے  
بایاں پہلو

وہی بوجِ حیفہ سے ہے جس میں مروی کہ کھانا نہیں خوب تکیہ لگا کر ،،،  
فصلِ علیہ وبارک وسلم (صحابی)

اے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ کا تکیہ مبارک چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے  
درخت کے پھلکے بھرے ہوئے تھے (مسلم شریف)  
حضور کا فرمان ہے کہ تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھانا چاہئے، اپنے بچوں کو بار بار بتلا دیجئے  
(معاون مرتب)



## تکیہ کے علاوہ - دوسری طرح حضور کا ٹیک لگانا

سوا تکیہ کے آپ نے زندگی میں سہارا لیا ہے کبھی اور جن پر ،،،

وہ فضل ابن عباس تھے اور اُسامہ (خادم خاص) روایت میں دو نام آتے ہیں اکثر  
حضور کے چچا زاد بھائی فصل علیہ وبارک وسلم

ہوا تھا وصال نبی جس مرض میں بندھی جس میں تھی زرد پٹی بھی سر پر

ہوا فضل سے جس میں ارشادِ نبوی میرے سر سے باندھو اسے خوب کس کر  
فصل علیہ وبارک وسلم

تو تعمیل ارشاد کے بعد حضرت زمیں سے اٹھے تھے انھیں کو پکڑ کر

اُسامہ پہ بھی اک سہارا لیا تھا اسی حال میں آپ نے بار دیگر  
فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضرت انسؓ اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ان لوگوں کا سہارا لیکر  
مسجد تک تشریف لائے اور غارِ پڑھائی تھی اور سر پر زرد پٹی بندھی تھی جس کو آپ نے  
اور کس کو باندھنے کو فرمایا تھا ، (ترمذی شریف)



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماکولات یعنی کھانے اور اسکے متعلقاً

## روٹیوں کا ذکر

اب ان روٹیوں کا بھی کچھ ذکر سن لو جو حضرت کو آتی تھیں اکثریت

وہ نان جویں بے پھنا جس کا آٹا<sup>۱</sup> نہ کھائی گئی جو چپاتی بن کر<sup>۲</sup> جو کی روٹی

فصل علیہ وبارک وسلم

نہ راج تھے جس وقت سوپ اور آ<sup>۳</sup> کہ جو صاف کرتے ہماری طرح پر

اُڑا دیتے بس مار کر پھونک تنکے بنا لیتے پھر جسکی روٹی پکا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہے ارشاد جس کے لئے عائشہؓ کا کہ آلِ محمد نے دو دن<sup>۴</sup> برابر

نہ پانی کبھی روٹیاں جو کی اتنی کہ کھا لیتے سب جس کو آسودہ ہو کر<sup>۵</sup>

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ ترمذی شریف صفحہ ۷۸ مطبوعہ سہارنپور

۷۹

۷۲

۸۰ - ۷۹

۷۳

۸۶

۷۴

۸۷

۷۵

۶۔ محدثین نے فرمایا ہے کہ شہنشاہ دو جہاں درس امت کیلئے شکم سیر ہو کر کبھی نہیں تناول فرماتے تھے،



حصنہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

## سالن کا ذکر

وہ سالن جناب رسول خدا کے  
کبھی گوشت بکری کا یا مرغیوں کا  
جھین نوش فرمایا کرتے اکثر  
بٹیریں کبھی ہوتیں سالن کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم  
کبھی روغن زیت یا سرکہ ہوتا  
کبھی کچھ کھجوریں، کدو، یا حقنہ  
کبھی شہد خالص کبھی کوئی حلوا  
کبھی کچھ ثرید و لحوم مشق  
فصل علیہ وبارک وسلم  
پرچہ ہائے گوشت

کبھی اتفاقات ایسے بھی ہوتے  
کہ کھاتے چھوہاروں سے روٹی ملا کر  
غرض تھے نہ حضرت تکلف عادی  
بلا عذر کھاتے جو آتا . . . بیسر  
فصل علیہ وبارک وسلم

ثرید :- ایک طرح کا عربی کھانا جو گوشت روٹی ملا کر بنتا ہے۔  
۱۔ شامل ترمذی شریف روایات مرقومہ ص ۸۱-۸۳-۸۴-۸۵ . وغیرہ



# حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا طریقہ

بوقت تناول وہ شانِ نبوت <sup>۱</sup> وہ پاس و لحاظِ یمین اور ایسر <sup>۲</sup> کھانے کے وقت وہ آداب کھانے کے ملحوظ رکھنا <sup>۳</sup> وہ قصدِ انشت <sup>۴</sup> تواضع بنا کر <sup>۵</sup>

فصل علیہ وبارک وسلم

تناول وہ تین انگلیوں کے سہارے <sup>۶</sup> وہ پھر انگلیاں چاٹنا منہ لگا کر <sup>۷</sup>

تکبر کی عادت سے بچنے کی خاطر <sup>۸</sup> نہ کھانا کبھی میز پر رزق لے کر <sup>۹</sup>

فصل علیہ وبارک وسلم

بڑے ظرف میں بے تکلف و کھانا <sup>۱۰</sup> نہ مثل عجم چھوٹے برتن میں رکھ کر <sup>۱۱</sup>

اگر چاہو تمثیل ..... اکل پیسہ <sup>۱۲</sup> تو دیکھو ”کَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ“ پڑھ کر <sup>۱۳</sup>

فصل علیہ وبارک وسلم

۱-۶ شامل ترمذی شریف مطبوعہ سہارنپور صفحات ۷۶-۷۷-۷۸-۷۹

۲-۷ یعنی میں غلاموں کی طرح کھاتا ہوں۔



کھانا کھانے کے وقت

## حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو فرمانا اور بسم اللہ کہنا

وہ ما قبل کھانے کے ہاتھوں کا دھونا پہلے  
وہ ما بعد تطہیرِ دستانِ اطہر بعد میں - دونوں ہاتھوں کا دھونا  
کبھی اکتفا دستِ شوئیدگی پر کبھی کھا کے کھانا وضو مسکرتے  
فصل علیہ وبارک وسلم دوبارہ وضو کرتے

## کلمات پڑھنا

وہ کلمات جو حضور کھانا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ارشاد فرماتے تھے

وہ قبل کھانے کے قسمیہ پڑھنا بسم اللہ پڑھنا  
وہ ما بعد تحمید و تثنیہ اکثر حمد کرنا ثناء پڑھنا  
وہ ارشاد الحمد لله حمداً وہ کلمات شکر خداوند اکبر  
اللہ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے فصل علیہ وبارک وسلم

شامل ترمذی میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو صاف فرماتے اور بسم اللہ شریف پڑھ کر کھانا تناول فرماتے تھے اور کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے۔ (شامل ترمذی ص ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹)



# حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کا طریقہ

وہ کیفیت شرب پیغمبرانہ  
نظر آتے تھے جس میں حکمت کے جوہر

کھڑے ہو کے پینا کبھی آب زمزم  
بہ حال قعود اور مشروب اکثر  
پینے کی چیزیں  
فصل علیہ وبارک وسلم

وہ تنبیہ پینے پہ اک دم میں پانی  
وہ دو تین وقفوں میں پینا ٹھہر کر  
ایک سانس

تنفس وہ ممنوع برتن کے اندر  
وہ ہر سانس برتن سے منہ کو ہٹا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

مشک سے وہ کیشہ کی اک بار پانی  
پیا تھا پیسہ نے جب منہ لگا کر

ادب سے وہ کیشہ کا فوراً ہی اٹھنا  
وہ رکھ لینا مشکیزہ کا منہ کتر کر...

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ شامل ترمذی صفحہ ۱۰۶ سے ۱۱۳ کی روایات کا ماحصل یہ ہے کہ

(۱) حضور آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرماتے تھے۔ مگر دوسری چیزیں پانی دودھ وغیرہ بیٹھ کر پیتے تھے

(۲) آپ نے ایک سانس میں پانی پینے کو منع فرمایا ہے، اور برتن کے اندر سانس لینا بھی منع فرمایا ہے

(۳) آپ خود تین سانس لے کر پانی وغیرہ پیتے تھے

ایک مرتبہ حضرت انسؓ کی والدہ مشکیزہ میں پانی لائیں تو آپ نے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا، تب حضرت کیشہ نے مشکیزہ کا منہ کتر کر تیر گا اپنے پاس رکھ لیا تھا،



حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر مشروبات کا ذکر مبارک

(پینے کی چیزیں)

اب اس پاک مشروب کا ہوبیا کیا؟ جو سکھلاوے آداب ایمن و ایسر

نبیذ و لبن آب شیریں و بارد تھے مشروب مرغوب طبع پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اظہار دستور ایمن فائمن بزرگوں کو ترجیح ہوں گر وہ ایسر

فقط دودھ پی کر وہ ارشاد زدنا وہ کچھ اور کھا کر تمنائے اخیر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ ۲۔ ۳۔ شامل ترمذی کے صفحہ ۱۰۵۔ ۱۰۶ میں تفصیل دی ہوئی ہے۔

چھوہارے۔ کھجور کشمس وغیرہ بھگو کر اس کا بے نشہ پانی نبیذ کہلاتا ہے،

حضور کو نبیذ۔ دودھ۔ بیٹھا ٹھنڈا پانی زیادہ پسند تھا۔ حضور پہلے دائیں طرف والوں

کو دیتے تھے، تب پھر بائیں طرف والوں کو۔ پھر پہلے بزرگوں کو، تب چھوٹوں کو۔

دودھ پینے کے بعد فرماتے "اے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ دیجئے۔ دیگر چیزیں کھا کر

اللہ کا شکر ادا فرماتے اور دعائیہ طور پر اور زیادہ کی دعائیں فرماتے،



حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

## مخصوص پیالوں کا ذکر

وہ فخرِ نبوت کے مخصوص پیالے وہ صدرِ شکِ جامِ جم وکے وقصیر

بنام سرِ یال و مُغِیْث و مُضِیْب گنایا جنہیں ابنِ قیم نے لکھ کر  
فصل علیہ و بارک وسلم

وہی جس کو ثابتِ رضی کی آنکھوں نے دیکھا جناب انس نے دکھایا جو لا کر  
مشہور صحابی

خرید لیا تھا جو ابنِ انس سے تبرک میں لاکھوں درہم کو دیکر  
درہم کی جمع

فصل علیہ و بارک وسلم

نَبِیْدٌ وَ لَبَنٌ اور عَسَل اور پانی یہ چیزیں پیاجس سے حضرت نے اکثر  
دودھ شد

اگر اس کی تصویر چاہو تو سُن لو مغلطہ - مضیت - محدّد - مطہر  
پتھر سے بندھا ہوا - لوہا لگایا ہوا - پاک  
فصل علیہ و بارک وسلم

نَبِیْدٌ :- کشمس چھوہارے وغیرہ پانی میں بھگو کر نشہ پیدا ہونے سے پہلے چھان کر پیتے تھے،



# حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھل کھانے کا بیان

تفکّہ جناب حبیب خدا کا پھل کھانا  
وہ میوے جو نوش آپ فرماتے اکثر

میں لکڑیاں خرپڑے تر بڑے تھے جنھیں کھاتے گلہے رطب سے ملا کر  
فصل علیہ وبارک وسلم تازہ خرما

وہ قِثَاءِ اَجْرٍ و سُرْغَبِ کا ہدیہ چھوٹی چھوٹی روئیں دار لکڑیاں  
جولائیں تھیں بنت مَعُوذِ اٹھا کر نام صحابیہ

ہو امر حمت جس کے بدلے میں انکو کف دست سونا کہ اتنا ہی زیور نہی بھر  
فصل علیہ وبارک وسلم

علاوہ ازیں آپ کو گلہے ماہے ملی ہیں فواکہ کی اقسام دیگر ، ، ، ،

غرض شاذ و نادر چکھا ہے نبی نے عِنَبُ اور تَفّاح و سُرْمَان لیکر  
فصل علیہ وبارک وسلم انگور - سیب - انار

لے راوی کو شک ہے کہ یہ تحفہ سونا تھا یا کوئی زیور تھا۔



# حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا طریقہ

وہ حضرت کا طرز قعود عا جزانہ  
جو اکثر نظر آتا مسجد کے اندر  
کبھی قُرُصَائی ... کبھی <sup>بیٹھنے کا طریقہ</sup> اِحْتِبَائِی  
جلوس مبارک کی تھی شان اکثر  
گوٹ مار کر بیٹھنا۔ سرین کے بل دونوں ہاتھوں  
سے گھٹنوں کو گھیر کر بیٹھنا  
وہ اک بار قیلہ کا مرعوب ہونا  
نظر آئے جب آپ مسجد کے اندر  
نشست آپ کی قُرُصَائی جو دیکھی  
گئیں کانپ خوفِ نبوت سے ڈر کر  
فصل علیہ وبارک وسلم  
کہا بہر تسکین "عورت سکوں کر"  
صحابہ نے حضرت کو جب یہ خبر دی  
یہ جملہ ہوا اس طرح کچھ مُسکِن  
کہ جاتا رہا دل سے عورت کے سب ڈر  
تسکین دینے والا  
فصل علیہ وبارک وسلم

تفصیل کے لئے دیکھئے شمائل ترمذی شریف ص ۲۵-۲۶-۲۷۔



حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیٹنے یا آرام فرمانے کا طریقہ

جناب پیغمبر کی راحت کا نقشہ بھی تھا کتنا پیارا حسین و عجب تر

تلاوت وہ آیات قرآن کی پہلے وہ پھر لیٹتے وقت اک خاص منظر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ سونے کا آغاز شوقِ یحییٰ سے وہ دستِ یحییٰ زیرِ رخسارِ اطہر

وہ پھر پڑھ کے مخصوص آیات قرآن تمام بدن پر حصارِ مسکر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے مسکرنے کا طریقہ

ہنسی حضرت خاتم الانبیاء کی تجاوز نہ کرتی تبسم سے اکثر

مگر ہاں کبھی ذکرِ نعمائے جنت جو فرماتے حضرت تو فرماتے ہنس کر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور سونے سے پہلے آیات قرآنی تلاوت فرماتے اور اپنے تمام بدن پر حصار کرتے، پھر دائیں کروٹ لیٹ جاتے تھے۔ اے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صرف مسکراتے تھے (بخاری شریف) سلم شریف میں آیا ہے کہ حضور مسجد نبوی میں صحابہ کرام کی جاہلیت کی باتیں سن کر مسکرا دیتے۔ جب جنت کی نعمتوں کا ذکر فرماتے تو ہنس کر فرماتے۔ شامل ترمذی ص ۳۸۔ ۳۹۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹ (معاون مرتب)



# گفتار مبارک

بلاغت خطابِ نبی کی نہ پوچھو“ وہ الفاظ کم اور معانی کے دفتر

ہر اک حرف واضح ہر اک لفظ بین صاف ہر اک جملہ تھا جس کا وحی مفسر (تفسیر شدہ وحی)

وہ انداز گفتار صاف اور شستہ فصل علیہ وبارک وسلم وہ طرز تکلم سنبھل کر ٹھہر کر

وہی گفتگو شانِ جس کی نرالی“ تنخاطب وہ ہیں جس کے اوصاف شہر

بلاغت میں تھا جو نظیر آپ اپنی فصاحت میں جس کا نہ تھا کوئی ہمسر فصل علیہ وبارک وسلم

وہ حسنِ کلامِ پیمبر، نہ پوچھو جسے حفظ کر لیتے اصحابِ سن کر فصل علیہ وبارک وسلم

اے حوالہ بابت گفتار مبارک۔ شامل ترمذی کی روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور کی گفتگو ٹھہر کر ہوتی تھی، ہر حرف ہر لفظ صاف صاف ہوتا تھا، اسکو سننے والے پوری طرح ذہن نشین فرما لیتے، ہر جملہ نہایت جامع اور پر معنی ہوتے تھے،



# رفتارِ مبارک

چلنے کا طریقہ

عجب شانِ رفتارِ صلی علی تھی      نظیر اسکی عالم میں بتلاؤں کیونکر

وہ جیسے کوئی عرش کا بسنے والا <sup>حضور مراد ہیں</sup>      اتر کر چلا آئے فرشِ زمین پر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ رفتارِ سرعت یہ قوتِ حمیدہ      بلندی سے پستی میں گویا اتر کر

وہ سرکارِ کون و مکاں تھے خراماں      کہ سر و خرامانِ جنتِ زمین پر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

جو رفتارِ تیز اتنی ہوتی کہ گویا      زمیں چل رہی ہو قدم سے لپٹ کر

بمشکل ہی اصحاب کو ساتھ ملتا      چلا کرتے جب بے تکلف پیمر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

لے حوالہ بابت رفتارِ مبارک -

ایک صحیح روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس جب راستہ چلنے تو قدرے جھک کر چلتے، دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا کہ گویا کسی بلندی سے اتر رہے ہیں،

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ چلتے تو نہایت قوت کے ساتھ زمین سے

قدم اٹھاتے،

حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ ہملوگ بڑی کوشش کے بعد آپ کا ساتھ پکڑ سکتے تھے، وغیرہ

(معاون مرتب)



# حضور کی قوت جسمانی

اگر دیکھنا چاہو قوت نبی کی      روایت سرکابہ کی دیکھو اٹھا کر

جو اک نامور پہلواں تھے عرب کے      لڑے جن سے دوبار کشتی پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

دیاجب انھیں دعوت حق نبی نے      یہی شرط کی تھی انھوں نے مقدر

کہ اسلام اس وقت لاؤنگا حضرت      کہ غالب جب آجائیں سرکار مجھ پر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ شرط ان کی منظور کر لی نبی نے      کیا ان کو چیت دم کے دم میں گرا کر

مگر محوئے حیرت بنے تھے سرکابہ      جو بھاری تھے تنہا ہزار آدمی پر

فصل علیہ وبارک وسلم

اٹھے اور پھر عرض کی یوں ادب سے      کہ اک بار اور آزمائیں گے لڑکر

دوبارہ بھی جب ہارے کشتی تو بولے      کہ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضرت رکابہ بولے ”میں اللہ پر ایمان لایا وہی سب سے بڑا ہے“



بتاؤں تمہیں راز اس معجزہ کا ۔ کہ جنت کے چالیس مردوں کے جوہر

خدا نے عنایت کئے تھے نبی کو جو رہتے تھے جسم پیمبر میں مضمر

فصل علیہ وبارک وسلم

رجال بہشتی کی قوت بھی سن لو کہ اک مرد ہوتا ہے تلو کے برابر

تو اس طرح تھی ایک ذات پیمبر چہل صد جوان ہارِ فی کے ہر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے بخاری شریف باب الشجاعت فی الحرب - (معاون مرتب)  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی طاقت و عظمت ہاشمی کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے  
قرآن مجید میں انبیاء کی مثالیں دی ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ کا عصا، حضرت طالوت کا  
جسم شریف۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکنا نہ سے مقابلہ جب ابتدائے  
اسلام میں حضورؐ نے تین بار ان کو پچھاڑ دیا تھا۔

پھر غزوات بدر و احد و حنین و خندق وغیرہ (سند ابن حنبل ج۔ ۱)

معاون مرتب



# حضرت حنوٰر کی صفت شجاعت

شجاعت جو پوچھو رسول خدا کی  
ملے گی مثال اس کی دنیا میں کم تر  
فتوحاتِ بدر و حنین اور مکہ  
یہ سب ہیں نبی کی شجاعت کے منظر

فصل علیہ وبارک وسلم

جنابِ علی شیر مرداں ہیں شاید  
جنہوں نے کئے سیکڑوں معرکے سر

کہ جب بدر میں زور کارن پڑا تھا  
تو ہم سب کی مامن تھی ذاتِ حمیمہ  
پناہ گاہ

فصل علیہ وبارک وسلم

بیانِ براء ابن عازب بھی دیکھو  
حنینی روایات میں ہے جو اکثر

کہ ہاں خوف سے بھاگ نکلے تھے سب  
مگر آپ ثابت قدم تھے وہیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اک واقعہ اور بھی یاد ہوگا  
کہ جس شب میں غل تھا مدینہ کے اندر

کہ کوئی غنیمت آج آکر کہیں سے  
نہ ہو حملہ آور دیارِ نبی پر

فصل علیہ وبارک وسلم



وہاں بھی سمجھی نوجوانوں سے پہلے نظر آتے بنوی شجاعت کے جوہر

شہنشاہ کون و مکاں جا کے تنہا لگا آئے بیرونِ شہر ایک چسکر

فصل علیہ وبارک وسلم  
اٹھے اور فوراً لیا ایک گھوڑا معاً بیٹھ کر کس لئے زین و بکتر

گئے اور سب پر خطر راہ دیکھی پیامِ اماں سب کو بخشا پلٹ کر  
فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شجاع نہیں دیکھا ،  
۲۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دوسرے لوگوں پر چار چیزوں  
میں فضیلت دی ہے ۔ سخاوت ۔ شجاعت ۔ قوت جسمانی اور مقابل پر غلبہ ۔  
۳۔ حنین کی جنگ میں حضور اپنی جگہ پر جمے رہے ۔ اور کفار کی طرف زمین کی خاک پھینک دی  
جس سے وہ اندھے ہو کر بھاگ گئے ۔

مسند ابن حنینؒ جلد اول ص ۱۲۶ و مسلم شریف عزوہ حنین ۔ بخاری شریف ۔  
باب الشجاعت فی الحرب ۔

معاون مرتب



# حضور کی شہ سوار کی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>

زمین پر نہ پوچھ ان کی شانِ سوار کی جو تھا شہ سوارِ براق آسماں پر

سوار آپ جس جانور پر بھی ہوتے وہ حضرت کی برکت سے ہو جاتا شہ

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اک مرتبہ اک صحابی کا گھوڑا نظر آ رہا تھا جو سُست اور لاغر

ہوئے پشت پر جب سوار آپ اسکی رواں ہو گیا باد سے بھی سوا تر

فصل علیہ وبارک وسلم

کبھی کوئی گھوڑا کبھی تیز گدھا کبھی اونٹ ہوتے کہ یا تیز خپہ

غرض شہ سوار کی تھی مرغوب خاطر سواری پہ ہوتے سوار آپ اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

نبی کی سواری کی تعداد کیا تھی؟ اگر آپ چاہیں تو بتلا دوں گے

وہ تھے تین<sup>۲</sup> عدد اونٹ اور ساکھوڑ<sup>۱</sup> عدد خچروں کی تھی چھ<sup>۶</sup> اور دو<sup>۲</sup> خمر

فصل علیہ وبارک وسلم

صحیح بخاری شریف باب الشجاعت فی الحرب ،



# حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آلاتِ حرب یعنی جنگی ہتھیار

وہ غزوات میں درسِ غازی کی طاقت  
پہن لینا حضرت کا مخصوص <sup>مغفّر</sup> <sub>لوہے کا خود</sub>

وہ خود مبارک وہ لوہے کی ٹوپی  
جو تھی فتح مکہ میں حضرت کے سر پر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ ذرا ہیں جو رکھتی ہیں حضرت سے نسبت  
عددان کے ہیں ساٹ مشہور و مخبر

وہ ذات الحواشی و تبراً و خرنق  
وہ ذات ابو شاح سفیدیہ اشعر

فصل علیہ وبارک وسلم

مسمی بہ ذات الفصول اور فصنہ  
اُحد میں جو تھیں زیب دوشِ مطہر

جو پہنی گئیں بہرِ تعلیم اُمت  
پے حکمِ خدا و خدا رکھ دالِ حسیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم  
پکڑو استعمال کرو۔ مگر احتیاط لازم ہے۔

سیوفِ پمیر کی تعداد نو تھیں  
کھلے شانِ اسلام کے جس سے جوہر

یہ تلواریں تھیں ایسے ہاتھوں کے اندر  
کہ جو ہاتھ مطلق نہ اٹھتے <sup>لہ</sup> <sub>دشمن</sub> عدو پر

فصل علیہ وبارک وسلم

لہ صرف اپنا بچاؤ کرنے کے لئے استعمال فرماتے تھے، (سبحان اللہ کیا شانِ ترجمہ تھی)

(معاون مرتب)



وہ قلعی، قضیب اور ماثور نامی وہ بتار اور ذوالفقار مفت

وہ چاندی کی تھیں جسکے قبضہ کی ٹوپی روایات میں جس کا ہے ذکر اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ تلواریں تھیں شہرہ آفاق عالم لرزاتے تھے ان سے سلاطین اٹھ

صحابہ نے بنوائی تھیں ان کی نقلیں برائے تبرک یکے بعد دیگر

فصل علیہ وبارک وسلم

کمانیں جو منسوب سرکار سے ہیں بتائیں ہیں پانچ اہل سیرت نے لک

ہیں مشہور بیضا و روجا و صفرا سواد اور سرور و اکتومر گ

فصل علیہ وبارک وسلم

بحوالہ سیرت حبیبہ بیان صلاح صفحہ ۳۲۹ میں پانچ کمانیں درج ہیں  
نیزے ڈھالیں اور جتے کے اشعار مسودے میں بھیگ کر خراب ہو گئے ہیں، اس  
درج نہیں ہو سکے۔ قارئین معاف فرمائیں (معاون مرتب)



# خوف الہی

وہ حضرت کے خوف الہی کا عالم... مرے جیسا عاصی بتائے تو کیونکر؟

مگر ہاں روایات کی روشنی میں دکھانا ہے کچھ آپ کو آج لکھ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ معلوم ہے آپ ختم الرسل تھے خدا نے بنایا تھا معصوم یکسر

مگر پھر بھی ثابت نہیں ہے کہیں سے کہ تا عمر حضرت ہنسے بھی تھے کھل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

احادیث میں صاف ہے ذکر اس کا یہ ارشاد فرما چکے ہیں پیغمبر

کہ ہوتے اگر تم مری طرح واقف تو آتی ہنسی کم مگر روتے اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

اگر ابر و طوفان کبھی دیکھ لیتے دعا مانگتے قبلہ رو آپ ہو کر

لگیں پوچھنے عائشہؓ جب نبیؐ کہ ہیں کیا وجوہات خوفِ پیغمبر

فصل علیہ وبارک وسلم



یہ فرمایا اے عائشہ کیا خبر ہے کہ ہو ہود کی قوم کا پیش منظر

کہا تھا عذاب الہی کو جس نے یہ بادل نکل جائے گا بس برس کر

فصل علیہ وبارک وسلم

پیمبر کو تھا اس قدر خوفِ موتی کہ روتے نوافل میں راتوں کو اکثر

کبھی شب میں اتنا قیام آپ کرتے کہ آتا نظر اک درم پشت پا پر

فصل علیہ وبارک وسلم

غرض آپ کے خوف و حشہ کا نقشہ حدودِ زبان و قلم سے ہے باہر

روایت میں ہے ذکرِ خوفِ خدا سے کسی لمحہ غافل نہ رہتے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

اے آندھی طوفانِ بادل، چاند گرہن، سورج گرہن وغیرہ کے اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوراً  
غازیں شروع فرماتے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امن و امان اور سلامتی کی دعائیں فرماتے تھے۔  
دسن بن ماجہ۔ بخاری شریف ترمذی ابو داؤد۔ معاون مرتب۔

---



# حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارک کا کچھ ذکر خیر

صفاتِ حمیدہ ہیں جتنے جہاں میں حبیبِ خدا سب کے تنہا تھے پیکر

ہیں اخلاقِ انساں کے جتنے بھی افضل ہو اپنے نہ کوئی بھی حضرت کا ہمسر

فصل علیہ وبارک وسلم  
وہ اخلاقِ علیاں بیاں ہونگے کیسے کہ تھا متصف جس سے خلقِ پیمبر

وہ خلقِ مجسم ..... بنی مکرم مخلوق بہ اخلاقِ خلاقِ اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم  
ان اخلاق کا ذکر ہے کیسے ممکن جس اخلاقِ حسنہ کے تھے آپ منظر

جن اخلاق کی ہے زمانہ میں شہرت مچی دھوم ہے جس کی دنیا کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم  
وہ تکمیل بخشدہ خلقِ اعظم وہی خلق ہے جس کا قرآن رہبر

وہ تتمیم فرمائے خلقِ مسکرم وہی اسوہ کونین میں ہے جو اشہر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے وہ مقدس ہستی جو خداوند قدوس کے اخلاق کے مطابق پیدا کی گئی تھی، لے وہ ذات برتر و بالا جو اعلیٰ اخلاق کو مکمل کرنے والی تھی۔ مختصر اعرض ہے کہ حضور کی زندگی سادہ تھی (باقی اگلے صفحہ پر)



وہ آیاتِ قرآن کا تالیٰ عالی  
تلاوت کرنے والا

وہ مومن دلوں کا مزگنی اکبر  
دلوں کو پاک کرنے والا

کتاب اور حکمت کا اعلیٰ معلم  
استاد

وہ مبعوثِ برحق رسولِ مبعوث  
بشارت کے ذریعہ آیا ہوا رسول

بشارت کے ذریعہ آیا ہوا رسول

فصل علیہ وبارک وسلم

بہ ہنگام آغاز ..... وحیِ الہی  
بنی جب ہوئے تھے ہر اس سال مضطر

جنابِ خدیجہ کے اقوال زریں  
ہیں خود شاہدِ حسنِ خلقِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو دیکھو بیاں حضرت عائشہ کا  
تو کھل جائیں اخلاقِ حضرت کے تم پر

جہاں صاف الفاظ میں ہے یہ مروی  
کہ قرآن تھا خلقِ ذاتِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

جب اک شخص نے عائشہ سے یہ پوچھا  
کہ تھا شغل کیا آپ کا گھر کے اندر

تو فرمایا گھر کے سبھی کام کرتے  
کبھی دیتے جھاڑو بھی خود ہی پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

(پچھلے صفحہ کا باقی) سادہ کھانا تھا، آدھا پیٹ کھاتے تھے، موٹا کپڑا پہنتے تھے، سادہ بستر پر آرام فرماتے، حالانکہ آپ کے پاس سب کچھ تھا مگر اللہ کی راہ میں لوگوں میں تقسیم فرما دیتے تھے، ۲۷ تلاوت کرنے والا، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن فرماتے تو سننے والوں پر ایک ایسا رعبِ خداوندی طاری ہو جاتا کہ لوگ کپکپا اٹھتے اور بالکل مسحور ہو جاتے، ان کے دل تمام تر پاک صاف ہو جاتے اور بے ساختہ آپ پر ایمان لاتے، سبحان اللہ (معاون مرتب) ۲۷ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ ۲۷۔۵



جناروں کی شرکت عیادت کی خاطر چلے جاتے تھے دور تک پیادہ چل کر

حضور اپنے نعلین خود ٹانگ لیتے پہن لیتے کپڑے بھی پیوند سل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ حد ہے غلاموں کی دعوت خوشی قبول آپ فرمالیا کرتے اکثر

غرض آپ کا خلق تھا خلق اعظم ہے تائید خود جس کی قرآن کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اقوال ہند ابن ہالہ کی دیکھو جو تھے مثل پروردہ ذات اطہر

تو پھر جاتے آنکھوں میں بالکل تمہاری پیمبر کے اخلاق کا حسن منظر،،،،،،،،،،

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ قول حسین ابن حضرت علی بھی ہے آئینہ حسن اخلاق اطہر

عرض ہو کہاں تک بیان خلق نبوی بھرے ہیں پڑے جس سے دفتر کے دفتر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیسا تھا، تو آپ نے فرمایا "حضور کا اخلاق قرآن عظیم کے مطابق تھا اے ایک صحابی جن کو حضور نے خود پالا تھا، اے حضور خود اپنے دست مبارک سے بہت سارے محنت و مشقت کے کام کئے ہیں، جسے خندق کھودنا، پتھر اٹھانا، قربانی کرنا، اسلام محنت کر کے ایمان داری سے روزی کمانے کی تاکید کرتا ہے بستی کا ہلی اور بھیگ مانگنے کو سختی سے منع کرتا ہے



# حضور کی تواضع

نبی کی تواضع بھی تھی بس نرالی کہاں تک دکھائے کوئی اس کا منظر

مگر پھر بھی چندے برائے ترک دکھاتے ہیں ہم آپ کو آج لکھ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

ذرا آئیے دیکھ لیں وہ روایت کہ جب اک سفر میں صحابہ نے مل کر

کیا قصد آج ایک بکری پکائیں کریں پیش جس کو بہ روئے پمید

فصل علیہ وبارک وسلم

تو ہر شخص نے کام اک ایک لے کر ، شروعات کر دی کیے بعد دیگر ،،،

خبر جب یہ حضرت کو پہونچی تو بولے کہ میں لکڑیاں لاؤں جنگل سے جا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

ادب سے ہوئے ملتجی یوں صحابہ کہ ہم لوگ سب کام کر لینگے مل کر

مگر تھا یہ ارشاد فخر و دو عالم کہ میں کیوں بنوں تم میں ممتاز و برتر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور اکرم اپنے کو دوسروں سے ممتاز کہلانا ناپسند فرماتے تھے، کیونکہ یہ غرور کی بات تھی، سب کے ساتھ مل کر  
کام کرنا زیادہ پسند فرماتے تھے، سبحان اللہ  
(معاون مرتب)



۱۲۷  
وہ اک شخص ملنے جب آیا نبی سے لڑتا تھا جو رعب بنوی سے تھر تھر

تو حضرت نے یوں اسکو تسکین بخشی کہ رہ مطمئن دیکھ کر مجھکومت ڈر

فصل علیہ وبارک وسلم

میں کوئی شہنشاہ بھی تو نہیں ہوا کہ تو خوف سے ہے ہراسان و مضطر

میری ماں تھی بس ایک عورت قرشی جو سوکھا ہوا گوشت کھاتی پکا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

صحابہ کے ساتھ آپ یو مل کے رہتے کہ اغیار پہچانتے بھی نہ اکثر

غرض تھا شعار آپ کا خاکساری نہ بنتے کبھی آپ ممتاز و برتر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں ہمیشہ ملے جلے رہتے تھے، مگر لوگ آپ کے رخ زیبا پر  
پر توئے نور الہی دیکھ کر پہچان جاتے تھے، (معاون مرتب)

---



## آپ کی راست گوئی (سچائی)

صداقت کا حضرت کی ہے ذکر ہی کیا کہ یہ وصف ہے خود نبوت کا جوہر

مگر آج صدقِ پیمبر کی بابت وہ سُن لو جو تھا دشمنوں کی زباں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ نصر ابن حارث رئیسِ قریشی جہاں دیدہ تھا ان میں جو سب بڑھکر

کہا اس نے اک روز... محفل میں اپنی محمد کی باتیں... سُننی میں نے اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر میں نے شعر و جنوں کچھ نہ پایا وہ کہتے ہیں جو بات ہے پاک و برتر

یہ تم پر مصیبت ہی کوئی نئی ہے وگرنہ محمد نہیں ہیں مُسَخَّر“  
سحرزدہ

فصل علیہ وبارک وسلم

ابو جہل جو دشمنِ دین حق تھا کہا کرتا جب بات ہوتی یہ اکثر

محمد! میں کہتا نہیں تم کو کا ذبؑ جو کہتے ہو تم ہے وہ البتہ منکر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے ابو جہل جو حضورؐ کا جانی دشمن تھا وہ بھی ہمیشہ ہی کہتا کہ آپ سچے ہیں، صادق ہیں مگر آپ کی ایک خدائے واحد  
والی بات کا میں منکر ہوں۔



یونہی جب بہ حکم خداوند اکبر پکارا تھا حضرت نے کوہ صفا پر

کہ دیکھو! اگر میں کہوں آج تم سے کہ آتا ہے پیچھے سے دشمن کا لشکر

فصل علیہ وبارک وسلم

تو بتلاؤ! اس پر یقین تم کرو گے کہا سب نے ہاں ہم کو ہو گا یہ باور

کہ تم کو کبھی آج تک اے محمدؐ نہ دیکھا گیا جھوٹ کہتے کہیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اک واقعہ اور بھی ... یاد ہو گا گئے جب قریشی بہ دربارِ قیصر

کیا جب سوال اس نے اچھا بتاؤ محمدؐ کبھی جھوٹ بولے کہیں پر؟

فصل علیہ وبارک وسلم

جواباً کہا سب نے مجبور ہو کر کہ ایسا نہیں اے شہنشاہِ قیصر

کہا "باندھتے جھوٹ گر وہ خدا پر تو کب رہتے پھر افرا سے وہ بکھر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے ہر قل بادشاہ کے جواب میں کا فر ابو سفیان نے مجبوراً کہا تھا کہ حضور! وہ تو ہمیشہ سچ بولتے ہیں

تب بادشاہ نے فرمایا تھا کہ تب ان کی سب باتیں سچی ہیں، وہ خود مسلمان ہونا چاہتا تھا مگر

دربار یوں اور رعایا کے ڈر سے کھلے بند مسلمان نہیں بن سکا، مگر حضورؐ کو مطلع فرمایا تھا کہ وہ

مسلمان ہو گیا ہے جس کو حضورؐ نے تسلیم نہیں فرمایا۔ (معاذِ مرتب)



## حصن کی صفت مساوات

بنی کی مساوات کیا پوچھتے ہو ،،، کہ اس وصف میں آپ میں سب شہر

امیر و غریب و غلام اور آقا ۔ یہ سب جس کے دربار میں تھے برابر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہا جس نے ہر آدمی ہے مساوی نہ کی جس نے تفریق ابیض و احمر

ہوئے جس کے باعث سلاطین کے ہمسر بلال اور سلمان صہیب و ابوذر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ احزاب میں جبکہ گردِ مدینہ بناتے تھے اصحاب خندق کا چکر

پیمبر نے فرمائی خود اتنی محنت کہ مٹی کی تہ جم گئی تھی شکم پر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ جس وقت محذومہ کی سزائیں سفارش اسباب لگے کرنے آکر

بنی نے یہ فرما دیا ”حد لگے گی“ جو چوری میں ماخوذ ہو میری دختر

فصل علیہ و بارک وسلم

اسلام میں امیر غریب ، غلام آقا بادشاہ رعایا سب برابر ہیں ، انصاف کے معاملہ میں بھی سب کو سزا جزا ملتی تھی

حصن مشکل کاموں میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ کام کرتے تھے ۔ (بخاری باب احزاب سلم ابو داؤد )



بنی جب مدینہ میں مسجد نبی کی تولاتے تھے خود آپؐ اینٹیں اٹھا کر

صحابہ بصد عاجزی باز رکھتے مگر ساتھ مشغول رہتے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ جب بدر میں اتنی کم تھی سواری ... کہ اک اونٹ تھائیں تین آدمی پر

پیمبر بھی بے امتیاز نبوت صحابہ کے ہمراہ تھے پیادہ اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

صحابہ اگر روکتے آپؐ کہتے کہ تم سب تو انا نہیں مجھ سے بڑھکر

علاوہ ازیں یہ بھی ارشاد ہوتا کہ میں حاجتِ احب<sup>۲</sup> میں ہوں برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ صحیح بخاری باب الحجۃ و بناء المسجد، ۲۔ مسند ابن حنبل ج ۱ اول ص ۲۴۴ مسند ابو داؤد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کے ہمراہ بہر سبھی کاموں میں حصہ دار بن جاتے تھے، حالانکہ لوگ آپؐ سے التجا کرتے کہ آپؐ تکلف نہ فرمائیں، مگر آپؐ فرماتے کہ میں بھی تمہاری ہی طرح ہوں، (سبحان اللہ کیا مساوات کا نمونہ تھا)

(معاون مرتب)



# حضرت کا کفار و مشرکین کیساتھ سلوک (برتاؤ)

یہاں تک پڑھا خلقِ نبوی جو تم نے تو وابستہ تھے مسلموں سے یہ اکثر

مگر آؤ اب تمکو یہ بھی بتائیں کہ غیروں سے تھا کیا سلوک پیہر

فصل علیہ وبارک وسلم

منافق ہو، کافر ہو، یا کوئی مشرک رہی مہرباں سب پہ وہ ذاتِ اطہر

وہ اسلام کے ضعف کا دور چھوڑو سُنو جب شہنشاہ تھے خود پیہر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہاں واقعے چند لکھتا ہوں ایسے کہ اسلام جب ہو چکا تھا قوی تر

ہوئے ہیں کئی بار کفار مہمان کئی بار تھے میزبان خود پیہر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر ہنسی یہ تاریخ شاہد کہ سب میں کریمانہ تھا میزبانی کا منظر

وہ صاحبِ غفاری ابوبصرہ نامی جو تھے کفر میں مہمان پیہر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور کا برتاؤ، کافر مشرک اور منافق سب کے ساتھ یکساں تھا، سبکی عیادت فرماتے، سب کے جنازے میں شرکت فرماتے، سب کی مدد کرتے،



۱۲۳  
انہیں آپ نے سیر فرمایا اتنا

یونہی ایک کافر جو تھا شب کو مہمان

سویرے جو واپس ہوا کلمہ پڑھ کر

دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا... نبی کا

وہ وفد نصاریٰ جب آیا مدینہ

تو تھا قابل دید لطف پیمبر

نفاقِ مدینہ کا.... بانیِ اول

کرم آپ نے اس پہ فرمائے اتنے

جنہیں سن کے رہ جائینگے آپ شہر

یہ حد ہے کہ جس وقت وہ مر گیا ہے

تو حضرت نے جو رحمتِ دو جہاں ہیں

کیا دفن اُسے اپنا کرتا پنہا کر

لے حضورؐ نے اپنے کافر مہمان کو جب کا نام عفری ابوبصرہ تھا، گھر کے تمام لوگوں کا کھانا کھلا دیا تھا اور خود

بھوکے رہ گئے، اُسے ایک دوسرا کافر مہمان زیادہ کھانا کھانے کی وجہ سے اپنا گندہ کپڑا چھوڑ کر

بھاگ گیا، صبح ہونے پر حضورؐ اس کے کپڑے دھو رہے تھے کہ وہی کافر اپنا بھولا ہوا سامان لینے واپس آیا،

حضورؐ کو اس حالت میں دیکھ کر معافی چاہی اور ایمان لایا، اسے مسند ابن حبیل ج ۶ ص ۳۹۷، ۳۹۸ جامع ترمذی



# غریبا کیساتھ حصنہ کی شفقت و محبت

غریبوں سے سرکار کو ایک شغف تھا ہمیشہ رہے مہرباں آپ اُن پر

قلوبِ مساکین کی تقویت کو دیا کرتے تھے آپ تسکین اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

مہاجر مساکین کو وہ بشارت چمک اٹھتے تھے انکے چہرے جو سن کر

کہ جنت چہل سال پہلے ملے گی مہاجر فقیروں کو .... اللہ اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

اُسامہؓ سے حضرت کا ارشاد کامی کہ میں نے یہ دیکھا ہے جنت کے اندر

کہ امراؤ کی تعداد کے بالمقابل ہے جنت میں تعدادِ غریبا کی بڑھکر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ فرمان حضرت کا تھا عائشہؓ کو کہ رکھو غریبوں پہ شفقت برابر

چھوہارے کا ٹکڑا بھی گرہو تو دیدو مگر جائے سائل نہ محروم .... ہو کر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے مشکوٰۃ شریف باب فضل الفقرا بہ روایت رازی ،



غریبوں کو اپنے سے نزدیک رکھو تو رکھیگا تم کو بھی نزدیک داور

عوالی کی وہ ایک خوش بخت عورت جگہ کا نام جنازہ پڑھا جس کا حضرت نے جا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اک بار جب از تقاضائے بشری نہ مائل ہوئے آپ انعمیٰ کے اوپر

تو نازل ہوئیں چند آیات ایسی کہ جن سے بڑھا اور خلقِ پمید

فصل علیہ وبارک وسلم

دعا میں نبیؐ خود یہ فرماتے اکثر کہ رکھ مجھ کو مسکین اے میرے داور

مسکین کے ساتھ ہو حشر میرا مجھے جب اٹھانا تو مسکین بنا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۱ مشکوٰۃ باب فضل الفقراء، پروایت ترمذی وابن ماجہ و بیہقی،

۱۲ نسائی کتاب الجنائز،

۱۳ دیکھو سورۃ عبس و تولی (پارہ علم)



# حضور کا عفو و درگزر

سنان کرنا۔ چھوڑ دینا

صفت عفو کی ہے وہ نایاب جوہر جو ملتا ہے عالم میں شاذ اور کمتر

مگر آگے دیکھو، جو گلزار نبویؐ ملے ہر گل عفو یکسر معطر

فصل علیہ و بارک وسلم

قریشی مظالم کی وہ داستانیں لہر جائے انسان کا دل جسکو سن کر

وہ برسوں نبی کو نظر بند رکھنا کہ اک دانہ بھی جانے پائے نہ اڑ کر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ معصوم بچوں کا بھوکوں تڑپنا پھر ان ظالموں کا تمسخر وہ ہنس کر

وہ اثنائے سجدہ ہمیں یہ رکھنا وہ بوجھ اونٹ کی اوچھڑی کا اٹھا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

اے صحیح بخاری ص ۶۲۷ میں پورا واقعہ درج ہے کہ برسوں حضور اور حضور کے خاندان پر رسد بند کر دی گئی تھی، اے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور شیبہ نے ایک اونٹ کی تازی اوچھڑی حضور کی گردن میں ڈال دی، آپ کی دختر بی بی فاطمہؓ ابھی بچی تھیں، جب وہ یہ حالت دیکھیں تو دوڑ کر آئیں اور اوچھڑی ہٹائیں، کفار کو بدعائیں دیں، اور احد کی لڑائی میں یہ سب داخل جہنم ہو گئے،



وہ ہجرت کے دن آپکی جاں کے لئے جو سٹوا ونٹ انعام کے تھے مقتدر

سراقہ نے جس کا اٹھایا تھا بیڑا جو پہونچے تھے گھوڑے سے نزد ہیمبر

کئی داران کے جو ناکام ٹھہرے فصل علیہ وبارک وسلم  
کئی بار گھوڑے نے کھائی جو کھو کر

تو آخر میں کی نیت بد سے توبہ بنی سے اماں کی سند مانگی لکھ کر

یہ سن کر تمہیں ہوگی حیرت یقیناً فصل علیہ وبارک وسلم  
کہ بخشی گئی اک سند ان کو لکھ کر

وہ پھر فتح مکہ میں ایمان لائے مگر ذکر تک بھی نہ لائے ہمبدر

یونہی وہ عمیر آپ کے خون کے پیاسے فصل علیہ وبارک وسلم  
جو نکلے تھے شمشیر مسموم لے کر

وہ جس وقت دربار عالی میں آئے تو پہچان میں آگئے ان کے تیور

عمر نے یہ چاہا کہ دکھلائیں سختی فصل علیہ وبارک وسلم  
تو مانع ہوئے خود رسولِ مطہر

بٹھا کر قریب اپنے کین چند باتیں کیا راز پھران کے دل کا احباگر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے (اگلے صفحہ پر)



ہوایوں اثران پہ اس معجزہ کا کہ پلٹے وہاں سے تو اسلام لا کر

بنے پھر نبوت کے گرویدہ ایسے کہ تبلیغ کرنے لگے مکہ جا کر

وہ دورانِ صلح حدیبیہ جس دم فصل علیہ وبارک وسلم  
بوقتِ سحر آیا تھا ایک لشکر

وہی کوہِ تنغیم سے جو چلا تھا ارادہ تھا بس جس کا قتلِ ہمید  
ایک پہاڑی کا نام

ہو واجب گرفتار یہ دستہ پورا فصل علیہ وبارک وسلم  
تو دیکھو ذرا غفو نبوی کا منظر

کہ حضرت نے سب کو رہائی عطا کی نہ حرفِ شکایت بھی لائے زبان پر

یونہی قبل بعثت کے اور بعد بعثت فصل علیہ وبارک وسلم  
حیاتِ حبیب خداوند اکبر

اگر کوئی ایمانداری سے دیکھے نمونہ ہے عفو خطا کا سراسر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے (پچھلے صفحہ کا) سراقہ پہلوان تنواونٹوں کی لالچ میں حضور کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کے ارادہ سے  
قریب آیا تھا، تو اسکے گھوڑے کو دو تین ٹھوکریں ایسی لگیں کہ وہ یہ معجزہ دیکھ کر حلقہ غلامی میں شامل ہو گیا،  
(معاون مؤلف) اے جامع ترمذی تفسیر فتح مکہ ایک دیہاتی نے حضور کی گردن میں سے چادر اس طرح  
کھینچی کہ گردن مبارک میں نشانات بن گئے، صحابہ ناراض ہوئے اور بدلہ لینا چاہا حضور نے منع فرمایا اور  
اسکو ایک اونٹ کا بوجھ لاد کر کھجوریں دے دیں۔



# بچوں پر حضور کی شفقت

عجب قابل دید ہوتا تھا ہمدم وہ بچوں پہ حضرت کی شفقت کا منظر

یہ معمول تھا سرورِ دو جہاں کا جو تشریف لاتے سفر سے پلٹ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

نظر آتے گمراہ میں چند بچے بٹھالیتے اپنی سواری پہ اکثر

سلام آپ بچوں کو فرماتے خود ہی اگر سامنے دیکھ لیتے کہیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

نیا میوہ گر پیش کرتا تھا کوئی تو دیتے تھے بچوں کو حضرت بلا کر

انہیں چومتے آپ اور پیار کرتے کبھی پھرتے ہاتھ شفقت سے سر پہ

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور جب سفر سے واپس آتے تو جو بچہ ملتا اسکو سلام فرماتے، اے کوئی نیا چھل ملتا تو پہلے بچوں کو کھلاتے پھر خود نوش فرماتے، اے ہر قوم اور ہر فرقے کے بچوں سے یکساں سلوک فرماتے، ..... اے حضور کی نماز میں حسنین رضی اللہ عنہما آپ کے کندھوں پر سوار ہو جاتے آپ درگزر فرماتے، نماز پڑھتے وقت کسی بچہ کے رونے کی آواز آجاتی تو نماز مختصر فرماتے کہ بچہ کی ماں کو پریشانی نہ ہو، اے ابوداؤد کتاب الادب اے معجم صیغہ طبری اے ابوداؤد کتاب الجہاد وغیرہ،



یہ لطف و کرم عام بچوں پر ہوتا      نہ تھی اسمیں تخصیص ملت کی یکسر

صحابہ سے حضرت نے فرما دیا تھا      کہ بچے ہیں کفار کے تم سے بہتر

فصل علیہ و بارک وسلم  
یہ تاکید تھی آپ کی غازیوں کو      کہ بچوں کو مت قتل کرنا کہیں پر

جب ایک غزوہ میں مر گئے چند بچے      ہوئے سن کے آزر دہ بچہ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم  
غرض دشمنوں کو بھی جس نے دعا دی      وہ بچوں پہ شفقت نہ فرمائے کیونکر

نماز ایسی محبوب شے میں بھی حضرت      مراعات بچوں کی فرماتے اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

اے صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ کسی بچے کو کسی بوڑھے کو اور ناداروں کو قتل نہ کیا جائے، اے زید نامی ایک بچہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر پالا تھا، اور اتنی شفقت دی کہ جب ان کا باپ ان کو لینے آیا تو حضور نے دے دیا مگر زید نے جانے سے انکار کر دیا، یہی زفر لڑکا بعد میں جید عالم اور نامی صحابی بن گیا (سبحان اللہ)  
مسند ابن حنبل صفحہ ۳۵۴۔ بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ وغرہ

---



# غلاموں کی حضور کی شفقت

غلاموں پہ حضرت کی شفقت کا عالم      نظیر آپ تھا اپنی دنیا کے اندر

یہ ارشاد تھا "ہیں یہ بھائی تمہارے"      ہمیشہ انھیں ..... رکھواپنے برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

غلام آپ کی ملک میں جتنے آتے      انھیں کر دیا کرتے آزاد اکثر

مگروہ بہ حسن سلوک پیمبر      نہ جاتے کہیں چھوڑ کر آپ کا در

فصل علیہ وبارک وسلم

اُسامہؓ جو تھے آپ کے پرورش میں      محبت میں آپ ان کی فرماتے اکثر

کہ ہوتے اُسامہ اگر کوئی لڑکی      تو میں ان کو پہنا دیا کرتا زیور

فصل علیہ وبارک وسلم

بخاری شریف باب المعاصی من امر الجاہلیۃ اور ابوداؤد کتاب الادب میں حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ

غلاموں کو اپنا بھائی خیال کرو، اپنے برابر سمجھو، جو خود کھاؤ پیو وہی ان کو بھی دو، ان کو  
میرا بچہ یا میری بچی کہہ کر پکارو، وہی کام لو جو تم خود کر سکتے ہو، سبحان اللہ  
اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (معاون مرتب)



غلاموں کے بارے میں تھا حکم نبوی کہ آواز مت دو غلام "ان کو کہہ کر

مرا بچہ یا میری بچی پکارو کہ خوش ہوں گے دل انکے یہ لفظ سنکر

فصل علیہ وبارک وسلم

ابو ذرؓ نے اک بار جب کہدیئے تھے کسی عبد عجمی کو... الفاظ مسکر

سنا جب تو فرمایا حضرت نے ان سے جمالت کی بوتلم میں اب تک ہے ابو ذرؓ

فصل علیہ وبارک وسلم

غلاموں پہ شفقت کی حد اللہ اللہ بہ ہنگام رحلت وہ حکم پیمبر

رعایت غلاموں کی ملحوظ رکھنا رہے ان کے بارے میں اللہ کا ڈر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے عالم نزع میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کی تاکید فرمائی تھی کہ نماز اور غلاموں کے حقوق کا خیال رکھنا۔ اسی طرف اشارہ ہے: (معاون مرتب)



# مستورات کے ساتھ حضور کا برتاؤ

پیمبر کا حسن سلوک عورتوں سے ہے اظہر من الشمس عالم کے اندر  
آفتاب سے روشن

مثال اس کی لانے سے قاصر دنیا شہنشاہ کوئی ہو یا کوئی رہبر

فصل علیہ وبارک وسلم

شرف ہے یہ سرکار کو صرف حاصل کہ فرمایا حق عورتوں کا مقدر

وگر نہ تمہیں علم ہے اس سے پہلے کہ عورت کے حالات تھے کتنے بدتر

فصل علیہ وبارک وسلم

بخاری میں قول عمر دیکھ لیجے کہ عورت کی وقعت نہ تھی پہلے یکسر

مگر قول و فعل رسول خدا نے حقوق عورتوں کے بنائے ہیں برتر

فصل علیہ وبارک وسلم

مثالیں اگر دیکھنا چاہتے ہو .... تو آؤ دکھاؤں میں کچھ تم کو لکھ کر

وہ اک بار جب عورتوں نے ادب سے گزارش یہ کی تھی پیمبر سے آکر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے بعثت اسلام سے پہلے عرب کے لوگ لڑکیوں کو کسی نہ کسی بہانہ جان سے مار دیتے تھے (باقی اگلے صفحہ پر)



کہ مردوں سے ہم ٹہرہ برآ نہ ہونگے ہمہ وقت رہتا ہے بس ان کا محضر

ملے گا ہمیں درسِ ارشاد کیسے؟ ہمارا الگ وقت کیجے مقرر

فصل علیہ وبارک وسلم

حبیبِ خدا نے یہ سنتے ہی فوراً انھیں مطمئن کر دیا وقت دیکر

وہ پھر بے تکلف سوالات کرتیں جوابات نرمی سے دیتے ہمیں

حضرت اسماء کی برتھی فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اسماء جب انہیں حصہ سے ملنے جنابِ عمر بھی تھے موجود گھر پر

کہا ان سے جب گفتگو میں عمرؓ نے کہ حق ہے ہمیں تم سے زیادہ نبی پر

فصل علیہ وبارک وسلم

عمر کا یہ کلمہ نہ بھایا تھا۔ ان کو کہا اے عمرؓ! یہ غلط ہے سراسر

تمہیں ساتھ حضرت کے کیا خوف و غم تھا حبش میں ہمیں اپنی جان کا بھی تھار

فصل علیہ وبارک وسلم

(پچھلے صفحہ کا باقی) تاکہ داماد نہ آنے پائے جو ان کے نزدیک شرم کی بات تھی۔ مگر اسلام نے اس بری عادت کو بند کر دیا۔ قرآن مجید سورہ نساء میں عورتوں کے حقوق کی تفصیل آچکی ہے آج تک دنیا اس سے سبق لے رہی ہے۔ اے صحیح بخاری کتاب العلم ھل یجعل النساء یوما علی حدۃ۔ اے ایک بار حضرت عمرؓ اور حضرت اسماءؓ میں یہ تکرار ہو گئی کہ حضورؐ پر زیادہ حق کس کا ہے، تو حضورؐ نے حضرت اسماءؓ کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا، (معاون مرتب)



اسی وقت لائے جو تشریف حضرت سنایا پھر اسماء نے کل قصہ کہہ کر

ہوا جس پہ ارشاد والا کہ اسماء عمر سے سوا حق تمہارا ہے مجھ پر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ ان لوگوں نے کی ہے صرف ایک ہجرت مگر تم نے کی دو یکے بعد دیگر۔۔۔

ان الفاظ شاہی کی شہرت ہو پھیلی حبش کے مہاجر بہت خوش تھے سن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

صحابہ لگے جوق در جوق آنے رہا کرتی ایک بھیڑ اسماء کے گھر پر

یہ مژدہ انھیں اس قدر جاں فراتھا کہ فرمائشیں کر کے سنتے تھے اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی جب رسول خدا اک سفر میں گئے ساتھ ازواج بھی اپنی لیکر

ہوئے حضرت انجشہ جب حدی خوا لے لے لگے دوڑنے اونٹ بھی مست ہو کر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے کسی سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ازواج مطہرات اونٹ گاڑی پر چل رہی تھیں، حضرت انجشہ نے اپنے اونٹوں کو تیز دوڑانے کے لئے للکارا، اونٹ گاڑی تیز ہو گئی، سیرۃ النبی ج ۲ ص ۳۹ معارف پر لیں



یہ آواز حضرت نے دی انجشہ کو کہ ہاں! آگینے نہ ٹوٹیں سنبھل کر

غرض آپ تھے صنفِ نازک کے حق میں خداوندِ رحمت کی رحمت کے منتظر۔

### فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہمارے ہمراہ عورتیں ہیں جو مثل شیشہ کے نازک ہوتی ہیں، ان کو صدمہ ہو سکتا ہے (بخاری شریف غزوۂ خیبر)

## حیوانات پر حضور کا رحم و کرم

یہ حضرت کا رحم و کرم یہ تلطف نہ تھا منحصر صرف جنس بشر پر

ملیں گی روایات خود ان پہ شاید کہ تھے آپ کل خلق پر مہرباں تر

### فصل علیہ وبارک وسلم

مظالم جو حیواں پہ ہوتے عرب میں انھیں کر دیا بند حضرت نے یکسر

وحوش، و طيور اور مخلوق ساری رہیں شفقتیں آپ کی عام سب

### فصل علیہ وبارک وسلم

اے صحیحین میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تاکید فرمائی ہے کہ 'جانوروں، پرندوں وغیرہ کو بھوکا پیاسا رکھنا، داغنا، ان کو باندھ کر نشانہ لگانا، یا کسی طرح کا ظلم کرنا سخت منع ہے، اور حضور نے لعنت فرمائی ہے! ایک صحابی نے چڑیے کا انڈا اٹھا لیا، چڑیا بے چین ہو گئی، حضور نے فوراً انڈا گھونسلے میں رکھوا دیا، سبحان اللہ (معاون مرتب)



## حضور کے ضبط و تحمل کا ذکر

تحمل کا جوہر وہ ذاتِ نبی میں کہاں ہے کوئی اس کا عالم میں ہمسر

یہ دس بیس کیا سیکڑوں واقعے ہیں کہ بے مثل تھا جس میں حلمِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اک حادثہ شاہکارِ حوادث جو ہے ”افک“ کے نام سے اب بھی شہر

اسی پر اگر غور فرمائے مُنصف بنادے گا حلمِ نبی اس کو ششدر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہی عائشہؓ رشکِ عالمِ عقیفہ وہ محبوبہٗ پاک، ... صدیقِ دختر

ہوئیں متہم جب عدوئے خدا سے ہوا ہوگا کیا حال قلبِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

جب اشرار میں ہر طرف تھا یہ چرچا مدینہ کی ساری فضا تھی مسکدر

یہ بس آپ ہی کی اُولوالعزیزیا تھیں کہ حدِ تحمل سے ... آئے نہ باہر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے ایک بار منافقین نے حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھا تھا، جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی برأت میں آیتیں نازل فرمائیں؛ اسی کی طرف اشارہ ہے۔



یہاں تک کہ نازل ہوا فضلِ باری  
برأت کی آیات .... اتریں نبیؐ پر  
پڑی دشمنِ حق پہ لعنتِ خدا کی  
ہوئی جس سے تسکینِ قلبِ پیمر

فصل علیہ وبارک وسلم

لبید ابن اعصم منافق کو دیکھو  
کیا سحر جس نے جنابِ نبیؐ پر  
جو آمادہ تحقیق پر عائشہؓ تھیں  
ہوا حکم ”شورش نہیں امرِ بہتر“

فصل علیہ وبارک وسلم

مظالم وہ طائف کے بھی یاد ہونگے  
جو سہتے رہے مدتوں تک پیمر  
وہ تذلیل شانِ نبوت کی توبہ  
مکدر تھا جس سے بہت قلبِ طمر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے لبید ابن اعصم نامی ایک منافق نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ جادو وغیرہ کر دیا تھا، ....  
حضرت عائشہؓ چاہتی تھیں کہ تحقیقات کر کے اس سے باز پرس کریں لیکن حضورؐ نے منع فرمایا  
کہ جانے دو اللہ تعالیٰ میرا محافظ ہے، بات بڑھانا مناسب نہیں ہے۔ سبحان اللہ۔ یہ تھی  
شانِ ترحم (معاون مرتب)

اے ابتدائے اسلام میں جب حضورؐ طائف کے لوگوں میں تبلیغ کیلئے تشریف لگے تو اوہاؤں نے  
حضورؐ کو بہت ایذائیں پہونچائیں، زخمی کر دیا۔ حضورؐ نے ہوش ہو گئے لیکن حضور اکرمؐ نے جو ....  
رحمتِ العالمین تھی، کبھی کوئی بددعا نہیں دی، بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوئے کہ اے اللہ!  
میری قوم کو ہدایت دیدے (سبحان اللہ)



۱۲۵  
مگر اس رحیم مجسم کے صدقے جو اک بددعا بھی نہ لائے زباں پر

منظالم ہوئے جب سوا ان کے حد سے تو تھا "اہل قومی" برابر لبوں پر  
میری قوم کو ہدایت دے

فصل علیہ وبارک وسلم

یہاں تک کہ بخشی ہدایت خدا نے وہی اہل طائف پشیمان ہو کر

ہوئے حاضر آستانِ نبوت بنے دم کے دم میں غلامِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی وقت تبلیغ ارشادِ نبوی کہ لوگو! کہو کلمہ حق..... تو بہتر

وہ کہنا ابو جہل کا خاک اڑا کے "نہ برگشتہ ہونا..... محمد کی سُن کر"

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم لات و عزی کے منکر بنو اور کہو ان کو مُنکر

مگر اللہ اللہ وہ شانِ تَحْمِیل کہ اک بار بھی اسکو دیکھا نہ مڑ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے کافروں نے مدتوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اہل بیت پر کھانا پانی بند رکھا: طرح طرح کے  
منظالم کئے، لیکن حضور نے کبھی بھی اس کا بدلہ نہیں لیا: نہ اس کا طعنہ دیا،



# حضور کا انصاف

نہ پوچھو بیاں، عدل پیغمبری کا کہ ہے اس کا اظہار طاقت سے باہر

وہ عدل نبی کیسے آخر بیاں ہو کہ نوشیرواں بھی نہ تھا جس کا ہمسر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ صخر ابن عیذ تمہیں یاد ہوں گے ہوا جن کے ہاتھوں سے طائف مسخر

مغیرہؓ نے فریاد کی جب نبیؐ سے <sup>کہ</sup> پھوپھی مری بندیں صخر کے گھر

فصل علیہ وبارک وسلم

سنا جب یہ قصہ رسولِ خدا نے دیا حکم یوں صخر کو پھر... بلا کر

کہ پہونچا دو گھر ان کے پھوپھی کو انکی نہ مطعون ہو شانِ عدلِ پیمبر

بدنام

فصل علیہ وبارک وسلم

لے طائف کی جنگ میں حضرت صخرؓ کے ہاتھوں فتح ہوئی۔ مغیرہؓ کی پھوپھی ان کی قید میں تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب فریاد کی گئی تو ان کی پھوپھی کو چھوڑ دیا گیا۔ اسی طرح پانی کا چشمہ بھی دے دیا گیا تھا۔

(معاون مرتب)



ازاں بعد پھراک قبیلہ جو آیا تو آیا گلہ صحیحہ کا۔۔۔ وہ بھی لیکر

کہا یوں کہ پانی کا چشمہ ہمارا تصرف میں ہے صحیحہ کے اے پیغمبر!

فصل علیہ وبارک وسلم  
انہیں حکم دیں آپ اب واپسی کا کہ ہیں مستحق ہم اب اسلام لا کر

یہ فرما دیا صاف پھر مصطفیٰ نے کہ اے صحیحہ چشمہ بھی لوٹاؤ جا کر

فصل علیہ وبارک وسلم  
ان احکام کی پیروی تھی نہ آسان مگر صحیحہ نے شوق سے خم کیا سر۔

اطاعت کا یوں دیکھ کر خاص منظر تاثر تھا فرحت کا روئے بنی پر

فصل علیہ وبارک وسلم  
وہ مخدومیہ جس کی بابت قریشی اُسامہ کو لائے تھے شافع بنا کر

کہا جس پہ حضرت نے ناراض ہو کر کہ لگے بھی غارت ہوئے تھے اسی پر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے قبیلہ مخدومیہ کی ایک امیر عورت نے چوری کیا تھا، ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوئی، بہت سے لوگوں نے اور خود حضور کے بتنی دگود لئے ہوئے حضرت اُسامہؓ نے بھی سفارش فرمائی مگر حضورؐ نے فرمایا کہ اسلامی قانون سب کیلئے برابر ہے، اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو بھی یہی سزا ہوتی (سبحان اللہ یہ تھا عدل و انصاف نبوی) صحیح بخاری کتاب الحدود۔



وہ خیر کی بابت مجبصہ کا دعویٰ کہ قاتل ہیں عم زاد کے اہل خیر۔

مگر جب نہ تھی کوئی عینی شہادت لگائی نہ حضرت نے حد کوئی ان پر

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی عدل کے سیکڑوں واقعے ہیں کہ ہو جائیں پُرجن سے دفتر کے دفتر

خود ارشاد نبوی کہ ”حد ہوگی جاری“ جو چوری کریں فاطمہ میری دختر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حنوٰر کی سخاوت

سخاوت نہ پوچھو رسول خدا کی \* مقابل میں تھا جس کے حاتم بھی کمتر

تواریخ میں ہیں ہزاروں مثالیں کہ ہے جس سے روشن یہ اہل نظر پر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ رکھتی نہیں ہے نبی کی سخاوت مثال اپنی دنیا کے پردے کے اندر

یہاں مجملاً صرف اتنا بتا دوں کہ ہو جس سے اندازِ جودِ پیہر

فصل علیہ وبارک وسلم



سخاوت تو فرماتے حضرت ہمیشہ مگر ماہِ رمضان میں اور بڑھکر

ہے یہ بھی اک اعجازِ ذاتِ گرامی کہ سائل سے ”لا“ تک نہ لائے زبانِ معجزہ

فصل علیہ وبارک وسلم

روایات میں صاف ہے ذکر اسکا کہ جب مانگتا کوئی حضرت سے آکر

مقرر تھا دستور..... دربارِ عالی کہ وہ لوٹتا تھا مراد اپنی..... پاکر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہوئے ہیں کبھی اتفاقات یوں بھی کہ مانگی ہوئی شے نہ تھی اپنے گھر پر

تو حضرت جو تھے رحمتِ ہر دو عالم کہیں جاتے خود ساتھ سائل کو لیکر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہاں پھر یہ ہوتا تھا ارشادِ عالی کہ سائل کی حاجت روائی ہے بہتر

اسے آج تم میرے ذمہ یہ دیدو میں دے دو نگاہ کو بوقتِ مقرر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی سائل کو ناامید نہیں فرماتے تھے۔ ۲۔ رمضان شریف میں سب سے زیادہ خیرات کرتے تھے، یہی تاکید مسلمانوں کیلئے بھی ہے، قرآن کریم (بنی اسرائیل) میں ہے کہ نہ اتنے بخیل بنو کہ سائل محروم ہو جائے، نہ اتنے سخی بنو کہ خود محتاج ہو جاؤ، ہر کام میں اعتدال ضروری ہے (معاون مؤلف) ۳۔ صحیح بخاری کتاب الادب باب حسن خلق، ۴۔ صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۲۹،



# حضور کی مہمان نوازی

182

وہ حضرت کی مہمان نوازی کا منتظر<sup>۱</sup> بھی تھا خود مثال اپنی روئے زمین پر

وہ اطراف عالم سے لوگوں کی آمد<sup>۲</sup> اتنا وہ دربار نبوی میں آکر

وہ وفد<sup>۳</sup> ثقیفی کی مہمان داری فصل علیہ وبارک وسلم کفالت وہ اصحاب صفہ کی اکثر

وہ خوش بخت ام شریک اور رملہ<sup>۴</sup> کہ مہمان سرائے نبی میں تھیں آکر صحابیات کے نام

وہ اک بار جب حضرت ابو ہریرہ<sup>۵</sup> پڑے تھے پریشان بھوکے زمین پر فصل علیہ وبارک وسلم

انہیں دیکھ کر آپ کا مسکرانا ضیافت وہ لیجا کے پھر اپنے گھر پر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ اپنے کو اور اپنے اہل خانہ کو اکثر بھوکا رکھ کر بھی مہمان کو کھانا کھلا دیتے تھے،

۲۔ ثقیفی جھفوں نے طائف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بری طرح زخمی کر دیا تھا، جب وفد بیکر حضور کے دربار میں آئے تو حضور نے خود ان کی میزبانی فرمائی،

۳۔ اصحاب صفہ کو اکثر آپ اپنے پاس سے کھلاتے تھے، ۴۔ حضرت ابو ہریرہ کو اکثر حضور نے بلا کر شکم سیر فرمایا تھا، اسی طرح کے ہزاروں واقعے ہیں جو بڑی کتابوں سے معلوم ہوں گے،



وہ مہمان نوازی کا مخصوص پتالہ اٹھاتے جسے چار اشخاص ملکر

وہ گرد اسکے اصحاب صفہ کا حلقہ ضیافت وہ حضرت کی سب کو بٹھا کر  
 مہمان نوازی  
 فصل علیہ وبارک وسلم

ثقفی، جنھوں نے کہ طائف میں پہلے بنایا تھا مجروح .... پائے پیمبر

وہ سہ میں جب وفد کے ساتھ آئے بنے میزبان ان کے خود ذاتِ اہمہ

فصل علیہ وبارک وسلم  
 یہ حد ہے کہ مہمان نوازی کی خاطر کھلا دیتے آپ اپنا کھانا اٹھا کر

ضیافت میں ایسا بھی ہوتا عمومًا کہ فرماتے خود آپ فاتے .... مسکر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بہت بڑا پیالہ تھا جس میں کھانے کی اشیاء رکھ کر  
 سب لوگ ارد گرد بیٹھ کر کھایا کرتے تھے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوالی کو اپنی ساری بکریاں دے دیں۔ وہ جب  
 اپنے قبیلہ میں گیا تو لوگوں سے بولا کہ تم لوگ مسلمان بن جاؤ، رسول اللہ اٹھا دیتے ہیں کہ خود  
 مفلس بن جاتے ہیں، (معاون مرتب)



## حصنور کا ایشار

صفات نبوت میں ایشارِ نبوی بھی دنیا میں رکھتا نہیں اپنا ہمسر

جہاں تک تواریخ میں دیکھتا ہوں نظر آتے ہیں آپ ممتاز و برتر

فصل علیہ و بارک وسلم

مخیر بق کے ساٹ باغِ نخیلی مخیر بق نغری جو موہوب تھے شاہِ خلدِ بریں پر پہلے کی ہوئی

انھیں آپ نے وقف فرمایا دیا تھا کھجوروں کے باغ یتامی مساکین و غربا کے اوپر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اک بار جب لائیں تشریف خود ہی جنابِ ہمید کی محبوب دختر

ہوئیں ملتجی ایک خادم کی خاطر کف دست کے اپنے چھالے دکھا کر ہتھیلی

فصل علیہ و بارک وسلم

اے حصنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باغات اور ہبہ کی ہوئی تمام چیزیں یتامی اور مساکین کے نام وقف فرمادی تھیں، جو ایشار اور قربانی کی بہترین مثال ہے (معاون مرتب)



تو حضرت کے اشار کی شان دیکھو کہ بیٹی سے ارشاد تھا صاف کھل کر

کہ ہے ابن صفہ کی حاجت مقدم بقیہ امور اس کے آگے مؤخر

فصل علیہ وبارک وسلم  
ہوا پھر یہ ارشاد والا کہ بیٹی! یہ تسبیح و تحمید و تکبیر اطر

نمازوں کے بعد ان کا پڑھ لینا تم کو ہے خادم کی راحت رسائی سے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ تسبیح فاطمہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۳۳ بار سبحان اللہ۔ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر بعد نماز فرض پڑھنے کی تاکید ہے اور اس میں بہت برکت ہے۔  
امام جعفر صادق اور امام باقر نے سوتے وقت اور ہر نماز کے بعد پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے اور اس وظیفہ کو سب سے بڑھ کر فرمایا ہے، اس سے دین و دنیا کے تمام مصائب دور ہوتے ہیں،  
(اصول کافی و فروغ کافی) ج ۲ ص ۵۰۰ و ج ۱ ص ۳۴۲، ۳۴۳۔



## آپ کا ایفائے عہد

وہ ایفائے عہد آپ کا اللہ اللہ کہ تھے معترف جس کے دشمن بھی اکثر

کئے تھے سوالات قیصر نے جتنے سوال اس میں تھا ایک یہ بھی اہم تر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ وحشی جو قاتل تھے عم بنی کے مدینہ میں جانے سے بھی جن کو تھا ڈر

کہا اہل طائف نے ان سے کہ جاؤ سفیروں کے قاتل نہیں ہیں پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ صلح حدیبیہ میں ٹھیک جس دم شرائط ابھی ہو رہی تھیں مقدر

ابو جندل آئے جو فریاد لیکر یہ ارشاد فرما رہے تھے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے صلح حدیبیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جندل کو صلح کے مطابق دشمنوں کو دیدیا تھا، حالانکہ ابو جندل چاہتے تھے کہ آپ ان کو نہ دیں۔



ابو جندل اس وقت تم صبر کر لو کہ لازم ہے ایفائے وعدہ بھی مجھ پر

بہت جلد فضلِ خدا ہوگا شامل بسر ہوگی پھر زندگی ساتھ ملکر

فصل علیہ وبارک وسلم

نبوت سے پہلے کا ہے اک وقوعہ جو ایفائے وعدہ کا ہے ٹھیک مظهر

جب اک شخص نے اپنے آنے کا وعدہ نبی سے کیا۔ اور گیا گھر۔ بٹھا کر۔

فصل علیہ وبارک وسلم

رہا یاد اس کو نہ جب قول اپنا گیا تین دن بعد پھر اس جگہ پر

تو دیکھا کہ حضرت یہ فرما رہے ہیں کہ ہوں منتظر تیرا جب سے یہیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

خَذِيفَةٌ وَبُوحَسَلٌ بھی یاد ہوں گے وہ روکا تھا کفار نے جن کو کہہ کر

کہ تم لوگ جاتے ہو نزدِ پمیر تو انکار فرما گئے دونوں یکسر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک شخص عبد اللہ بن ابی الجسار نے رسول اکرم سے کچھ تجارتی معاملہ کیا تھا اور وعدہ کیا کہ کل میں ملونگا مگر گھر جا کر بھول گیا اور تیسرے دن آیا تو حضور کو انتظار کرنے دیکھا تھا، اُسے خَذِيفَةٌ اور بُوحَسَلٌ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ رہے تھے تو کفار نے انہیں شرط پر جانے دیا تھا کہ وہ لوگ رسول اللہ کی کوئی مدد نہ کریں گے جب یہ لوگ آ گئے تو رسول اللہ کی (باقی اگلے صفحہ پر)



رہائی جنہیں اس بنا پر .... ملی تھی کہ ہوں جنگ میں وہ نہ عون پیمبر  
مددگار

سنا جب یہ قصہ سمیٹنے، بولے بہر شکل وعدہ وفائی ہے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضور اکرم کی امتداری

امانت تو ہے ان کی مشہور عالم امین تھا عرب میں لقب جنگا شہر

قریشی جو تھے دشمنِ جانِ مولا بھروسہ تھا ان کو بھی اتنا نبی پر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ گربیش قیمت کوئی چیز ہوتی جسے چاہتے تھے وہ رکھنا بچا کر

تو بایں ہمہ بعض دین و نبوت امانات رکھتے اسی آستیاں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

(پچھلے صفحہ کا باقی) مدد کرنا چاہا، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جب تمہارا وعدہ مدد نہ کرنے

کا ہو چکا ہے تو اس کی پابندی کرنا ضروری ہے (معاون مرتب)

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت داری و دیانت داری پر اتنا بھروسہ تھا کہ کفار جو دشمنِ اسلام  
اور دشمنِ بانیِ اسلام تھے، اپنی چیزیں حضور کے پاس امانت رکھتے تھے۔ (سیرۃ النبی حصہ ۲ ص ۳۱)

- معاون مرتب -



# گداگری اور سوال سے حضور کا تنفر

حبیبِ خدا یوں تو بحرِ کرم تھے      لٹایا کئے مال و زر زندگی بھر.....

نہ محروم رہتا کبھی کوئی سائل      فیوضِ نبوت رہے عام سب پر

فصل علیہ وبارک وسلم

خراج و غنیمت سے جو مال آتا      غریبوں پہ ہوتا تھا تقسیم دن بھر

مگر باوجود اس کے غیت نہ تھی اتنی      کہ رکھتے نہ محبوب بننا گداگر

فصل علیہ وبارک وسلم

سوال آپ سے کوئی ناحق جو کرتا      گذرتا گراں یہ مسزاج نبی پر

بہ نرمی یہ ارشاد سائل سے ہوتا      کہ بہتر نہیں یہ طریقہ ..... برادر

فصل علیہ وبارک وسلم

اگر لکڑیاں کاٹ کر جنگلوں سے      کوئی لادے پیٹھ پر اپنی..... گٹھڑ

اسے بیچ کر کام..... اپنے چلائے      ہے لاریت اس گدائی سے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

(۱) وہ صحیح بخاری کتاب الصدقات۔ حضور نے محنت کر کے کمانے کھانے کی تاکید فرمائی ہے۔ گداگری سے منع فرمایا ہے۔



صدقاتِ حضور کا پرہیز  
تقاضائے شانِ رسالت ہی تھا،،،،،  
کہ ہے جسم طاہر تو ہو روح اطہر  
لباس آپ کا ہو..... مصطفیٰ مشقی  
طعام آپ کا ہو مزکی... مُطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہی راز تھا غالباً اس میں پنہاں  
کہ تھا صدقہ ممنوع حضرت کو یکسر  
اگر کوئی دیتا بھی صدقات لا کر  
نہ کھاتے تھے ہر گز ہمارے پیہر

فصل علیہ وبارک وسلم

کبھی کوئی افتادہ خرما بھی ملتا  
جسے چاہتے آپ کھانا اٹھا کر  
تو صدقے کے شبہ میں ہوتا یہی تھا  
کہ دستِ مبارک جاتے تھے ان پر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ پرہیز خود آپ ہی تک نہ رہتا  
شریک اس میں ہوتے تھے سب لاطہر  
جنابِ حسن کو اگلی پڑی تھیں  
جب ایسی کھجور آئے تھے منہ میں لیکر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ زکوٰۃ خیرات وغیرہ سے سخت پرہیز فرماتے اور اپنے اہل بیت کو بھی اس سے بچاتے تھے، —  
۲۔ ایک بار بچپن میں حضرت حسنؑ ایک افتادہ کھجور منہ میں لیکر آئے تو آپ نے اگلوادی تھی کہ کہیں صدقہ  
خیرات کی نہ ہو۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۲۸)۔ معاون مرتب۔



یہی راز ہے جس سے سید پہ اب بھی زکاتیں ہیں قطعاً حرام اور منکر

یہ فرمان ہے ذاتِ خیر الوری کا کہ ہے ”صدقہ ممنوع..... آلِ نبی پر“

فصل علیہ وبارک وسلم

حضور اکرمؐ ہدیہ قبول فرماتے تھے

تحائف جو حضرت کی خدمت میں آتے قبول آپؐ فرمایا کرتے..... اکثر

مگر شرط یہ تھی کہ ہوتے وہ ہدیہ من کوۃ آپؐ پر تھی حرام اور منکر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ تخصیص تھی خلقِ پیغمبری کی کہ مہدی کو دیتے تھے ہدیہ سے بڑھکر

روایت ہے بنتِ معوذ کی شاہد جو لائی تھیں کچھ لکڑیاں آپؐ کے گھر

فصل علیہ وبارک وسلم

عنایت کیا ان کو سرکارِ دیں نے کفِ دست سونا کہ اتنا ہی زیور

عرض تحفہٴ غیر کے بالمقابل بڑھا رہتا تھا حسنِ خلقِ پیغمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور بدلہ میں اس سے زیادہ ہدیہ دیتے۔ اور یہی تاکید بھی فرماتے،  
بہانہ کہ اگر بدلے میں کچھ نہ ہو سکے تو صرف شکریہ ہی ادا کرنا ضروری ہے (شمائل ترمذی ص ۱۹۴) بہ روایت حضرت ربیع



## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم و حیا کا بیان

نبی کی حیا تم کو گر دیکھنا ہے بیانات خداری کے دیکھو اٹھا کر

وہ کہتے ہیں ناکتخدا لڑکیوں سے بھی زیادہ تھی شانِ حیا ئے پمیر

فصل علیہ وبارک وسلم

ادھر یہ بیاں حضرت عائشہؓ کا کہ مجھ تک نے دیکھی نہ سترِ پمیر

بتاتے ہیں ہم کو .... کہ ہم غور کر لیں وہ عفت بھی کیسی تھی اللہ اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضور کی نفاست پسندی

نفاست پسندی نہ پوچھو نبی کی کہ اس وصف میں آپؐ سے بڑھ کر

عرب جو صفائی سے نا آشنا تھے نمونہ بنے آپؐ کے ساتھ .... رہ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

روایات میں بارہا .... آچکا ہے کہ جب پیش آتا کوئی گندہ منظر

پمیر بہ اندازِ حد حسن و خوبی صفائی کی تاکید فرماتے اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم



یہاں تک کہ مسجد میں گر کوئی عا  
کبھی تھوک دیتا تھا دیوار و در پہ

چھڑی سے مٹاتے تھے سرکار خود  
غضبناک آتا نظر..... روئے انور

فصل علیہ وبارک وسلم  
وہ اک بار جب آئے تھے کوئی صا  
پیمبر کے گھر میلے کپڑے پہن کر

ہوا تھا یہ ارشاد کیا خوب ہوتا  
اگر تم پہنتے انھیں صاف دھل کر

فصل علیہ وبارک وسلم  
یونہی ایک عورت نے انصار کی جب  
ملا عطر مسجد کے دھتے مٹا کر

ہوئی دیکھ کر آپ کو خاص راحت  
کیا ان کی تحسین مسرور ہو کر  
فصل علیہ وبارک وسلم

سدا اک تنفر سا تھا گزشتہ سے  
روایات میں ہے یہ قول پمیر

کہ جب دے خدا کوئی نعمت کسی کو  
بہ صورت بھی ہے اس کا اظہار بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفائی ستھرائی کو بحد پسند فرماتے تھے، مگر عرب کا کوئی جاہل آدمی مسجد یا  
دیوار پر تھوک دیتا تو آپ خود اس کو کسی چیز سے صاف فرماتے تھے، مگر چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار  
ہوتے تھے (معاون مرتب) اے ایک صاحب میلے کپڑے پہن کر آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے کپڑے صاف  
دھو لیا کرو، اے



مزاج مبارک میں تھی وہ لطافت کہ تھا عام سب کو بحکم پیبر

کہ پیاز اور لہسن سے پرہیز رکھیں نہ آئیں انھیں کھا کے مسجد کے اندر<sup>۱</sup>

فصل علیہ وبارک وسلم

حضورؐ کی خوش لباسی

یہ معلوم ہے خوب اہل نظر کو کہ حضرت تکلف سے تھے پاک کیسر

بہت صاف اور سادہ سی زندگی تھی بری تھی بناوٹ سے ذاتِ مطہرہ

فصل علیہ وبارک وسلم

نہ پہننے کبھی آپؐ نے ایسے کپڑے کہ ہوشائبہ جن میں شہرت کا تل بھر

مگر پھر بھی تسہیل امت کی خاطر پہننے کبھی آپؐ بہتر سے بہتر<sup>۲</sup>

فصل علیہ وبارک وسلم

حضورؐ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ رنگ

جو تھے رنگ مرغوب طبع پیبر وہ دو قسم ہیں یعنی ابیض و اصفر

سفید اور زرد

یونہی سرخ رنگ سے تھی ایک نفرت کیا منع جب کوئی آتا... پہنکر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نعمت دے تو اسکا اظہار بھی ہونا چاہئے (معاون مرتب) ۲۔ حضور اکرم ص  
تکلف بناوٹ، شہرت شیخی، غرور وغیرہ سے بتر تھے۔ بچہ سادہ زندگی بسر فرماتے، تاہم دیکھا گیا کہ کبھی کبھی



## صبح تا شام معمولاتِ حضورِ اقدس

وہ معمول روزانہ کی .... زندگی کا وہ از صبح تا شام ..... شغلِ پیمبر

پس فجر مسجد میں تشریف رکھنا مخاطب صحابہ سے پھر ..... میکر اگر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اس رشکِ یوسف کا تعبیر دینا صحابہ کے خوابوں کی تفصیل سن کر

وہ پھر وعظ و پند اور حکمت کی باتیں بنیں جس سے اخلاق انسان کے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

کبھی بہر تنشط ..... طبعِ صحابہ تبسم بھی فرماتے شعر و سخن پر

اسی وقفہ میں پھر خراج و غنیمت کے اموال تقسیم فرماتے اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ پھر چاشت کی نفل کے بعد اٹھنا وہ مسجد سے تشریف لانا مکاں پر

گھریلو مشاغل میں مصروف رہنا ہر اک کام انجام دینا وہ ملکر

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی عصر تک گھر میں مشغول رہنا وہ جانا پھر ازواج تک عصر پڑھ کر

وہ دریافتِ احوالِ ازواج کر کے قیام اسکے ہاں، جسکی باری ہوشی

فصل علیہ وبارک وسلم



# حضور کی خانہ اطہر میں آمد اور تقسیم اوقات

وہ بیتِ مطہر میں حضرت کی آمد وہ تقسیم اوقات خود گھر کے اندر

وہ کچھ بہر اللہ کچھ بہر امت کچھ اپنے لئے کچھ پیئے آلِ اطہر

پھر اس جزو ذاتی کی تقسیم ثانی فصل علیہ وبارک وسلم وہ تشکیل ایثار کی اک مسکراہ

وہ اظہارِ اذکار اہل فضائل وہ حاجت روائی بقدر مقدّر حسن سلوک کی شکل پیدا کرنا

وہ تملیث لمحات اوقات فرصت فصل علیہ وبارک وسلم وہ توضع حسنات اللہ اکبر

وہ تکمیل حاجاتِ مجبور و مضطر تین حصوں میں تقسیم کرنا فرصت کے اوقات نیکی کے پھولوں کو لٹکانا

وہ تبلیغ شاید کا حکم موقر فصل علیہ وبارک وسلم حضور کا حکم تبلیغ

وہ اصحاب کا حقوق درجہ آنا نکلتا وہ لمحات میں بن کے رہبر ذرا دیر

تواضع مذوقات سے جسم و جاں کی وہ تشبیح ارواح و اجسام یکسر

خاطر - کھانے کی چیزیں فصل علیہ وبارک وسلم روح کی جمع جسم کی جمع

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر جب خانہ اطہر میں تشریف لاتے تو اپنے وقت کو تین چار حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ عبادت الہیہ کیلئے - ایک حصہ گھر والوں کیلئے - ایک حصہ امت کیلئے (شامل ترمذی ص ۱۷۹ بروایت حضرت امام حسین ابن علی رضی اللہ عنہ معاون مرتب)



# حضور کا خانہ اطہر سے باہر تشریف لانا

وہ اس بدر کامل کا باہر نکلتا پورا چاند  
وہ خانہ سے اپنے خروج پیمبر

وہ حفظ لساں از خرافات عالم حفاظتِ زبان دھاتی برائیاں  
وہ تالیف و تسکین قلب مکرر  
فصل علیہ و بارک وسلم الفت ڈالنا۔ ڈھارس دنیا ٹوٹے ہوئے دل

وہ اکرام۔ وہ تولیت۔ وہ تحذیر عزت افزائی ولی بنانا برائیوں سے ڈرانا  
توجہ وہ حسن بشاشت سے ان پر

وہ تحسین احسن وہ تقبیح اقبیح اچھے کو اچھا کہنا برے کو برا فرمانا فصل  
تفقد وہ حالات کا ان کے اکثر  
فصل علیہ و بارک وسلم دلجوئی۔ غم خواری

## دستور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بھلا ایسی مجلس کی تعریف کیا ہو جو تھی مشتعل ذکرِ حق پر  
جو تھی مشتعل ذکرِ حق پر

وہ مجلس جو تھی پاک شور و شغب سے نہ ہوتا کوئی مہتمم جس میں آکر  
فصل علیہ و بارک وسلم

وہ علم و حیا اور صبر و امانت ہوں جس مجلسِ پاک کے خاص جوہر

فضیلت کا معیار تھا جس میں تقویٰ جہاں چھوٹے مہرم بڑے تھے موقر

فصل علیہ و بارک وسلم

پیرمقامی فرمائی جاتی۔

اے حضور جب باہر تشریف لاتے تو لوگوں سے خندہ پیشانی سے باتیں فرماتے۔ لوگوں کو تسکین دیتے۔ لوگوں کی خیریت دریافت فرماتے۔ اے آپ کی مجلس بڑی پرسکون ہوتی۔ شور و شغب سے دور۔ بڑوں کا احترام کیا جاتا چھوٹوں کا۔



# نفل نمازوں اور نفل روزوں کا ذکر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

نماز نوافل میں تھا یہ طریقہ کہ اکثر ادا کرتے اپنے مکاں<sup>۱</sup> پر

یہ ارشاد ہے خود رسول خدا کا کہ پڑھنا نوافل کا ہے گھر پہ بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

رہی نفل روزوں کی تفصیل باقی تو ملتی ہیں ایسی روایات اکثر

کہ روزوں سے سرکار کو اک شغف تھا جو رکھتے تھے روزے تو رکھتے برابر<sup>۲</sup>

فصل علیہ وبارک وسلم

یہاں تک کہ اصحاب کو خیال ہوتا کہ شاید نہ افطار فرمائیں سرور

یونہی جب کبھی آپ افطار کرتے تو چلتا تھا کچھ روز افطار اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہاں تک کہ ہوتا گماں ساتھیوں کو کہ اب صوم شاید نہ رکھیں پیمبر

غرض اختلافات عادات حضرت بھی امت کے حق میں ہیں رحمت کے مظہر

فصل علیہ وبارک وسلم

<sup>۱</sup> نوافل گھر پر پڑھنا سنت ہے۔ <sup>۲</sup> حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزے رکھتے کبھی مسلسل ناغہ فرماتے تاکہ امت کیلئے اسکا کرنا ضروری نہ ہو جائے۔ (معاون مرتب)



۱۷۱

# حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت قرآن خوانی

یہاں آپ کو آج یہ بھی بتا دوں کہ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں۔

یہ کیفیت قرأت ذات اقدس احادیث میں یوں ہے موجود اکثر  
فصل علیہ وبارک وسلم

کہ جب امّ سامہ سے راوی نے پوچھا کہ پڑھتے تھے قرآن کیسے پمیر۔

تو فرمایا ہر حرف ہوتا تھا واضح نہایت مبین نہایت مفہم

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی جب فتادہ نے پوچھا ان سے کہ پڑھتے تھے سرکار قرآن کیونکر۔

تو ارشاد فرمایا اک لفظ مدّا غرض یہ کہ ترتیل سے اور بہت۔

فصل علیہ وبارک وسلم

---

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک قرأت کے ساتھ صاف صاف تلاوت فرماتے تھے۔

(معاون مرتب)

ہم کو بھی چاہیے کہ اس کی پیروی کریں۔ اور معنی مطلب اور تفسیریں دیکھیں۔

---



حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

## گذراوقات

حبیب خدا کی معیشت بھی سُن لو      بسر جیسے کی آپ نے زندگی بھر

روایات نعمان اور عائشہ کی      بتائیں گی حالات عیشِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

جناب انس کی روایت بھی دیکھو      شکم پر تھے جب سب کے ایک ایک پتھر

دکھایا شکم جب حبیب خدا نے      تو دہرے حجر تھے بہ بطنِ مطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

کرو یاد حضرت کا وہ واقعہ .... بھی      کہ جب گھر سے نکلے تھے بے وقت باہر

ملے آکے جس وقت حضرت دونوں      وہ صدیق و فاروق خلفائے اکبرؓ

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ ہمیشہ جوتھے جاں نثار اک صحابی      جہاں لیگئے لوگ تشریف مل کر

جہاں دعوتِ مخلصانہ ہوئی تھی      جہاں سے اُٹھے آپؐ آسودہ ہو کر

فصل علیہ وبارک وسلم



یہی بھوک تھی وجہ تکلیف حضرت یہی پیاس لائی تھی سب کو یہاں پر

مگر یہ بھی بتلا دوں یہ حال کیوں تھا کہ تھا فقر خود مدعا ئے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضور کے معمولات ذاتی

### خوشبو لگانا

وہ اس نفس قدسی کا خوشبو لگانا پاک ذات جو تھا گویا خود منبع مشک و عنبر خزانہ - کان

وہ عطریّت رشکِ ریحانِ جنت مدینہ کی گلیاں تھی جس سے معطر

فصل علیہ وبارک وسلم

ضرورت نہ تھی اسکو خوشبو کی مطلق فقط میل طبعی کا تھا ایک منظر

وہ قلب معطر کا شوقِ تعطر وہ سونے پہ گویا سہاگہ مکر

فصل علیہ وبارک وسلم

مراد حضور اقدس

وہی عطر دانی معروف بہ سکہ لگاتے تھے خوشبو نبی جس سے لیکر

انہیں رغبت ہوئے خوش اسقدر تھی نہ فرماتے انکار جو دیتا لا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے شامل ترمذی صفحہ ۱۹۸-۱۹۹

احادیث سے ثابت ہے کہ دونوں جہاں کی نعمتیں حضور کیلئے حاضر تھیں لیکن حضور کا مدعا ہمیشہ فقر و فاقہ کا تھا



یہ فرمان ہے فخر کون و مکاں کا کہ انکار ہے تین چیزوں سے منکر  
 نہ واپس کرو تم ..... اگر ہدیہ پاؤ و ساد و لبن اور عطر معطر  
 فصل علیہ و بارک وسلم تیکہ دودھ خوشبو

### سرمرہ لگانا

وہ ہر رات کو نیند سونے سے پہلے سلائی پہ اُٹھد کا سرمرہ اٹھا کر  
 لگانا وہ دست مبارک سے خود ہی کبھی ڈسلائی، کبھی تین لیکر  
 فصل علیہ و بارک وسلم

وہ چشم کھیل اور پھر حسن سر بیاض کیسے ہوں ایسی آنکھوں کے جوہر  
 جو ہم بھی لگاتے تو کیا خوب ہوتا علیکم بالاشم کا فرمان سن کر  
 فصل علیہ و بارک وسلم تمہیں اُٹھد کا سرمرہ لگانا چاہئے

ابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہدیہ میں اگر دودھ تیکہ یا خوشبو ملے تو قبول  
 کرنا چاہئے اور بدلے میں کچھ دینا چاہئے، اگر ممکن نہ ہو تو شکریہ ادا کرنا ضروری ہے  
 (معاون مرتب)

۲۷ رات کو سونے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھد کا بنا ہوا سرمرہ لگاتے تھے اور  
 لگانے کی تاکید فرماتے، (معاون مرتب)



## حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی کبھی سینگلی لگوانا

روایات سے ہے یہ ثابت کہ گاہے لگی سینگیاں بھی ہیں جسم نبی پر

کبھی گرد گردن کے لگواتے حضرت کبھی صاف و شفاف پشتِ قفا پر  
فصل علیہ وبارک وسلم گردن کے پیچھے

## آپ کے سفید بالوں کا ذکر

بڑھاپے کا حضرت کے ذکر ہی کیا ابھی تھے کہاں حضرت ایسے معمر

جو تعداد ہے پختہ بالوں کی مروی وہ چودہ تھے یا سترہ بال گن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضور کا خضاب لگانا

خضابی روایات دیکھی جو میں نے ملے ان میں کچھ اختلافات مضمحل

جو ہے ایک مثبت خضاب نبی کی تو منظر ہے انکار کی ان میں دیگر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

۱۔ روایتوں میں آیا ہے کہ کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگیاں بھی لگوائی ہیں (معاون مرتب)  
(شمائل ترمذی) ص ۳۸-۳۹) ۲۔ و ۳۔ شمائل ترمذی ص ۳۲-۳۳۔

---



جناب انسؓ دونوں صورت کے قائل مگر بوہرہ کو اقرار کیا  
 بہر نوع کہ میلان اقوال یوں ہے کہ نفی حضابِ نبی ہے اصح تر  
 فصل علیہ وبارک وسلم

## بالوں میں کنگھی فرمانا

وہ فرمانا حضرت کا بالوں میں کنگھا وہ آرائشِ ریش و زلفِ معنبد  
 جو تھے بال خود حسن و خوبی میں یکتا <sup>دارھی</sup> <sup>نال</sup> <sup>خوشبودار</sup>  
 نکھر جائے وہ اور دونا سنور کمر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر ہے یہ ارشاد فخرِ دو عالم کہ تشریح ہے ناغہ کے ساتھ بہتر  
 یتیم بھی تھا کتنا مرغوب خاطر جو رہتا تہِ جل میں ملحوظ اکثر  
 داہنی طرف سے شروع کرنا۔ پسند فصل علیہ وبارک وسلم <sup>کنگھی کرنا</sup>

۱۷۷ شامل ترمذی صفحہ ۳۶-۳۷ حصہ میں مفصل مذکور ہے  
 ۳۷ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں کنگھا فرماتے تھے، اور پہلے داہنی طرف سے شروع  
 فرماتے تھے، آپ کا فرمان ہے کہ ایک دن کے ناغہ سے کنگھی کی جائے۔ (معاون مرتب)  
 حوالہ شامل ترمذی صفحہ ۳۱۔



## حضور شاعر نہیں تھے مگر اچھے اشعار کی تعریف فرماتے تھے

اگر شاعری دیکھنا ہو.... نبی کی تو سن لو کہ شاعر نہیں تھے ہمیں

نہ ہونے پہ شاعر۔ نبی کے ہے شاہد و ما ینبغی لہ کا فرمان.... برتر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر ہاں روایات سے ہے یہ ثابت کہ نفرت بھی تھی شاعری سے نہ یکسر

رواحہ بعید اور طرفہ وغیرہ کے اشعار ہوتے تھے مرغوب سرور

فصل علیہ وبارک وسلم

انہیں پڑھ کے حضرت نے تعریف کی ہے احادیث میں آپ کا ہے یہ اکثر

پڑھی مدح حسان نے جب نبی کی تو مسجد میں رکھا گیا ایک ممبر

فصل علیہ وبارک وسلم

### قصہ گوئی

سمر جس کو کہتے ہیں ہم قصہ گوئی ہے منقول خود شب میں حضرت گھر پر

وہ حضرت سے تشریح نام خرافہ بتاتی ہے ام زرع کی روایت ہے مذکور ازدواج سے قصہ کہہ کر کہ تنشیط ازدواج ملحوظ کہہ کر

کبھی آپ نے قصہ گوئی بھی کر کے دکھائے ہیں اخلاق کے انچہ جوہر

فصل علیہ وبارک وسلم



# حضور اقدس کے مزاج کا ذکر

زاہر صحابی سے حضور کا مزاج

نبی جس سے تفریح فرمائیں خود ہی بیان کیسے ہو ان کا حسن مقدر

وہ زاہر جو تھے ایک بدوی صحابی تحائف جولائے تھے حضرت کو اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ اک بار جب بیچتے تھے کوئی شے تو چپکے سے حضرت نے پیچھے سے آکر

انھیں اپنی آغوش میں یوں دبایا کہ بول اٹھے من ھدا اور سنی کہہ

فصل علیہ وبارک وسلم یہ کون ہے، مجھے چھوڑو

مگر جب یہ سمجھے کہ پیچھے بنی ہیں تو فرط محبت میں وہ نیک اختر

لگے پشت حضرت سے اپنی ملانے کہ حاصل ہو کچھ برکت صدر اطہر

ایک ضعیف سے مذاق فصل علیہ وبارک وسلم سینہ مبارک کی برکت

ضعیف کا قصہ بھی... تو یاد ہو گا تمنائے جنت جو آتی تھیں لے کر

تو فرمایا حضرت نے ان سے مزاجاً کہ بڑھیا نہ جائے گی جنت کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم



سنا جب صحیفہ نے ارشاد والا تو آنسو بہانے لگیں رنج ہو کر  
 بشارت یہ دی تب رسولِ خداؐ کہ تم کو بھی جنت ملے گی مقرر۔  
 فصل علیہ وبارک وسلم  
 مگر ہے یہ دستور جنت میں داخل کہ جب عورتیں جائیں جنت کے اندر  
 باعزاز اہل جنات ان کو پہلے بنائیں گے اک حورِ عین جیسی عورت  
 فصل علیہ وبارک وسلم

### کسی صحابی سے مزاح

وہ اک واقعہ اور ہے یونہی مروی کسی نے جب اک اونٹ مانگا تھا آکر  
 تو حضرت نے فرمایا ان سے جواباً میں اک اونٹنی بچہ دونگا مقرر۔  
 فصل علیہ وبارک وسلم  
 سنا جب یہ سائل نے گھبرا کے بولا سواری کرونگا میں بچہ پہ کیونکر؟  
 تو فرمایا سرکار نے مسکرا کے کہ ہر اونٹ ہے ابنِ ناقہ برادر  
 فصل علیہ وبارک وسلم



# متعلقات نبوی

## ازواجِ مطہرات

وہ تعداد ازواجِ شاہِ دو عالم بحسب روایات ہیں <sup>تعداد ازواج میں تضاد ہے</sup> کبارہ گن کر

وہ اول کہ ہے نام جن کا خدیجہؓ جو ایماں میں ہیں سب سے اول و اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ پہلی مددگار تھیں دینِ حق کی بنا جس سے اسلام کا اولیٰ گھر

وہی جن کا تھا رشک خود عائشہؓ کو وہی جو مزخ تھیں نزدِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ پھر سودہؓ و عائشہؓ اور حفصہؓ کے اسمائے علیاں ہیں محسوب لکھکر

وہ پھر نام امّ المساکین زینبؓ جو حضرت کی ازواج میں تھیں سخی تر

فصل علیہ و بارک وسلم

ہیں پھر حضرت امّ سلمہ و زینب جو یرہ ریحانہ اسمائے برتر

ہیں پھر نام امّ حبیبہؓ و صفہؓ کے مابعد میمونہؓ ہیں زوجِ اطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

لے صرف حضورؐ کے لئے جائز تھا کہ کئی شادیاں کر لیں کیونکہ توسیع اسلام کیلئے ضروری تھا۔  
بی بی خدیجہ بیوہ تھیں اور حضورؐ کی پہلی بیوی بنیں حضرت فاطمہؓ آپ کے بطن سے تھیں (باقی اگلے صفحہ پر)



## حضور کے خدام

وہ مخصوص خدام ذات گرامی جو مشغول خدمات نبوی تھے اکثر

روایات میں تین ہیں نام ان کے بلالؓ و انسؓ ابن مسعودؓ اشعر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضور کی دایہ شریفہؓ

وراثت میں سرکار کون و مکان جو پاتے تھے سامان متروکہ گھر پر

انہیں میں تھیں اک دایہ بھی ام امین رہیں خدمت پاک میں جو برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضور کی متروکہ زمین یا باغات

زمین آپ نے بعد اپنے جو چھوڑی وہ تھیں چند باغ فدک اور خیبر

علاوہ ازین باغ کچھ اور بھی تھے جو پڑتے حدود مدینہ کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

آپ حضور پر سب پہلے ایمان لائیں اپنا تمام مال راہ خدا میں صرف فرما دیا پہلی مسجد نبوی انہیں تعمیر فرمائی تھی زندگی بھر حضور کو تسکین و تسلی دیتی رہیں۔ حضرت حفصہؓ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں مگر حضرت عمرؓ نے حضور کی وراثت میں سے حضرت حفصہؓ کو کوئی حصہ دیا نہ بی بی فاطمہؓ کو کیونکہ نبی کی وراثت نہیں ہوتی۔ حضرت بی بی زینبؓ تمام اذواج میں سب سخی تھیں۔ حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی تھیں حضور کو ان سے سید الفت تھی۔ انہیں کے زانوں حضور کا وصال ہوا تھا تب انکی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی زیادہ تر احادیث انکی طرف سے ملی ہیں ہیکو ان تمام پر درود



مگر یہ روایات میں آچکا ہے کہ ان میں سبھی وقف تھے راہِ حق پر

فقط ایک خیر کی اسی زمین تھی کہ تھا جس میں حق آپ کا کچھ مقرر

فصل علیہ وبارک وسلم

### حصنِ نور کے آثارِ متبرکہ

وصالِ نبی پر جو تھیں ..... یاد گاریں صحابہ کو محبوب تھیں جان سے بڑھکر

انہیں بھی تواریخ اپنا چکی ہے بتائے ہیں راوی نے نام انکے گن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

انہیں میں تھے نعلینِ پائے مبارک انہیں میں تھے کچھ موئے راسِ مطہر

انہیں میں تھا اک کاسہ چوبی شکستہ ملا تھا جو چاندی کا اک تشت دیکر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ ہیں سہ تبرک بفضلِ الہی تھے محفوظ انس ابن مالک کے گھر پر

ابو طلحہؓ نے بھی اکٹھا کئے تھے بمقدار کافی یہی موئے اطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

علاوہ بریں اور تھیں چند چیزیں احادیث میں جن کا ہے ذکر اکثر

عصائے مبارک تھا اور اک انگوٹھی جو مہمور کرتی خطوطِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

لہ بخاری شریف کتاب الجنس (منقول از سیرت النبی حصہ اول و دوم مطبوعہ دار المصنفین اعظم گڑھ)



124

وہ تھی ذوالفقار علی بھئی انھیں میں  
تواریخ میں نام ہے جس کا اسمہ

وہ کپڑے بھی رکھ تھوڑے تھے عائشہ نے  
وصال پیمبر ہوا جس کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضور کی۔ عمر شریف

حضرت - سرسریک  
اگر شوق ہے علم عمر نبی کا  
روایت شامل کی دہراؤ پڑھ کر

کہا ابن عباس نے صاف جس میں کہ ترسٹھ برس کی حقی عمر پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر جس روایت میں ہے ذکر پلمیٹھ

سمجھ لو کہ ہے کوئی راز اس میں مضمر

ہے بس اتفاق اس پہ علمائے حق کا  
کہ تر سٹھ برس عمر ہے معتبر تر

فصل علیہ وبارک وسلم

چہل سال بعثت کے پہلے کے گن لو وہ مکہ کے تیرہ برس ہیں جو اسٹھ

وہ دس سال جو مدینہ میں گذرے ہوئی صرف ترسٹھ کی یوں عمرِ اطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی حضرت عائشہؓ خود ہیں راوی کہ حق سے ملے آپؐ ترسٹھ کے ہو کر

معاویہ نے بھی پڑھا تھا جو خطبہ

تو فرمایا تھا اس میں ترستھ ہے کہ

فصل علیہ و بارک و مسلم

۱۷۰۔ معاویہؓ نے بھی پڑھا تھا جو خطبہ  
تو فرمایا تھا اس میں ترسٹھ ہی کلمہ  
فصل علیہ وبارک وسلم  
۱۷۱۔ ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ کی روایتوں سے حضور کی رحلت کے وقت عمر ترسٹھ سال



اب آؤ ذرا ذکر معراج سن لو کہ اس میں بھی ہے برکت و خیر مضمر

بتائیں احادیث کی روشنی میں کہ سرکارِ تاعرش پہونچے تھے کیونکر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ انعام تکمیل نور نبوت ہوا ختم جب ذات خیر البشر پر

خدائے پھر اپنے ہی فیض و کرم سے نوازا بنی کو یہ اعزاز دیکر

فصل علیہ وبارک وسلم

## وجہ معراج شریف

وہ جب وقت ہجرت قریب آچکا تھا مظالم بڑھے حد سے بھی جب سوا تر

تو پھر بہر تنسیط ذات گرامی بلائے گئے عرش پر میرے سرور

حضور کو خوش کرنے کیلئے فصل علیہ وبارک وسلم

ہوا حکم لاصوت کو اب سبائیں بنائیں اسے آج بہت سے بہتر

معطل نہ ہو لمحہ کو کار عالم کہ ناصوت سے آرہے ہیں پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم زمین کی دنیا

اے کفار و مشرکین کے مظالم سے حضور اقدس آزرده خاطر تھے۔ ہجرت نبوی بھی قریب آگئی تھی اسی درمیان ۲۷ ستمبر ۶۱۰ء کی شب میں جب حضورؐ اپنی چچا زاد بہن اتم ہانی کے مکان پر نحو خواب تھے کہ ایک فرشتہ نے حضور کو جگایا اور مقامِ حطیم پر لے گیا۔ سینہ اقدس چاک فرما کر دل کو آب زمزم سے دھویا اور نور ہدایت سے بھر دیا۔ پھر براق پر سوار کر کے معراج کیلئے روانہ ہو گیا تفصیلات احادیث میں موجود ہیں۔

(معاون مرتب)



بتایا گیا جب ریل اسین کو کہ ہو جائیں آساده حکم داور

ابھی حاضر بارگاہ نبی ہوں براق ایک ہو ساعہ میں برق پیکر  
فصل علیہ وبارک وسلم

ادب سے یہ پیغام پہونچائیں پہلے کہ معراج کا جو شرف تھا مقدر

اسی کا ظہور آج ہوگا جہاں میں کہ ہے اب وہی ساعت نیک اختر  
فصل علیہ وبارک وسلم

یہی مقصد عین ہے حاضر کی کا چلیں میرے ہمراہ تشریف لیکر

ہوئے آپ سُننے ہی تیار فوراً بقصد لقائے خداوند اکبر  
فصل علیہ وبارک وسلم

کیا صاف جبریل نے قلب اطہر پھر اس میں بھر نور حکمت کے جوہر

ازاں بعد لائے براق ایک ایسا جو تھا برق سے تیز تر نور پیکر  
فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ شق الصدر کا یہ چوتھا واقعہ تھا۔ فرشتوں نے حضور کا سینہ اقدس چیر کر دل کو صاف  
کر کے سر عالم ملکوت و دیدار جلوۃ الہی کیلئے نور و ہدایت سے بھر کر بند کر دیا۔  
(معاون مرتب)



یہ تھا عالم برق رفتار اس کا کہ رکھتا قدم منتہائے بصیرت پر

سوار اس پہ ہونا جو چاہا نبی نے مسرت میں وہ شوخ کودا اچھل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہا اس سے جبریل نے کرنہ شوخی کہ ہیں پشت پر تیری محبوب داور

سوار آج تک کوئی تجھ پر ہوا ہے فضیلت میں جو ہو محمد سے بڑھ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

ادب سے ہوئی خم یہ سنتے ہی گرد عرق میں غرق ہو گیا جیسے یکسر

حرم سے چلے دونوں حضرات پہلے رُکے باب بیت المقدس پہ آکر

فصل علیہ وبارک وسلم

کیا پیش پھر لا کے روح الامیں نے شراب اور شیر ایک اک پیالہ بھر کر

قبول آپ نے کر لیا شیر شیریں مئے ناب چھوڑی جہاں تھی وہیں پر

یٹھا دودھ فصل علیہ وبارک وسلم شراب

لے اس کی رفتار کا اندازہ آج کل کی دنیا میں یوں تصور فرمائیے کہ ریڈ یا نی ہروں سے سیکڑوں گنا

۔ زیادہ تھی۔

۲۔ براق پر جب حضور موار ہوئے تو مارے خوشی کے وہ اترایا پھر شرم سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔



جو دیکھا یہ جبریل نے بول اٹھے کہ صد شکر فطرت ہے مرغوب سرور

اگر آپ لیتے..... مئے ارغوانی تو انت بھی گمراہ ہوتی مقدر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہاں سے بڑھے جب تو تشریف لائے بچشم زدن آئے پہلے فلک پر

یہاں اذن چاہی جو روح الامیں نے تو دربان بولا کہ ہے کون درپر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہا جبریل امیں نے کہ میں ہوں کہا کون ہے آپ کے ساتھ اس پر

بتایا انھوں نے پھر اسم گرامی محمد جو ہیں شافع روز محشر

فصل علیہ وبارک وسلم

تو پوچھا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں یہ بولے کہ ہاں ہیں یہ مطلوب داور

دیا کھول دروازہ سنتے ہی اس نے بہ ترحیب و تبریک مسرور ہو کر

فصل علیہ وبارک وسلم <sup>ساعت و احترام کے ساتھ</sup>

کہا پھر کہ باشندگانِ فلک بھی بہت ہوں گے مسرور یہ مشرودہ سن کر

خدا اگر ہمیں واقفیت نہ بخشے تو ہم مطلع ہوں نہ حالِ زمیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم



بٹھے یاں سے آگے تو دیکھا نہی نے کہ بیٹھے ہیں اک شخص خاموش ہو کر

چپ و راست انکے ہیں ساتھ سے نظر ڈالتے ہیں وہ جس پر برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ ہنستے ہیں جب داہنے دیکھتے ہیں مگر روتے ہیں دیکھ کر بایاں منظر

نبی کو مرے دیکھتے ہی وہ بولے کہ ہو مرحبا ابن صالح پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو پوچھا یہ حضرت نے روح الامیں کہ بیٹھے ہیں یہ کون صاحب برادر؟

تو بولے یہ ہیں آپ کے باپ آدمؑ وہ ارواح اولاد ایمن والیں

فصل علیہ وبارک وسلم

جو ہیں داہنی سمت وہ جنتی ہیں جو بائیں ہیں وہ دوزخی ہیں مقرر

وہ جب اپنے دونوں طرف دیکھتے ہیں تو ہوتا ہے اسکا اثر انکے دل پر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضورؐ نے دیکھا کہ ایک بزرگ خاموش بیٹھے ہیں۔ ان کے داہنے بائیں دھندلی دھندلی شکلیں نظر آتی ہیں۔ جب آپ داہنی طرف رخ فرماتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں، مگر جب بائیں طرف کی شکلوں کو دیکھتے ہیں تو رنجیدہ نظر آتے ہیں۔ آپؐ نے یہ راز جبرئیل سے دریافت فرمایا۔ وہ بولے 'یہ بزرگ حضرت آدمؑ ہیں، اور داہنی طرف ان کی نیک اولادیں ہیں اور بائیں طرف ان کی گنہگار اولادیں ہیں' (معاون مرتب)



نظر آئیں دو نہریں حضرت کو آگے تو پوچھا یہ نہریں ہیں کیسی یہاں پر؟

کہا آپ سے جب سبیل میں کہ نیل و فرات اس سے ملتی ہیں آکر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو آگے بڑھے کچھ تو حضرت نے دیکھا کہ ایک نہر ہے اور جاری وہاں پر

کنارے بنا جس کے ہے خوش نما سا <sup>نیمتی پتھر</sup> زمرد و لؤلؤ کا اک قصر اخضر <sup>موتی</sup> فصل علیہ وبارک وسلم <sup>ہرے رنگ کا محل</sup>

بتاؤں تمہیں خوبیاں اسکی کیسے مجسم تھی جس کی زین مشک اذفر <sup>اذفر کی مشک</sup>

جو پوچھا بنی نے تو جبریل بولے کہ ہے نام اسی نہر کا... نہر کوثر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو مخصوص ہے ذات والا کی خاطر نہیں جس میں ہے شرکت غیر یکسر

یونہی آپ بڑھتے رہے ہر فلک پر دیکھائے فرشتوں نے اک ایک منظر

فصل علیہ وبارک وسلم

ملے آکے حضرات یحییٰ و عیسیٰ جو پہونچے بنی دوسرے آسماں پر

گئے تیسرے پر تو یوسف کو پایا کہ تھا احسن جن کا زمانہ میں اشہر

فصل علیہ وبارک وسلم



بڑھے خاتم الانبیا.... اور آگے ملے آگے ادریسؑ چوتھے فلک پر

کہ ہے جس کی رفعت پہ قرآن شاہد مکانا علیا کے..... الفاظ برتر

فصل علیہ وبارک وسلم

ملے پانچویں آسماں پر نبی سے وہ ہارون و موسیٰ کے اکثر برادر

جو پہونچے چھٹے پر تو دیکھا نبی نے کہ تشریف فرما ہیں موسیٰ ہیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہا میرے سرکار کو دیکھتے ہی کہ ہو مرحبا..... اے رسولِ مطہر

اچانک ہوا گر یہ موسیٰ پہ طاری چلے جب رسولِ خدا ان سے مل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

بدا جانبِ حق سے آئی کہ موسیٰ! یہ بتلاؤ آنکھوں میں ہیں اشک کیونکر؟

کہا باادب ہو کے۔ بار الہا ہو یہ حواں بعد میرے ہیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر باوجود اسکے ہے فرق اتنا کہ ہے یہ مراتب میں مجھ سے سوا تر

مرے امتی بھی نہ جائیں گے اتنے کہ اس شخص کے جتنے جنت کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم



خلیلِ خدا سے ہوئے پھر ملاقی جو پہونچے نبی ساتویں آسماں پر

ملے بیتِ معمور پر آپ ان سے وہ بیٹھے تھے پشت اپنی جس سے لگا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

جہاں روز ہوتے ہیں داخل ہزاروں فرشتے نئے حکمِ معبود پا کر

خلیلِ خدا نے کیا خیر مقدم کہ ہو مر حبا ابن وصالِ حمیر

فصل علیہ وبارک وسلم

بتایا یہ روح الامیں نے نبی کو یہ باپ آپ کے ہیں براہِ تم آذر

ہوئے آپ مشغول سیرِ جہاں پھر کہ تھے جس میں موتی کے گندہ سر اسر

فصل علیہ وبارک وسلم

خدا ہی کو معلوم ہے پورا نقشہ مگر کل زمیں اس کی تھی مشک اذفر

غرض پھر حضور اتنے نزدیک پہونچے صدائے صریرِ قلم تھی جہاں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہاں سے بڑھے سدرۃ المنتہی تک جو ہے مطلعِ حسنِ انوارِ یکسر

نظر آئے پھر آپ کو ایسے جلوے کہ اظہار ہے جس کا طاقت سے باہر

فصل علیہ وبارک وسلم



یہی "سدرہ" ہے وہ مقام مبارک جہاں حسب ارشاد ذاتِ پمیر

پہنچتی ہے ہر چیز دنیا سے آکر اترتی ہے ہر شے وہاں سے زمیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

دکھائی ہیں جبریل امین نے وہ شکل اپنی سب تھیں جو چھ سو عدد

بڑے پھر حبیب خدا اور آگے خیالاتِ انسان کی حد سے باہر

فصل علیہ وبارک وسلم

جہاں جلوہ ہائے جمال الہی بہ ہر لمحہ رکھتے ہیں اک حُسنِ عبقر

ہوئے مرحمت پھر کچھ انعام ایسے جو مخصوص تھے بہر ذاتِ مطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

ازاں جملہ تھیں چند آیاتِ قرآن جو بقرہ کی سورۃ میں ہیں خاتمہ پر

ملا پھر یہ مژدہ ..... بہ فضلِ الہی کہ بخشونگا اے میرے محبوب اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

العامات معراج :- نماز پنجگانہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو خاص عطیے عطا ہوئے،

(۱) ایک یہ بشارت کہ امت محمدیہ میں جو شرک نہیں کرے گا اسکی مغفرت ہوگی

(۲) دوسرا عطیہ سورہ بقرہ کا آخری رکوع - لِّلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ .....

کافرین - جو فاتحہ خوانی میں آج بھی شامل ہیں۔



نہرے امتی میں جو مشرک نہ ہوں گے نہ ٹھہرائیں گے جو میرا کوئی ہمسر

ہوئیں فرض پھر پنج وقتہ نمازیں جو ہیں آج بھی فرض مومن کے اوپر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر ان نمازوں کی تعداد پہلے خدا سے تھی پنجاہ وقتہ مقرر

ہوئے آپ واپس جو دربارِ حق سے تو موسیٰ نے فرمایا کل قصہ سن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ اے مصطفیٰ تری امت میں ہرگز نہیں اتنی طاقت کہ عامل ہوں ان پر

ذرا آپ تشریف لے جائیں تک جو تخفیف ہو جائے ان میں تو بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

معافی ہوئی پہلے کچھ رکعتوں کی جو کی عرض سرکار نے میرے جا کر

جو لوٹے تو موسیٰ نے پھر یہ بتایا کہ ہے اب بھی امت کی طاقت سے باہر

فصل علیہ وبارک وسلم

گئے تین بار آپ یونہی خدا تک پھر آخر ہوئی پانچ وقتوں کی گھٹکر

بہ لطف خدا پھر یہ پیغام پہنچا کہ یہ مژدہ بھی سن لیں مسرور ہو کر

فصل علیہ وبارک وسلم



تغیر سے احکام ہیں پاک میرے یہی پانچ پنجاہ کے ہیں..... برابر

ادا جو انہیں پنج وقتہ کریں گے وہ پائیں گے دس گونہ اجر اتنے پیہر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ سب ہو چکا جب تو سرکار لوٹے چلے آئے بیت المقدس.... اتر کر

جماعت نظر آئی اک انبیاء کی خلیل اور موسیٰ تھے نفلوں کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

بیاں پھر کئے آپ نے چند حلیئے کہ اس شکل و صورت کے تھے پیہر

کہا حلیہ موسیٰ کی بہ نسبت کہ قد تھا طویل ان کا اور لون اسمر گندی

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ بال انکے الجھے تھے اور گھنگریاے "ازد شنوہ" کا جیسے ہو کوئی پیکر

یہ فرمایا پھر حلیہ موسیٰ میں کہ قد میانہ تھا ان کا اور رنگ ازھر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر بال تھے انکے سیدھے و لانبے چلے آتے ہوں جیسے فوراً نہا کر

وہ تھے "عروہ ثقفی" سے گویا مشابہ نظیر انکی ہوتی ہے چسپاں انہیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم



ہوا پھر یہ ارشاد سرکارِ عالم کہ شکلِ خلیلِ خداوندِ اکبر  
مشابہ تھی بالکل تمہارے نبی سے وہ تھے یونہی جیسے تمہارے پیغمبر  
فصل علیہ وبارک وسلم

حضورِ امام الانبیاء ہیں  
کہ آیا نظر پھر مجھے ایسا منظر  
کہ میں سر فرازِ امامت ... ہوا ہوں  
ہوئے ہیں مرے مقتدی سب پیغمبر  
فصل علیہ وبارک وسلم  
فراغت ہوئی جب امامت سے مجھ کو  
تو آئی ندا غیب سے اے پیغمبر

یہ دوزخ کا داروغہ حاضر ہوا ہے  
سلام ان کو فرمائیں حضرت تو بہتر  
فصل علیہ وبارک وسلم  
مگر خود سلام اس نے فرمایا مجھ کو  
نظر میں نے جب ڈالی اس سمتِ مٹ کر  
یہ سب منزلیں ہو گئیں طے تو حضرت  
اٹھے کعبہ میں جیسے بیدار ہو کر  
فصل علیہ وبارک وسلم

---

لے اس سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے امام بنے تھے۔  
(معاون مرتب)

---



## واقعات معراج پر اہل قریش میں حیرت و استعجاب کا طوفان

ہوئی صبح جب تو حبیب خدا نے      بیاں کر دیا یہ وقوعہ .... عجب تر

نمایاں ہوا اضطراب ایک خاصا      قریشی رئیسوں میں یہ بات سُن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

کسی نے کہا کذب ہے افترا ہے      کسی نے کئے کچھ سوالات آکر

کہا آخرش تاجروں نے کہ اچھا      گئے تھے وہاں واقعی گریمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

بیاں پھر کریں حلیہ بیت المقدس      کریں فیصلہ ہم بھی کچھ جسکو سُن کر

مگر چونکہ تھا نقشہ سے ذہن خالی      ہوئے کچھ پریشان محبوبِ داود

فصل علیہ وبارک وسلم

### اظہار معجزہ

بیت المقدس کا حضور کی نگاہوں میں منعکس ہونا

اچانک بفضلِ خدا بیت مقدس      ہوا خود نگاہے نبی میں ..... مصوّر

بیت المقدس کی پوری شکل سامنے آگئی

ہوئے آپ خوش اور پھر بے تکلف      بتاتے رہے پوچھتے تھے جو ... اکفر

پُر کفار

فصل علیہ وبارک وسلم



جواب آپ کا سُن کے حیرت زدہ تھے مگر لاتے ایماں کہاں یہ مقدر

غرض یہ بھی تھا معجزہ اک نبیؐ کا کیا سب نے تسلیم صدقِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

## واقعہ معراج پر مصنف کی ہدایت

رہی بحث اب یہ کہ معراج نبویؐ ہوئی خواب میں یا کہ بیدار ہو کر

فقط روح کو تھا یہ اعزاز حاصل کہ روح و جسم دونوں تھے ساتھ ملکر

فصل علیہ وبارک وسلم جسم شریف

تو ہے اختلاف روایات اس میں پڑیں ہم نہ اس بحث میں گر تو بہتر

سمجھ لیں جو اتنا تو ہو جائے کافی کہ جب آپ سب سے بڑے ہیں پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

حبیب خدا اشرف الانبیاء میں ہوئے آپ سے خرق عادات اکثر

عام عادات کے خلاف باتیں ہونا

تو پھر اس میں اشکال ہی کون سا؟ کہ معراج فرمائیں با جسم اطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے ہمارے رسول اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، اشرف الانبیاء میں، بے شمار معجزات حضور عطا ہو چکے

ہیں۔ انہیں میں سے ایک معجزہ معراج کا بھی ہے۔ اسی کی بنا پر آپ فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے آخری مقام پر فائز

ہیں۔ اللہ رب العالمین نے حضور کو جسم اطہر سے معراج کرائی تھی۔ ہر مسلمان صادق ایمان کو بے چوں و چرا یقین کرنا چاہیے

کہ یہ ایک معراج جسم اطہر کے ساتھ ہوئی تھی بقیہ اور معجزات اور معراجیں روحانی تھیں یہی ہدایات تمام علمائے

(معاون مرتب)



## حصہ چہارم وجوہات ہجرت

سُناؤں تمہیں آج ہجرت کا قصہ      ہوئے بے وطن جس میں گھر سے پیر

بتاؤں وجوہات ترک وطن کی      دکھاؤں قریشی مظالم کا منظر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ ہجرت جو تمہید فتح و ظفر تھی      ہوئی جو حکم ..... خداوند اکبر

نکلنا وہ دوؔ بندگانِ خدا کا      بس اللہ کی راہ میں چھوڑ کر گھر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ حضرت کا مکہ سے جانا مدینہ      وطن کے مظالم سے مجبور ہو کر

ابو بکر کی وہ رفاقت ... سفر میں      وہ جب ثور میں اترے حضرت کو لیکر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ تبلیغ توحید کی ابتدا میں      بغاوت ہوئی قوم کی جب سوا اتر

یہاں تک کہ قتلِ پیغمبر کی خاطر      لیا گھیرا عداوت نے بیتِ مطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے نبوت کے بعد تیرہ برس آپ مکہ میں رہے۔ پھر کفار کی زیادتیوں سے حکم خداوند کریم ہجرت فرمائی۔ پہلے غار ثور میں ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لیگئے۔ وہاں سے آٹھ نو سال کے بعد پھر مکہ میں تشریف لائے۔ اب اسلام پورے ملک پر چھا چکا تھا، سبحان اللہ۔ آپ کے ہمراہ حضرت علی اور حضرت ابو بکر بھی تھے ہجرت کی تاریخ یکم ربیع الاول ۱ھ بتائی گئی ہے۔ (معاون مرتب)



ہوئیں مجلسیں منعقد مشوروں کی ہوئے جمع جب ایک سے ایک اکفر

لگے مشورے ہونے قتل نبی کے لگی ہونے تحلیل خون پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

کسی نے دیا مشورہ قید کردو کوئی بول اٹھا.... کردو مکہ سے باہر

کوئی بہر ترک موالات بولا کسی نے کہا قتل کرنا ہے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

غرض جب کوئی مشورہ طے نہ پایا کیا فیصلہ.... بوجہ بل نے یہ اٹھکر

کہ ہر اک قبیلہ سے اک اک بہادر کریں وار حضرت پہ اک ساتھ ملکر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ ہم سب کا مقصد بھی ہو جائے پورا ہو مشکل قصاص آل ہاشم

پسند آئی یہ بات ابلیس کو بھی اسی پر کمی آفریں سب نے ملکر

فصل علیہ وبارک وسلم

اسی فیصلہ کے مطابق وہ ظالم وہ ملعون آمادہ قتل ہو کر

شب تار میں لے کے شمشیر و خنجر اکٹھا ہوئے نزد بیتِ مطہر

فصل علیہ وبارک وسلم



یہاں پختہ قلعہ عزمِ قتلِ نبی کا وہاں تھی مشیت بہ منشاء دگر

یہاں نخلِ ایمان کی جڑ کاٹنی تھی وہاں آبپاری تھی اس کی مقدر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضرت علیؑ کا ایثار و حبِ رسولؐ

اچانک اٹھے سیدِ ہر دو عالم بہ حسبِ پیامِ خداوندِ اکبر

اٹھے اٹھے کے آہستہ تشریف لائے جہاں محورِ راحت تھے مولا حمید

فصل علیہ وبارک وسلم حضرت علیؑ

جگا کر سنایا..... پیامِ الہی ، کہا آگیا..... حکمِ ہجرت برادر

وہ ہجرت جو داؤد و موسیٰ نے کی تھی وہی اے علیؑ فرض ہے آج مجھ پر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ دیکھو، مرے قتل کا ہنہ تہتہ وہ ظالم کھڑے ہیں مرا گھیر کر گھر

مگر ہے گذرنا بھی..... مجھ کو ضروری بہ حکمِ خدا ان کی صف میں سے ہو کر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے عموماً ایسے خطرناک مواقع پر کوئی بھی معمولی انسان اپنی جان خطرہ میں نہیں ڈالتا ہے مگر ایمان کامل اور خلوص و حبِ رسولؐ کی بنا پر حضرت مولائی علیؑ کرم اللہ وجہہ فوراً حضورؐ کی جگہ بستر مبارک پر آرام فرمانے لگے اور آپؐ کی چادر پاک بھی اوڑھ لی۔ سبحان اللہ (معاون مرتب)



یہ بستر سنبھالو یہ لو میری چادر کرو جانشینی مری..... خوابگہ پر

خدا تم کو محفوظ و مامون رکھے نہ اندیشہ لانا..... کوئی دل کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ قومی امانات ہیں دھیان رکھنا امانت ادا سب کی ہو جائے یکسر

ادا تم سے ہو جائیں جب یہ فریضے چلے آنا تم بھی مرے پاس اٹھ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

جناب علی بھی اسی وقت اٹھے معالیٹ کر تان لی پاک چادر

غرض جب بڑھی آگ لغص حسد کی بھڑکنے لگے شعلے جب تیز ہو کر

فصل علیہ وبارک وسلم

## اظہار معجزہ

اسی وقت حضرت بھی نکلے مکاں سے زمیں سے لیا خاک اک مشیت اٹھا کر

پڑھیں چند آیات قرآن اور پھر وہ مٹی دیا پھینک ان ظالموں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے تھوڑی سی مٹی لیکر کچھ آیات قرآنی پڑھ کر پھونک دیں اور دشمنوں کی طرف پھینک دیا جس کی برکت سے دشمنان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ سکے اور حضور سب کی صف میں سے ہو کر بخیریت باہر نکل آئے۔



زبانِ مبارک کا اعجاز... دیکھو کہ سب رہ گئے ہو کے مبہوت و ششدر

صفیں چیرتے آپ اُن کافروں کی بفضلِ خدا مطمئن... آئے باہر

فصل علیہ وبارک وسلم

ملے جب نہ بستر پہ اعدا کو حضرت پلٹ آئے حیران و ناکام ہو کر

مگر پھر بھی ظالم خجالت میں لائے جنابِ علیؑ کو حرم تک پکڑ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

پتہ جب نہ حیدر سے پایا نبی کا تو کچھ دیر تک قید رکھا وہیں پر

مگر اس طرح بھی نہ جب کام نکلا رہا کر دیا ان کو... مجبور ہو کر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضرت ابو بکرؓ کی رفاقت رسولؐ

ادھر خود رفیقِ رسولِ خدا تھے سفر کیلئے منتظر اونٹ لے کر

یہ اونٹ عامر بن فہیرہ لائے تھا بہ حسبِ ہدایاتِ صدیقِ اکبرؓ

فصل علیہ وبارک وسلم

اے عامر بن فہیرہ حضرت ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ باہر اونٹ پکڑے کھڑے تھے۔



وہ تھی اونٹنی نام تھا جس کا قصوٰ ہونے تھے خریدار جس کے پیسے

شرف تھا سواری کا حاصل اسی کو وہی لے گئی ثور تک تیز چل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

شبِ تار اور یہ سفر پہلا پہلا ضرورت تھی ہو کوئی ہشیار بہر

ہوئی بات ابن اریقٹ سے پختہ بہ اجرت ہوا ..... بہمیری پر مقرر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہوا جمع رخت سفر جب بنی کا ضرورت ہوئی سب کو باندھیں ملا

تو اسماءؓ نے پیٹی نکالی کمر کی کئے پھاڑ کر اس کے دو جُز برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

دیا باندھ پھر اس سے سامان ہجرت جسے دیکھ کر ہو گئے خوش پیسے

خطاب ان کو ذات النطاقین بخشا کہ ہیں جس سے وہ خوش نصیب ابھی

فصل علیہ وبارک وسلم

اے عبداللہ بن اریقٹ ایک کافر تھا مگر قابل بھروسہ تھا۔ وہ اجرت لیکر راضی ہو گیا تھا کہ ان لوگوں کو غار ثور تک بچتے بچاتے پہونچا دیگا۔ اس نے پہونچا دیا۔ اے حضرت اسماء، حضرت ابوبکرؓ کی بڑی صاحبزادی

تھیں۔ آپ ان لوگوں کے سامان کو اپنے کمر بند یا دوپٹے کو دو برابر حصوں میں پھاڑ کر ایک حصہ سے باندھ دیا۔ بعد میں روزانہ رات کو کھانا پہونچاتیں۔ عامر بن فہیرہ شام کو بکریاں پہونچاتے

اور وہ لوگ دودھ نکال لیتے۔ حضرت ابوبکرؓ کے لڑکے حضرت عبداللہ دن بھر کی خبریں رات کو جا کر بتلاتے تھے۔ اسی طرح آپ لوگ تین دنوں تک غار ثور میں رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی تھی۔



# معجزہ دیگر

سراقہ کا قتل رسول کو جانا اور مسلمان ہونا

سراغ آپ کا جب نہ پایا کسی نے تو فکرِ تعاقب ہوئی سب کو مل کر

سراقہ جو مشہور اک پہلوان تھا جو طاقت میں تھا سیکڑوں کے برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہا اس سے لوگوں نے سٹوا ونٹ دینگے اگر قتل کر دو ..... محمد کو پا کر

یہ انعام سن کر ہوئی طمع اس کو کسی زین، اڑا، اپنے گھوڑے پر چڑھ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر فال بہرِ شگوں جب نکالی تو مقصد کے برعکس نکلی وہ یکسر

مگر حرص میں جو نہی آگے بڑھا وہ کئی بار رہوار نے کھائی ٹھوکر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے جعشم کا لڑکا سراقہ پہلوان نہایت غریب تھا مگر پہلوانی میں سیکڑوں سے بڑھ کر تھا۔ جب ایک سٹوا ونٹوں کی لالچ دی گئی، تو حضور کو پکڑنے اور قتل کرنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ مگر تین بار گھوڑا گر گیا، پھر زمین میں دھنس گیا۔ خود اس کی فال نے منع کیا، تب یہ معجزات دیکھ کر ایمان لایا۔ اور معافی نامہ لکھوا کر واپس ہوا۔ سبحان اللہ



رُکا جب نہ پھر بھی تو دیکھا اچانک کہ گھوڑا تھا مجبور رفتار دھنس کر

اب اس مرحلہ پر اسے ہوش آیا ہے 'عفو' پہونچا.... حضورِ پیبر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہوا ملتی..... اپنی عفو خطا کا ہے امن چاہی سند ایک لکھ کر

ہوئیں التجائیں یہ منظور دونوں چلا جب وہ پروانہ 'امن' لے کر

فصل علیہ وبارک وسلم

مزید ایک مژدہ سُنایا نبی نے جو اُس وقت تھا فہم انسان باہر

کہ ایک دن سراقہ کے ہاتھوں میں ہو گئے وہ کنگن جو ہیں دستِ کسریٰ کی زبور

فصل علیہ وبارک وسلم

یہی تھا وہ فرمان جس کو عمرؓ نے خلافت میں سچ کر دیا ان کو دیکر

بہ ہنگام تقسیم مالِ غنیمت وہ کنگن تھے دستِ سراقہ کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے حضرت سراقہ ایمان لائے اور جب معافی نامہ لے کر جانے لگے تو حضورؐ نے پیش گوئی فرمائی کہ اے سراقہ ایک دن تیرے ہاتھوں میں بادشاہ کسریٰ کے ہاتھوں کا کنگن ہوگا۔ اور یہ بات حضرت عمرؓ نے پوری فرمادی تھی۔



# اظہارِ معجزہ دیگر

بریدہ نامی پہلوان کا قتل رسول کے بجائے

ایمان لانا اور تبلیغ اسلام کرنا

یونہی ایک شخص اور بنام بریدہؓ

معیّت میں ستر جوانوں کو لیکر

تعاقب میں حضرت کے گھوڑے سے دوڑا

مگر جب وہ پہونچا ہے نزد پیمر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہوئے اس سے جس وقت حضرت مخاؓ

سنا اس نے جس لمحہ کلماتِ برتر

تو اعجاز سے آپ کی گفتگو کے

مسلمان ہو امع رفیقانِ دیگر

فصل علیہ وبارک وسلم

مسرت میں اپنا عمامہ اتارا

علم اک بنیام پھر اس کو اٹھا کر

چلا پھر معیت میں حضرت کی یثرب

جماعت کو بھی اپنے ہمراہ لیکر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے حضرت بریدہ مع اپنے ستر ساتھیوں کے حضور کی دشمنی میں کھلے مگر حضور کے قریب جا کر  
حضور کی چند الہامی باتیں سُن کر ایمان لائے اور خود مع ساتھیوں کے مبلغ اسلام بن گئے۔



جب ان مرحلوں سے ہوئے آپ فارغ تو سوئے مدینہ بڑھے تیز چل کر

یہاں تک کہ آیا... سوادِ مدینہ قبا میں فروکش ہوئے آپ اتر کر

فصل علیہ وبارک وسلم

رہے میزبانی۔۔۔ رہے میہمانی جو انصار کے واسطے تھی مقدر

بہ حسبِ روایاتِ حضرت بخاری رہے آپ چودہ دنوں تک یہیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہیں پر بنائی گئی سب سے پہلے وہ مسجد جو ہے سب سے اول و اطر

وہ مسجد کہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ ہے شاہدِ کلامِ الہی بھی جس پر

فصل علیہ وبارک وسلم

مسترت نہ اہل مدینہ کی... پوچھو جو حاصل تھی حضرت کی آمد کو سن کر

بڑے تو بڑے راہ میں بچیاں بھی ترانے سناتی تھیں دف کو بجا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ احادیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور کی اونٹنی مقامِ قبا میں حضرت ایوبؑ کے دروازہ پر جا کر بیٹھ گئی۔ آپ سواری سے نیچے تشریف لائے۔ اور چودہ دنوں تک حضرت ایوبؑ کے مہمانِ برگزیدہ بنے رہے تھے۔ اور پہلی مسجد یہاں بنائی گئی۔ (معاون مرتب)

۲۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر سے تمام اہل مدینہ خرد و کلاں بیحد مسرور تھے، اور بچے دف بجا بجا کر خوشیاں منا رہے تھے۔



نبی کے لئے شائقِ میزبانی مدینہ میں رہتے تھے اک سے ایک بڑھکر

مگر بختِ ایوب کی خوش نصیبی کہ پہلے بنے ان کے مہمانِ پیمر

فصل علیہ وبارک وسلم

مدینہ میں گھران کا دو منزلہ تھا فردکش تھے سرکارِ نیچے - وہ اوپر

پھٹا چھت پہ اک روز پانی کا برتن لگا پھیلنے جس سے ہر سمت بہہ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ اندیشہ تھا چھت سے پانی نہ ٹپکے مبادا کہ ہو قلبِ اطہر مسکدر

ڈبو کر لحاف اپنا پانی سکھایا بہ عجلت میاں اور بیوی نے ملکر

فصل علیہ وبارک وسلم

## مہاجرین و انصاریں مواخاۃ

مہاجر جو حضرت کے پاس آگئے تھے ہے ظاہر کہ تھے بے وطن اور بے گھر

کیا آپ نے انتظام ان کا ایسا کہ جس سے ہوئے سب کے حالات بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم



بلا کر اک انصاری اور اک مہاجر مواخاۃ فرمادی دونوں کے اندر

عمل جس پہ ہونے لگا جان و دل ہوئے دونوں جیسے حقیقی برادر

فصل علیہ وبارک وسلم

مواخاۃ فرما چکے جب پیہر تو حضرت علیؑ نے بھی پوچھا یہ آکر

مواخاۃ کس سے میری ہے مقدر کہا آپ تو ہیں ہمارے برادر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ حضورؐ نے ایک انصار اور ایک مہاجر کو بلا کر بھائی بھائی کا رشتہ قائم فرمایا اور انصار نے اپنی زمین، دولت، مکان سب آدھا آدھا دے دیا، حتیٰ کہ دو عورتوں میں سے ایک عورت کو طلاق دے کر اپنے مہاجر بھائی کو دے دی تھی۔

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخاۃ فرمادی تو حضرت علیؑ نے دریافت فرمایا کہ میری مواخاۃ کس کے ہمراہ ہوگی۔ اس کے جواب میں حضورؐ نے فرمایا کہ آپ تو دین اور دنیا میں ہمارے بھائی ہیں، آپ کو کسی اور کی مواخاۃ کی ضرورت نہیں ہے، سبحان اللہ (ترمذی شریف ص ۳۷۵، مشکوٰۃ شریف ص ۹۱) معاون مرتب

حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کلامہ تہ علیا



# تمحید حصہ چیم

## وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت کا مژدہ تو تم سُن چکے ہو جو تھی رحمتِ عام دونوں جہاں پر

بیانِ وصال و علالت بھی سُن لو مصیبت جو اتری تھی اہل زمان پر  
فصل علیہ وبارک وسلم

جب اعلان تکمیل دین ہو چکا تھا جب اتمام نعمت ہوا مسلمین پر

ہو فرض تبلیغِ حق کا جو پورا عمل جب ہوا عام شرع متین پر  
فصل علیہ وبارک وسلم

وہ جب سورہ فتح بھی کر چکی تھی نبی کے اشاراتِ رحلت اُجاگر

زباں رہتی تر - ذکر و شکرِ خدا سے تو دل ذوق دیدارِ حق سے منور  
فصل علیہ وبارک وسلم

نبوت کا تھا شغل ..... ذکرِ الہی نبی وقفِ شکرِ خداوند اکبر

رفیقِ العالی کا سداورد رہتا عبادات میں رہتے مشغول اکثر  
فصل علیہ وبارک وسلم

لے الوداؤد - صحیح بخاری تفسیر اذا جاء ..... پارہ عثم - لے سفر ابن عقیل لے صحیح بخاری شریف



بسر یونہی ہوتا..... رہا یہ زمانہ گذرتے رہے روز و شب یونہی اکثر

کہ ناگہ مشیت کا پیغام پہونچا کہ تشریف لائیں قریب اب پیسہ

فصل علیہ وبارک وسلم

سنہ یازدہ ہجرت پاک بنوی بتاریخ انیس صفر المظفر

وہ جب پردہ نصف شب ڈھل چکا تھا بنی فاتحہ پڑھکے آئے جو گھر پر

فصل علیہ وبارک وسلم

## ابتداء علالت وصال نبوی

اچانک مزاج اپنا ناساز پایا یکایک گراں ہو گئی طبع اطہر

یہ باری تھی میمونہ کی بدھ کا دن تھا کہ حضرت نے پکڑا علالت کا بستر

فصل علیہ وبارک وسلم

انہ حضور قبرستان بقیع میں اکثر فاتحہ پڑھنے جاتے تھے۔ ایک دن واپسی پر طبیعت بھاری ہو گئی۔ چند دنوں بعد بخار تیز ہو گیا۔ یہ خدا کی مرضی تھی کہ دوسروں کو شفا دینے والا خود بیمار تھا۔ گیارہ دنوں تک حضور نماز پڑھاتے رہے۔ ایک دن عشاء کی نماز کے وقت غش آگیا۔ تین بار یہی حالت ہوئی۔ حضور نے حضرت ابوبکرؓ کو امامت دے دی۔ یہ بہت بڑا شرف تھا کہ حضور کی جگہ کوئی امامت کرے۔ مگر یہ اشارہ تھا کہ میرے بعد امامت ابوبکر کی ہوگی۔ صحابہ یہ کیفیت دیکھ کر رونے لگے۔ تو حضور بھی ابوبکرؓ کے برابر آکر بیٹھ گئے۔ اور نماز پوری کی گئی۔



ہوئی ابتداءے علالت یہیں سے یہی دن بنا وقت رحلت کا منظر

مگر اس علالت میں بھی پانچ دن تک نبھاتے رہے آپ معمول اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

مرض میں ہوئی پانچویں دن جوشدت تو آئے حضور عائشہؓ کے مکان پر

علالت سے تھی اس قدر ناتوانی کہ لائے علیؓ اور عباسؓ جا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

## نماز جماعت کی اہمیت

رہی قوت آمد و رفت جب تک نمازیں پڑھاتے تھے مسجد میں جا کر

نماز آپؐ نے آخری جو پڑھائی وہ مغرب تھی، رومال سے بازہلکے سر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ صحیح بخاری شریف ذکر وفات، ۲۔ حوالہ نمبر ۲ سے  
وصال سے پانچ دن پہلے حضورؐ نے فرمایا کہ ہم سے پہلے ایک قوم ایسی گزری ہے کہ اپنے  
نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔ تم لوگ میری قبر کے ساتھ ایسا نہ کرنا۔ خدا یہود اور نصاریٰ  
پر لعنت فرمائے۔ پھر دعائیں فرمائیں کہ اے اللہ میری قبر کو بت خانہ مت بن جانے دیجئے گا، پھر  
فرمایا، دیکھو میں نے تم لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے، میں تبلیغ کر چکا۔ اے اللہ آپ  
اس کے گواہ ہیں،

(معاون مرتب)



بوقتِ عشا جب ہوا کچھ افاقہ جماعت کی خاطر ہوئے آپ مضطر

تو پوچھا کہ آیا ہوئی ہے جماعت کہا سب نے ہے انتظارِ پیہر

فصل علیہ وبارک وسلم

تو حضرت نے پانی لگن میں منگایا جو چاہا کہ مسجد میں جائیں نہا کر

ولیکن پئے غسل اٹھنا جو چاہا تو غش آگیا اور نہ جا پائے اٹھ کر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہوا ہوش جب پھر وہی بات پوچھی جواب صحابہ .... وہی تھا مسکّر

تو پھر غسل فرما کے چاہا کہ اٹھیں مگر غش کے باعث پھر اٹھنا تھا دھڑ

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی تیسری بار جب ہوش آیا ہوا حسبِ سابق یہ ارشادِ اطر

کہ باقی ہے یا ہو چکی ہے جماعت کہا سب نے ہے انتظارِ پیہر

فصل علیہ وبارک وسلم

تو اک بار پھر غسل فرما کے اٹھے مگر رہ گئے غش سے مجبور ہو کر

ہوا جب افاقہ تو تھا .... حکم نبوی پڑھائیں نماز آ کے صدقِ اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم



یہ ارشاد سن کر کہا عائشہؓ نے کہ دل ہے ضعیف انکا اے میرے

بھلا ان میں ہوگی کہاں تاب اتنی کہ رہ جائیں قائم، مقام نبی پر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر تھا دوبارہ بھی ارشادِ عالی پڑھائیں نمازیں ابو بکر... جا کر

بڑھے آگے صدیق... پھر امتثالاً پڑھاتے رہے تین دن تک برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہیں سے مزین بنائے گئے تھے نبی کی خلافت سے صدیق اکبر

امامت جاری رہی تین دن تک ہوئے سترہ وقت کل جن کے گن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضور کی آخری وصیتیں

وصیت میں پھر آپ نے تین باتیں صحابہ سے ارشاد فرمائیں کھل کر

کہ دیکھو عرب میں کہیں کوئی مشرک نہ رکھنا اقامت پذیر اب کہیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم



سفیروں کی یونہی مدارات کرنا کہ ہے وقت میں میرے جیسے مقرر

یہ دو بات راوی کو تھیں یاد کہیں نہ تھی تیسری یاد..... راوی کو یکسر

فصل علیہ وبارک وسلم

اسی دن مزاج مبارک لہ بنی کا کچھ آیا نظر ظہر کے وقت بہتر

تو بھر وائیں پھر آپ نے سات مشکیں کیا غسل اور آئے مسجد کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر ضعف حضرت کو اتنا تھا جسے علیؑ اور عباسؑ..... لائے پکڑ کر

نماز ظہر کی جماعت کھڑی تھی امامت میں آگے تھے صدیق اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو آہٹ ملی رحمتِ دو جہاں کی تو تھا کتنا ایمان افروز منظر۔

لگے ہٹنے بو بکڑ..... آہستہ پیچھے کہ فرمائیں آکر..... امامت پیسر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر رک گئے آپ کے روکنے پر کھڑے رہ گئے پھر جہاں تھے وہیں بے

بہ مشکل بڑھے آپ سوئے مصلیٰ گئے بیٹھ پھر..... دامنِ سمت جا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے صحیح مسلم شریف



ابوبکر تھے اقتدا ئے نبی میں امام صحابہ تھے صدیق اکبر

حبیب خدا کی امامت تھی گویا رفاقت میں تھے پھر رفیقِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

پس ظہر پھر..... آخری ایک خطبہ دیا آپ نے صحنِ مسجد کے اندر

ضروری وصایا پہ جو مشتمل تھا سراہے گئے جس میں صدیق اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضرت فاطمہؑ سے حضورؐ کی آخری سرگوشی

علالت کے دوران کا ہے قصہ کہ حضرت نے خود فاطمہ کو بلا کر

کئی کان میں کوئی بات انکے ایسی کہ اشکوں سے دختر کی آنکھیں ہوئی تر

فصل علیہ وبارک وسلم

ازاں بعد پھر کوئی بات ایسی کہ جسے سن کے منسنے لگیں نیک دختر

جو پوچھا یہ راز عائشہؓ نے تو بولیں کہ پہلے یہ فرما رہے تھے پمیر

فصل علیہ وبارک وسلم

— — — — —



مری اس علالت میں ہے موت مضمر اسی میں ہے وقتِ جدائی مقدر

غم افزا یہی جملہ ثابت ہوا تھا میں رونے لگی تھی یہی بات سُن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر جب سنا میں نے حضرت کے منہ سے کہ مجھ سے ملو گی .... تمہیں پہلے آکر

تو یہ مرثدہ اتنا مسرت فضا تھا کہ میں ہنس پڑی ناگماں کھل کھلا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

علالت کا تھا سلسلہ یوں ہی جا رہا مرض کے شدائد تھے۔ قائم برابر

کبھی ڈھانپ لیتے تھے روئے مبارک ہٹاتے کبھی روئے انور سے چادر

فصل علیہ وبارک وسلم

اسی حال میں حضرت عائشہؓ نے سنا۔ یوں کہ ہوتا ہے ارشادِ سرور

یہود اور نصاریٰ پہ لعنت خدا کی جو معبد بناتے ہیں قبرِ ہمید

فصل علیہ وبارک وسلم

لے صحیح بخاری و مسلم شریف ذکر وفات



# حصنِ نور پر نور کی آخری سخاوت

اسی شدتِ کرب میں یاد... آیا کہ دینار کچھ بچ گئے ہیں مکاں پر

تو فرمایا پھر عائشہؓ سے.... کہ بولو وہ دینار رکھے ہیں تم نے کہاں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

انھیں جا کے خیرات اسی وقت کر دو ملونگا خدا سے میں بدظن نہ ہو کر

ہوئی حکم سنتے ہی.... تعمیل فرماں ہوئے مطمئن آپ یہ بات سُن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حصنِ اکرم کا آخری لطفِ طبع

وداعِ نبوت سے ایک روز پہلے پلائی جو چاہی دوا سب نے مل کر

نہ تھی چونکہ تلخی..... دوا کی گوارہ تو پینے سے منکر ہوئے آپ کھل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر جب ہوئی غش میں غفلت سیٹھی دوا ڈال دی سب نے پھر منہ کے اندر

پس ہوش جب اسکا احساس پایا کہا سب پئیں یہ دوا خود بھی جا کر

فصل علیہ وبارک وسلم



روایات میں تحت اس واقعہ کے اکابر نے بتلادیا ہے .... یہ کھل کر

کہ تھا یہ تقاضائے ضعفِ علالت جو اس طرح فرما رہے تھے ہمیر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر میرے نزدیک ہے یہ وقوعہ ہمیر کی لطفِ طبیعت کا مظہر

کہ تکلیف حضرت کی بس ظاہری تھی بہ باطن سکونِ دلی تھا .... میسر

فصل علیہ وبارک وسلم

بہر حال قائم تھی ... یونہی علالت کم و بیش تکلیف .... رہتی برابر

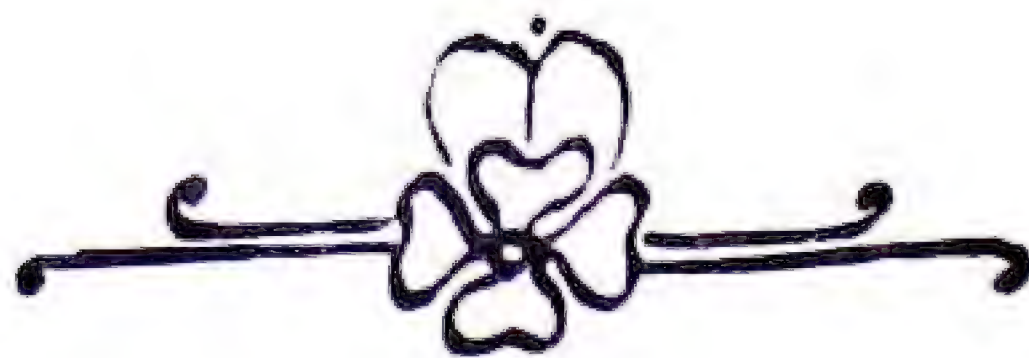
جو ہوتی تھی شدت تو پانی لگن کا رخِ پاک پر لیکے ملتے تھے اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

بروزِ وصالِ نبوت بظاہر سکون میں نظر آئی .... کچھ طبعِ اطہر

تو پھر صبح کے وقت حضرت نے خود ہی نظر ڈالی باہر .... جو پردہ ہٹا کر

فصل علیہ وبارک وسلم





# حضور کا آخری کا تبسم

تو دیکھا کہ دلدادہ گانِ نبوت کھڑے ہیں پئے فجرِ صفا بستہ ہو کہ

مسرت ہوئی ذات والا کو ایسی کہ ہنسنے لگے دیکھتے ہی یہ منظر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو آہٹ ملی خندہ مصطفیٰ کی مسرت کی لہریں گئیں دوڑ سب پر

یہ چاہا ابو بکر نے ..... آئیں پیچھے صفیں ہو گئیں ٹوٹنے کے قریں تر

فصل علیہ وبارک وسلم

اشارے سے حضرت نے پھر آج روکا ہوئے داخلِ حجرہ ..... پردہ گرا کر

مگر ضعف کی انتہا ..... آج یہ تھی کہ فرما سکے تھے ..... نہ پردہ برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے مسجد نبوی میں فجر کی نماز تیار تھی صفیں لگ چکی تھیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ پاک سے جب یہ منظر دیکھا تو لب مبارک متبسم ہو گئے، مگر ضعف کے سبب آپ شریک جماعت نہ ہو سکے۔ حجرہ میں داخل ہو گئے، پردہ بھی برابر نہ فرما سکے۔  
(معاون مرتب)



# صحابہ کو حضور کا آخری دیدار

انس ابن مالک سے یوں روایت کہ میں نے نظر کی جو سوئے پیمبر  
تو رنگتِ نقاہت تھی صا ایسی ورق جیسے مَصْحَف کا ہے روئے اظہر

فصل علیہ بارک وسلم

## حضرت فاطمہؓ کی بے قراری

غرض پڑھتا جاتا تھا دن جیسے غشی پر غشی ہوتی جاتی .... برابر

افاقہ تھا کم اور زیادہ غشی تھی بظاہر نظر آئے .... بیتاب و مضطر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ تکلیف دیکھی جو خیر البشر کی تو گھبرا گئیں دختِ بنیک اختر

لگیں کہنے "واکرب اباء" کا فقرہ دیا آپ نے یہ جواب ان کو سن کر

فصل علیہ و بارک وسلم

لے سیدہ فاطمہؓ سے باپ کی بے چینی نہیں دیکھی گئی۔ بے اختیار رونے لگیں۔ حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے ان کے آنسو پونچھے اور تسکین دی، پھر نواسوں کو بلایا، پیار فرمایا۔ ان کی عزت و احترام کی ہدایت فرمائی، پھر حضرت علیؓ کی طلبی ہوئی، وہ آئے، مگر پریشان حال۔ افسردہ و مغموم۔ حضورؐ پر آبِ آخری نقاہت طاری تھی۔ حضرت علیؓ کمرہ سے باہر چلے گئے۔

حضرت عائشہؓ نے آپؐ کا سر مبارک اپنے زانوئے مبارک پر رکھ لیا تھا (مسلم شریف)



کہ اے بیٹی اب آج کے بعد ہرگز نہ بے چین ہونگے ترے باپ یکسر

مقولہ تھا وہ..... حضرت فاطمہ کا، ہوا تھا یہ ارشاد حضرت کا جس پر

فصل علیہ وبارک وسلم

روایت ہے یوں حضرت عائشہ کی کہ صحت میں فرماتے اکثر پیسہ

کہ نبیوں کو ہے اختیار اتنا رہے کہ لیں موت یا زیست جو سمجھیں بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

کبھی جب یہ فرماتے اے میرے مولا تو ہے سب سے اعلیٰ رفیق اور بہتر

تو میں نے اسی وقت یہ بات سمجھی کہ رب کی رفاقت ہے مطلوب سرور

فصل علیہ وبارک وسلم

## آخری مسواک فرمانا

ذرا قبل وقت وصال نبی سے جو داخل ہوئے ابن ابوبکر اندر

لئے عبد رحمان تھے مسواک تازہ تو حضرت نے دیکھا نگاہیں اٹھا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضرت عائشہ کے بھائی حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر تازی مسواک لیکر خانہ اقدس میں تشریف لائے حضور نے مسواک کرنا چاہا حضرت عائشہ نے بھائی سے ایک مسواک لیکر اپنے دانتوں سے کچل کر نرم کر کے حضور کو دیدیا۔ حضور نے مسواک فرمائی پھر فرمایا "الصلوة الصلوة و ماملکت ایمانکم (نماز نماز اور غلاموں کے حقوق کا خیال رکھنا) پھر فرمایا۔ اللہم بالرفیق الاعلیٰ (اللہ سب سے اعلیٰ رفیق ہے)



یہ سمجھیں کہ اس وقت خواہش ہے گویا کہ مسواک فرمائیں سرکارِ اطہر

تو بھائی سے مسواک لی عائشہؓ نے کیا نرم دانتوں سے اپنے چہا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

دیا پھر اسے بارگاہ... بنی میں کیا آپ نے مثل صحت کے لیکر

یہ دو شنبہ تھا دوپہر کی گھڑی تھی قریب اب تھا وقتِ وصالِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

اب اس وقت کچھ سانس بدلی ہوئی تھی لگی ہونے محسوس سینہ میں مرمر لے

کہ اتنے میں کچھ آپ نے لب ہلائی سنا سب نے جب کان اپنے لگا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

## نماز اور غلام کی اہمیت

نماز اور غلام آپ فرما رہے تھے یہ مقصد تھا لازم ہے دو چیز ہم پر

لگن ایک پانی کی... رکھی ہوئی تھی ڈبوتے تھے جس میں بنی ہاتھ مل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

لے طب کی زبان میں سینہ پر بلغم کی آواز کو مرنے کہتے ہیں (معاون مرتب)



نری اس سے حاصل جو ہاتھوں کو ہوتی ملا کرتے روئے منور پہ اکثر

کبھی لاتے منہ تک ردائے مبارک ہٹاتے کبھی روئے انور سے چادر  
چادر فصل علیہ وبارک وسلم

## وصال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ اتنے میں انگشت سے اک اشارہ کیا دستِ اطہر سے حضرت نے اوپر

کہا تین بار آپ نے پھر یہ فقرہ خدا ہے رفیق و بلند اور برتر  
فصل علیہ وبارک وسلم

یہی کہتے کہتے وہ لمحہ .... بھی آیا کہ نیچے چلے آئے دستانِ اطہر

کھلی آنکھیں تھیں۔ دیکھتی رہ کے جلوے ملے جا کے مولیٰ سے محبوبے داور  
فصل علیہ وبارک وسلم

ہوا پردہ پوش آج نورِ نبوت کہ تھا جس سے اک ایک ذرہ منور

نہ پوچھو کہ کیا حال تھا عاشقوں کا دلوں میں بپا سب کے تھا غم کا محشر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ پھر فرمایا "اللھُمَّ بِالرَّفِیقِ الْأَعْلٰی (اللہ تعالیٰ سب سے بڑا دوست ہے)

۲۔ بخاری شریف کتاب الجنائز باب الدخول علی المیت بعد الموت۔



## وصالِ نبوی پر حضرت عمرؓ کی حیرت

تعب کے عالم میں تھے کل صحابہ یقیں تک نہ آتا وصالِ نبی پر

عمر نے بہ جذباتِ فرطِ تحیر کہا اپنے ہاتھوں میں شمشیر لے کر  
فصل علیہ وبارک وسلم

وفاتِ نبی کے لئے جو کہے گا اڑا دوں گا گردن سے اس کا ابھی سر

غرض اک عجب عالم کشمکش تھا نہ ہوتا تھا کچھ فیصلہ ... آج کھل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

## حضرت ابو بکرؓ کی فہمائش

کہ اتنے میں قائم مقام نبوت جناب ابو بکر صدیق اکبر

جو تشریف لائے تو سب لوگ خوش تھے کہ حل ہوں گی اب مشکلات اپنی یکسر

فصل علیہ وبارک وسلم

اے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر سے سب کو سکتہ سا پڑ گیا۔ جاندار جسم بے جان ہو گیا۔ بی بی فاطمہؓ  
چینچ پڑیں بے ساختہ رونے لگیں اور فرمانے لگیں "صبت علی مصائب لو انھا صبت علی الایام  
صرن لیا لیا" (مجھ پر ایسی مصیبت پڑی ہے کہ اگر دن پر پڑتی تو رات ہو جاتی)

حضرت عمرؓ تلوار لیکر کھڑے ہو گئے کہ جو حضورؐ کو مردہ کہے گا، گردن گردن اڑا دوں گا۔ تب حضرت ابو بکرؓ نے  
فرمایا کہ جو لوگ رسولؐ کی پرستش کرتے تھے وہ جان لیں کہ حضور انسان تھے



یہ آئے بڑھے، سوئے نقشِ مبارک      نظر اک حکیمانہ ڈالی جسد پر

پڑھی آیت ”اِنَّكَ مَيِّتٌ“ پھر      کہا جہتہ پاک پر بوسہ دے کر

فصل علیہ وبارک وسلم <sup>پیشانی</sup>      کہیں لوگ تجھیز و تکفین... مل کر

کہ شبہ نہیں ہے وصالِ نبی میں      ہوئی مطمئن پوری بزمِ صحابہ

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ حکم ابو بکر سنتے ہی..... فوراً      ہوئے لوگ مصروفِ غسلِ پیہر

شرفِ غسل کا یوں تو سب چاہتے تھے      مگر ایسے مجمع میں ممکن تھا کیونکر؟

فصل علیہ وبارک وسلم

غسل کن لوگوں نے دیا اور انصار کی گزارش

علیؑ اور عباسؑ... وافضل و قیّمؑ      اسامہ بھی تھے ساتھ مشغول ہو کر

جب انصار نے پیش کی یہ گزارش      کہ ہم بھی ہیں حقدارِ غسلِ پیہر  
فصل علیہ وبارک وسلم      غسل کہاں دیا گیا

جنابِ علیؑ نے یہ تجویز رکھی      کہ دیں غسلِ جفرت کو محفوظ ہو کر  
کواڑ اپنے بندہ فرمائے پہلے      لگے پھر غسل دینے حجرہ کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم



## صدیق اکبر کا جواب نفی میں

تو صدیق اکبر جواباً یہ بولے نہیں کوئی 'مقدار حضرت کے اندر

اگر سب کو دیتے رہے ہم اجازت ہر اک کام ہو جائے گا اپنا دو بھر

فصل علیہ وبارک وسلم

## اوس ابن خولی کی شرکت

ہوا پھر جو اصرار انصار زیادہ تو اوس ابن خولی بھی آئے بُلا کر

یہ انصار تھے اور بدوی صحابہ بہت ان کو محبوب رکھتے ہمیشہ

فصل علیہ وبارک وسلم

## غسل دینے کی کیفیت

علی گود میں تھے لئے نعلش حضرت یہ لاتے تھے پانی پئے غسل اطمہ

جو کروٹ بدلتے تھے جسم نبی کی وہ عباس اور فضل و ثم تھے مل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

کیا پردہ فضل و اسامہ نے پہلے دیا پھر اسامہ نے پانی جسد پر

یہ سب کام سہ شنبہ کو ہو رہے تھے کہ دو شنبہ تو رہ گیا تھا..... گذر کر

فصل علیہ وبارک وسلم

سہ حضرت کا وصال یوم دو شنبہ کو ہوا تھا۔ مگر غسل و تکفین و تدفین سہ شنبہ کو ہوئی تھی (ابن ماجہ۔ مسلم)



## تکفین و تدفین جسد نبوی

نبی کے کفن کا جو جوڑہ تھا پہلے وہ تھی ابن بو بکر کی ایک چادر  
بتاتے ہیں راوی یہ چادرین کی وہی بعد کورہ گئی..... جو اتر کر

فصل علیہ وبارک وسلم

فقط تین کپڑے سفید اور سوتی جو ارضِ سحولی سے آئے تھے بن کر

کفن میں نبی کے..... یہی کام آئے قمیص و عمامہ نہ تھے جس کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہوئے لوگ فارغ جو غسل نبی سے چھڑی بخت مدفون ہو گئے کہاں پر

ہوا اختلاف ایک اس میں بھی پیدا نہ ہوتا کوئی امر قطعی مقرر

فصل علیہ وبارک وسلم

پھر اس وقت بھی جانشین نبی نے بہ تائید موٹی کہا صاف کھل کر

کہ ہوتا ہے مدفن وہیں انبیا کا جہاں چھوڑ جاتے ہیں وہ جسمِ اطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

اسی پر ہوئے متفق سب صحابہ یہی فیصلہ طے کیا سب نے مل کر

کہ قبر نبی حجرہ عائشہ میں وہیں پر بنے..... ہے جہاں جسمِ اطہر

فصل علیہ وبارک وسلم



اب ایک مرحلہ اور یہ رہ گیا تھا کہ مرقد بنے آپ کا کس نہج پر

وہ قبر بغلی کہ صندوق والی مدینہ کے یا مکہ کے قاعدے پر

فصل علیہ وبارک وسلم

مدینہ میں مشہور دو گورکن تھے جو مطلوب تھے بہر قبر ممیہ

نہارت ابو طلحہ کو تھی جو لحد میں یونہی بو عبیدہ کو قدرت تھی شق پر

فصل علیہ وبارک وسلم

بڑھی گفتگو جب تو فاروق اعظم پئے قبر بنوی ..... یہ بولے سمجھ کر

کہ دونوں کے پاس آدمی بھیج دیں تم جو پہلے پہنچ جائے ..... ہوگا وہ بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

قبر شریف کس نے بنائی اور کیسی بنائی گئی تھی؟

یہ معقول تجویز سب نے سراہی گئے دوڑ کر لوگ دونوں کے گھر پر

ابو طلحہ موجود تھے... آئے فوراً بہ رسم مدینہ بنی قبر اطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

اٹھائی گئی ..... پہلے نعش مبارک لگے کھودنے قبر بستر المٹ کر

زمین لحد چونکہ نم ہو رہی تھی بچھا اس لئے اس میں حضرت کا بستر

فصل علیہ وبارک وسلم



# نماز جنازہ کا منظر

سنو جب چکا یہ مبارک جنازہ نمازیں ہوئیں پھر یکے بعد دیگرے

پڑھی پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے ادا کی پھر آخر میں بچوں نے آکر  
فصل علیہ وبارک وسلم

نہ تھی وسعتِ حجرہ سب کو جو کافی جنازہ پڑھا سب باری سے جا کر

الگ جا کے پڑھ آتی اک ایک ٹولی نہ ہوتی امامت کسی کی کسی پر  
فصل علیہ وبارک وسلم

نعلش اطر قبر مبارک میں کن لوگوں نے اتاری ؟

اب آپ ان کے اسم گرامی بھی سن لیں جو اترے تھے نعلش نبی لیکے اندر

علیؑ اور فضلؑ ابن عوفؑ واسامہؑ یہی چار اصحاب تھے ساتھ مل کر  
فصل علیہ وبارک وسلم

۱۔ حضرت علیؑ حضورؐ کے چچا زاد بھائی تھے، فضل ابن عباسؓ دوسرے چچا زاد بھائی تھے۔ اسامہ بن زیدؓ حضورؐ کے پروردہ خادم خاص اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بھی خاص رشتہ دار تھے۔ (ابوداؤد)  
۲۔ شیر خدا حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی خواہش تھی کہ نعلش مبارک کا غسل تخلیہ میں ہو۔ زیادہ لوگ نہ آویں۔ ادھر حضرت ابوبکرؓ نے ایک انصاری کے جواب میں فرما چکے تھے کہ حضورؐ کی نعلش میں کوئی مقدار نہیں ہے۔ اسی لئے غسل اور تدفین میں گھر کے حضرات شریک رہے تھے۔

(معاون مرتب)



# وصالِ نبوی کا دن مہینہ اور سالِ ہجری

ہو جب غروب آفتابِ نبوت سن و ماہ کیا تھے بتادوں یہاں پر

مگر پہلے اتنا سمجھ لو کہ اس میں روایات ہیں مختلف ان میں اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

مہینہ برس اور دن متفق ہیں نہیں ہے کوئی اختلاف ان کے اندر

سنہ یازدہ کا .... ربیعِ نخستیں دوشنبہ کا دن سب مانا ہے مل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر گفتگو صرف تاریخ میں ہے کہ ہے ایک۔ دو۔ یا کہ بارہ

روایت جو مشہور ہے واقدی کی ہے تاریخ بارہ اسی میں مقرر

فَاذْعُوكَ يَا رَبِّ بَلِّغْ سَلَامِي

فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

۱۔ ابنِ ابی شیبہ کی روایت ہے کہ دو ربیع الاول ۱۱ھ میں حضور کا وصال ہوا تھا۔  
۲۔ مگر واقدی نے بارہ ربیع الاول ۱۱ھ بتلایا ہے اور اسی کو اکثر لوگوں نے صحیح تسلیم کیا ہے۔  
(معاون مرتب)



# درشان سیدنا حضرت علی

ارشاد نبوی اَنَا مِنْهُ وَاِنَّهُ مِنِّي سے متاثر ہو کر

شاہ مردان ذوالوقار علی	صاحب سیف ذوالفقار علی
منظر زور بازوئے کونین	منظر شان کردگار علی
گل سرسبد جنت الفردوس	خار قلب حقیق نار علی
رونق خانہ رسول اللہ	زینت نام چار یار علی
وادی کفر میں خزاں آور	باغ اسلام کی بہار علی
قانع و فاتح درخبر	ظفر و فتح شاہکار علی
شیر و شیدائے رزم ربانی	بزم اسلام کے نگار علی
شان ہے جس کی لافتی لاسیف	وہ مرے جد نام دار علی
جانتے بھی ہو مرتبہ ان کا	لو سنو کیا ہے اقتدار علی
ان کا بستر... رسول کا بستر	فاطمہ طلعت کنار علی
بہجت منکب شہہ کونین	یعنی حسنین یادگار علی
ہیں اسی ذات پاک کے جوہر	ہے یہی باعث قہار علی
ان کی الفت سند ہے ایمان کی	دشمنیں دیں کی ضرار علی
اَنَا مِنْهُ وَاِنَّهُ مِنِّي	شاہد عز و افتخار علی
رحمت حق صدا بود ثاقب	برہم خرد و برکبار علی

نعر

تمت

محمد مصلح الدین کاظمی ثاقب







